بیاد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ

مسلسل اشاعت کے تینتالیس سال

دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا علمی و دینی مجلہ

ماہنامہ الحق

514
جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ
جون 2008

مدیر مسئول مولانا سمیع الحق

موتمر المصنفین کی عظیم علمی تاریخی پیشکش

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے درسی افادات کا عظیم شاہکار

زین المحافل

شرح

الشمائل للترمذی

ضبط و ترتیب : مولانا اصلاح الدین حقانی
تحشیہ و تخریج : مولانا مفتی مختار اللہ حقانی

شمائل ترمذی کی دلنشین تشریح، خصائلِ نبوی پر عاشقانہ اور حکیمانہ گفتگو، علمی، ادبی اور فقہی تحقیقات، تفصیلی درسی افادات، اختلافی مسائل میں اعتدال اور قولِ فیصل، بعض معرکۃ الآراء مباحث پر فقیہانہ کلام، مستند حوالہ جات اور تحقیقی تعلیقات، نقدِ احادیث کے نادر مباحث کا ذخیرہ، حالاتِ حاضرہ پر انطباق اور سیر حاصل تبصرے، بعض علمی اشکالات کے محققانہ جوابات، راویانِ حدیث کے بقدر ضرورت مستند تذکرے۔

الغرض عشقِ رسول ﷺ کے ولولوں سے معمور تحریریں، اندازِ بیان عام فہم اور سادہ، اساتذہ، طلبہ اور عامۃ المسلمین کے لئے نادر علمی تحفہ۔ گیارہ سو صفحات پر مشتمل یہ علمی سوغات دو جلدوں میں منظر عام پر آ گئی ہے۔

قیمت -/750 روپے

ناشر :

موتمر المصنفین دار العلوم حقانیہ

اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ
Ph:0923-630435

اے بی سی آڈٹ بیورو سرکولیشن کی مصدقہ اشاعت

جلد نمبر ---- 43
شمارہ نمبر ---- 9
جمادی الثانی ---- ۱۴۲۹ھ
جون ---- ۲۰۰۸ء

قرآن اکیڈمی لائبریری
11-7-08
36 کے ماڈل ٹاؤن لاہور

ماهنامہ الحق

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ
نگران: حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ
مدیر: حافظ راشد الحق سمیع حقانی

نقش آغاز: پاکستانی علاقہ میں افواج پاکستان پر امریکی جارحیت؟...... راشد الحق سمیع حقانی ۲
حرمین الشریفین میں پینتالیس سال قبل میری پہلی حاضری۔ (۴) مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ ۴
خاندان کے سربراہ کی ذمہ داریاں ...... مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ ۲۳
ذرائع ابلاغ کے فکر اسلامی پر ہلاکت خیز حملے اور اسکے تباہ کن اثرات ...... مولانا محمد زاہد ندوی ۳۱
انسانی اعضاء کی پیوند کاری اسلام کی نظر میں ...... مولانا مفتی مختار اللہ حقانی ۳۹
اسلام کے بارے میں مغربی ممالک کا متعصبانہ رویہ ...... پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد طاہر ۴۹
موبائل فون سے متعلق اہم مسائل ...... مولانا حذیفہ غلام محمد وستانوی ۵۱
افکار وتاثرات (قارئین بنام مدیر) ...... ادارہ ۵۹
دارالعلوم کے شب وروز (دارالعلوم کی مجلس شوریٰ کا اجلاس' ہالینڈ' جرمنی' امریکہ کے صحافیوں اوردانشوروں کی آمد۔نائب مہتمم کی وفاق المدارس العربیہ کے اجلاس میں شرکت۔ دارالعلوم کا ماہانہ امتحانی جائزہ۔دارالعلوم کے نئے کمپیوٹر سیکشن کا آغاز ...... جناب شفیق الدین فاروقی ۶۱
تعارف تبصرہ کتب ...... ادارہ ۶۳

ماہنامہ الحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ (سرحد) پاکستان۔فون نمبر (0923)630340-630435
ای میل: Email: editor_alhaq@yahoo.com
سالانہ بدل اشتراک اندرون ملک فی پرچہ -/20 روپے سالانہ -/200' بیرون ملک 20$ امریکی ڈالر
پبلشر: مولانا سمیع الحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک' منظور عام پریس پشاور
کمپوزنگ: بابر حنیف

نقش آغاز ﷽ راشد الحق سمیع حقانی

پاکستانی علاقہ میں افواج پاکستان پر امریکی جارحیت

گزشتہ دنوں امریکی طیاروں نے حسب سابق اور حسب معمول ایک بار پھر پاکستانی حدود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مہمند ایجنسی میں قائم افواج پاکستان کی ایک اہم چیک پوسٹ کو میزائلوں اور راکٹوں سے اڑا دیا۔ جس کے نتیجہ میں پاکستانی فوج کے تیرہ جوان ایک میجر سمیت موقع پر ہی شہید ہو گئے اور ساتھ ہی نصف درجن کے قریب سویلین بھی اس حملے کی زد میں آ کر شہید ہو گئے۔ اس سے ٹھیک دو روز بعد دوبارہ امریکی طیاروں نے جنوبی وزیرستان میں بھی چند مقامات کو میزائل حملوں سے نشانہ بنایا۔ ''اتحادیوں'' کے ہاتھوں مشق ستم کی یہ کوئی نئی مثال نہیں بلکہ جب سے پاکستان نام نہاد عالمی دہشت گردی کی جنگ میں امریکہ کا اتحادی بنا ہے' اس روز بد ہی سے ارض پاکستان امریکی حملوں کی زد میں ہے۔ جب حکمران ذاتی مفاد اور ذاتی اقتدار کی طوالت کی خاطر قوم کے مفادات پس پشت ڈال دیں اور اہل وطن اور مسلمانوں کے سروں کا سودا سر بازار طے کیا جائے (اور اپنی تصنیف میں اسکا اعتراف بھی کیا جائے) اور اغیار کی خاطر اپنوں کو غیروں کے مفادات کی قربان گاہوں پر چڑھایا جائے اور اپنی افواج کو کرائے کی قاتل فوج میں تبدیل کیا جائے تو پھر ایسے میں امریکہ اور نیٹو سے اس قسم کی گھٹیا حرکت کا ظہور کوئی انہونی بات نہیں۔ جب ایمان کے عوض ڈالرز لئے جائیں گے اور قومی حمیت کو بیچ شاہراہ میں تار تار کیا جائے گا اور پرائے ''جشن'' کیلئے اپنے گھر کی سوختہ سامانی کا سامان اپنے ہاتھوں فراہم کیا جائے تو پھر اس کے بعد بھی ان سے پھول برسانے اور ''امید بہار'' رکھنا مزید دیوانگی اور حماقت والی بات ہوگی۔

بے وجہ تو نہیں ہیں چمن کی تباہیاں کچھ باغباں ہیں برق و شرر سے ملے ہوئے

امریکہ کو اس تازہ حملہ پر بھی کوئی دکھ' کوئی پشیمانی اور کوئی افسوس نہیں بلکہ انہوں نے انتہائی ڈھٹائی سے یہ بیان داغ دیا کہ امریکی افواج کی یہ کارروائی حق بجانب تھی اور یہ اپنے دفاع میں کارروائی کی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ افغان صدر حامد کرزئی نے بھی حکومت پاکستان کو کھل کر یہ دھمکی دی ہے کہ وہ کسی بھی وقت اپنی افواج پاکستان کی حدود میں داخل کرا سکتا ہے اور خیبر سے کراچی تک کہیں بھی اپنے دشمنوں کے مراکز تباہ کر سکتا ہے۔ حامد کرزئی جیسے احسان فراموش اور کمزور حکمران کے خاک آلودہ منہ میں یہ کس کی زبان بول رہی ہے؟ دراصل امریکہ اور نیٹو نئی پاکستانی حکومت پر یہ دباؤ ڈالنا چاہتی ہے کہ وہ مشرف کی غلامانہ پالیسی کے تسلسل کو جاری رکھے اور اگر انہوں نے طالبان کیساتھ امن معاہدے اسی

طرح جاری رکھے تو ان کا سارا کھیل اُلٹایا جاسکتا ہے۔اسی لئے امریکہ کے آئے روز کے حمل اور حامد کرزئی کے دھمکی آمیز بیانات کا بنیادی مقصد ہی نئے حکمرانوں کو خوفزدہ کرانا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ یہ رائے بھی شدت کے ساتھ پختہ ہوتی نظر آرہی ہے کہ دراصل امریکہ میں نئے صدارتی انتخابات سے قبل ری پبلکن پارٹی پاکستان اور خصوصاً صوبہ سرحد کی بدقسمت سرزمین پر ایک بڑی کارروائی اسلام پسندوں' دینی مدارس اور طالبان کے خلاف کرانا چاہتی ہے تاکہ اس کے زوال پذیر شہرت کو مسلمانوں کے خون کی سرخی سے آراستہ کر کے امریکی عوام کے دلوں کو جیتا جاسکے جس کے عوض ری پبلکن کو آئندہ صدارتی انتخابات میں آسانی ہو۔اسی لئے دن بدن صوبہ سرحد اور پاکستان کا امن وسکون تباہ کرنے کی سازشیں ان دنوں زوروشور سے جاری ہیں۔قبائلی علاقوں میں اور خصوصاً خیبر ایجنسی وغیرہ میں نام نہاد فوجی آپریشن بھی کیا جارہا ہے اور پوری شدت سے کوشش کی جارہی ہے کہ طالبان کو اشتعال دلا کر جنگ پر آمادہ کیا جائے' اس آپریشن پر نیٹو اور امریکی افواج نے مسرت کا اظہار کیا ہے۔کیونکہ ان کا مقصد ہی پاکستان کو ہر لحاظ سے غیر مستحکم کرانا ہے۔دراصل امریکہ اور وفاقی حکومت طالبان کا ہوّا کھڑا کر کے صوبہ بھر میں اور خصوصاً قبائلی علاقوں میں امریکی افواج کی کارروائیوں اور مداخلت کیلئے فضاء سازگار بنا رہے ہیں۔ایک منظم سازش کے ذریعے وزیراعظم' وزیر داخلہ' وسیکرٹری داخلہ بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ طالبان پشاور پر بھی قبضہ کرسکتے ہیں۔حالانکہ حقیقت میں اس کے دور دور تک آثار نہیں پائے جاتے۔طالبان کے ترجمان نے اس کی تردید بھی کی ہے۔ستم بالائے ستم یہ ہے کہ حکمران بھی اپنی ہی قوم اور اپنے ہی ملک کو بدنام کرنے کے درپے ہیں۔اس سارے کھیل اور فساد میں ایجنسیوں کا خطرناک کھیل بھی درپردہ صاف نظر آرہا ہے۔پرویز مشرف کا خداوند جلد محاسبہ کرے' یہ سب اسی منحوس کی کارستانیاں اور پالیسیاں ہیں۔اس نے آٹھ سال مسلسل دینی قوتوں اور خصوصاً تحریک طالبان کو دیوار کے ساتھ لگائے رکھا اور پھر آخر میں شہدائے لال مسجد کے ساتھ جو سلوک اس نے کیا یہ سب انتقامی کارروائیاں اُسی کا ردعمل ہیں۔اِسی کیساتھ مولانا عبدالعزیز بھی ابھی تک پابند سلاسل ہیں۔ان کی رہائی کیلئے بھی موجودہ حکومت کوئی اقدام نہیں اٹھارہی۔جس پر دینی قوتوں اور خصوصاً تحریک طالبان وغیرہ نے بار بار اپنے خدشات اور تحفظات کا اظہار کیا ہے لیکن حکومت اس بارہ میں سنجیدہ نظر نہیں آرہی۔اگر نئے حکمرانوں نے بھی سابقہ ''پیشروؤں'' کی ذلت آمیز ڈگر کا چناؤ اپنے لئے کرلیا ہے تو اُن کا انجام بھی کسی خوشگوار منزل پر نہیں بلکہ اس خوفناک ذلت ورسوائی وبدنامی کی دلدل پر ہوگا جس میں اب تک بے شمار امریکی نواز حکمران اس سے پہلے دھنس کر مَر مِٹ کرفنا ہوچکے ہیں۔امریکی کی اس دہشتگردانہ کارروائی اور حامد کرزئی کی دھمکیوں پر حکومتِ پاکستان کا خاموش سا احتجاج حسب سابق ذلت ورسوائی وجگ ہنسائی کا مرکب تھا۔اِسے دوہرانے اور اس پر کچھ لکھنے پر بھی قلم شرمندہ ہے کیا زندہ اور بہادر قومیں اس طرح سر جھکا کر جیا کرتی ہیں؟　　ع　　قومے فروختند وچہ ارزاں فروختند

قسط نمبر (۴) رشحاتِ قلم: شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

حرمین الشریفین میں میری پہلی حاضری

پینتالیس سال قبل سفرِ حج کے احوال و مشاہدات لکھی گئی ڈائری کے اوراق

سفرِ عشق کا دوسرا مرحلہ : کراچی سے درِ حبیبؐ کی چوکھٹ تک

پینتالیس سال قبل میری پہلی حرمین الشریفین حاضری کے سلسلہ میں مارچ کے شمارہ میں حرمین الشریفین سے میرے بھیجے ہوئے خطوط اور جواب میں حضرت والد ماجد قدس سرہ کے والا نامے شائع ہوئے ہیں جس سے قیام حرمین کے حالات پر اجمالی روشنی پڑتی ہے۔ قارئین نے اسے بے حد پسند کیا' سفر کے دوران ایک چھوٹی سی جیبی ڈائری میں ضروری حالات روزنامچہ کی شکل میں نوٹ کرتا رہا مگر وہ ڈائری تلاش کے باوجود نہیں مل رہی تھی' مارچ کے شمارہ میں سفر حج کی مراسلاتی رپورٹ پڑھ کر کسی اللہ کے بندہ کی دعا قبول ہوئی اور گمشدہ ڈائری کاغذوں کے انبار سے مل گئی اور آج الحمدللہ اس ڈائری کے نوٹس نذر قارئین کئے جا رہے ہیں۔ واضح رہے کہ اس وقت ۲۴۔۲۵ سال کے عمر میں احساسات میں نہ وہ پختگی تھی نہ تاثرات میں گہرائی جبکہ تحریر کا بھی کوئی تجربہ نہیں تھا نہ اس کی اشاعت کا تصور تھا' ڈائری کے ایک ہی صفحہ پر یادداشت کو محدود کرنا پڑتا' پینتالیس سال کے بعد اب وہ نقشے بدل گئے اصاغر' اکابر اور اکابر اپنے وقت کے آئمہ رشد و ہدایت بن گئے ہیں' وسائل انتہائی محدود اور سہولتیں عنقا تھیں مگر میں انہی نقوش اور مناظر کو تقریباً نصف صدی بعد اپنے قارئین کو دکھانا چاہتا ہوں اس لئے ڈائری میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ حک و اضافہ اور ترمیم کئے بغیر اصل شکل میں پیش ہے۔ کسی ضروری تشریح اور توضیح کو حاشیہ میں رکھا گیا ہے۔ [(مولانا) سمیع الحق]

۷ رفروری ۲۰ ررمضان المبارک یوم الجمعۃ: ہمارے ملک میں ۲۰ ررمضان سے اور یہاں ۲۲ رمضان سے جمعۃ المبارک ہے۔ مواجہہ شریف میں بیٹھ کر حضرت والد صاحب' مولانا شیر علی شاہ اور دیگر احباب کو خطوط لکھے جمعہ کی نماز شیخ عبدالعزیز نے پڑھائی۔ منبر نبوی پر بیٹھ کر عرب خطیب کا خطبہ ایک شاندار خطبہ تھا۔ خطیب منبر شریف کے اونچی سیڑھی پر بیٹھے تھے۔ اغوات (۱) میں سے ایک خادم نے منبر کا دروازہ خطیب کے لئے کھولا' ہمارے ساتھ

(۱) مسجد نبوی کیلئے وقف کئے گئے خدام کا ایک خاص طبقہ اس نام سے موسوم تھا' افریقہ کے بعض علاقوں سے ان کا تعلق تھا' نفسانی خواہشات اور آلائشوں سے انہیں دور رکھنے کیلئے خصوصی طریقوں سے ان کی پرورش کی جاتی تھی۔ اب یہ لوگ ایک آدھ حرم شریف میں نظر آتے ہیں۔

روضۃ من ریاض الجنۃ میں نائیجیریا کے وزیراعظم ابوبکر او بیلو مراکش یا مغرب اقصیٰ کے شاہ حسن اور اس کے وزراء و متعلقین بھی تھے' اول الذکر کئی دنوں سے نمازوں میں شرکت کرتا ہے اور ثانی الذکر کل سے ــــــ یہ لوگ مسجد سے باہر فندق قصر المدینۃ میں ٹھہرے ہیں۔

__ایاز محمود سے بھی آگے:__ شہنشاہ دو جہان اور سید الکائنات ﷺ کی بارگاہ میں شاہ و گدا ایک ہیں۔ نماز فجر کے بعد شاہ حسن مصلی رسول اللہ ﷺ پر بیٹھے رہے کہ وقت اشراق ہونے پر نفل پڑھ لے اکثر لوگ نادانی سے طلوع شمس کا انتظار کئے بغیر اس مصلی پر نماز پڑھتے رہتے ہیں یہ نہیں جانتے کہ یہ وقت مکروہ ہے۔ اس دوران ایک پراگندہ حال پھٹے پرانے بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس ایک شخص جو افریقی لگ رہا تھا' انتظار میں کھڑا۔۔۔۔۔۔۔ کہ مصلی خالی ہو تو نفل پڑھ لوں۔ بالاخر اس سے نہ رہا اور بادشاہ کو پیچھے دھکیل کر اس کے زانوؤں میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ یہاں ایاز محمود سے بھی ایک قدم آگے ہو کر رب کائنات کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو رہا تھا۔ یہ ایک عجیب نظارہ دیکھنے میں آیا۔

__۸ر فروری بروز ہفتہ ۲۳ر رمضان المبارک:__

تسجیل پاسپورٹ کے لئے فوٹو لئے' فوٹوگرافر کی دوکان میں عریاں اور فحش فوٹو لگے دیکھ کر بے حد دکھ ہوا۔ مولانا عبدالحق (۱) اور مولانا لطف اللہ صاحب (۲) دفتر رجسٹریشن ساتھ گئے مگر نیا آرڈر آیا تھا کہ حج کے ویزے والوں کو بلا تسجیل چھوڑیں۔ ہمیں بھی رجسٹریشن کرائے بغیر چھوڑ دیا۔ مولانا عبدالغفور صاحب عباسی کے گھر کے سامنے مکان میں کوئی پاکستانی ہے' ان کے گھر میں لگے ریڈیو سے پاکستانی' ہندی گانوں کی آواز آرہی تھی بعض جگہ عربی ریڈیو بج رہے تھے۔ جی چاہتا ہے کہ کم از کم صاحب مدینہ علیہ الصلوۃ والسلام کے مدینہ میں تو یہ چیزیں نہ ہوں ــــــ

__اہل مدینہ کی خوبیاں:__ مگر اس کے ساتھ ساتھ اہل مدینہ کی تواضع' خوش اخلاقی' مہمان نوازی' عجز و انکسار کو دیکھ دیکھ کر طبیعت باغ باغ ہو جاتی ہے کہ مجاورین رسول کو ایسے ہی اخلاق جچتے ہیں۔ پاسپورٹ آفس میں بھی دفتری عملہ کی عجیب خوش اخلاقی دیکھنے میں آئی۔

__۹ر فروری بروز اتوار ۲۴ر رمضان المبارک:__ طبیعت زیارت مسجد حرام اور عمرہ ادا کرنے کیلئے بیقرار تھی' نماز فجر کے بعد جانے کا ارادہ تھا مگر بعض احباب نے پابندی کے امکانات اور پاسپورٹ کی مشکلات کا خدشہ ظاہر کیا تو ارادہ فسخ کیا بعد از عید ان شاء اللہ کوشش کی جائے گی۔ پیدل مسجد قبا گئے ــــ لمسجد اسس علی التقوی. راستہ میں کھجور کے باغات میں کچھ دیر بیٹھ گئے اور عہد سعادت اور خیر القرون کو حسرت سے یاد کرتے رہے۔ خیر و برکت

---

(۱) حضرت مولانا عبدالغفور عباسی کے فرزند اکبر　(۲) مولانا کے بھتیجے

کا وہ عہد جو پھر کبھی واپس نہیں ہوگا۔ مسجد قباء میں ۴ رکعت نفل پڑھے' مناجات مقبول کی منزل پڑھی اور دل سے دعائیں کرتے رہے کہ شاید اللہ تعالیٰ دل کی حالت بھی بدل دے ____ مسجد قباء سے باہر بیر اریس (۱) کی زیارت کی جس پر تیل سے چلنے والا پانی کا پمپ لگا ہوا تھا۔

واپسی بھی پیدل ہوئی دور تک مدینہ منورہ کی پختہ عمارات اور بنگلوں کا سلسلہ چلا آ رہا تھا۔

۱۰ رفروری بروز پیر ۲۵ ر رمضان المبارک:

عمرہ رمضان بیت اللہ کی پہلی حاضری: بالآخر رمضان میں اللہ تعالیٰ نے عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کا موقعہ عطا فرمادیا۔ الشیخ المؤقر عبداللہ بن باز نے اپنی مہر اور دستخط سے خصوصی ورقہ دیا کہ راستہ میں آنے جانے میں رکاوٹ کے موقع پر یہ کام آئے۔ عربی ٹائم کے تقریباً ایک بجہ صبح بذریعہ موٹر مکہ مکرمہ روانہ ہوا۔ جدہ تک کرایہ ۱۲ ریال تھا۔ اس سے قبل مولانا مدظلہ کے مکان میں غسل کیا اور احرام کی چادر باندھ کر مصلی نبوی پر دوگانہ ادا کیا پھر مواجہ شریف میں کھڑے ہو کر قبولیت عمرہ اور مغفرت کی دعا کی۔ آبار علی یعنی ذوالحلیفہ میں جہاں حضور ﷺ احرام باندھتے تھے' احرام کا دوگانہ پڑھ کر نیت احرام کیا اور تلبیہ کیا' گاڑی میں ڈرائیور اور دو ساتھی روزہ سے نہیں تھے اور سگریٹ پی رہے تھے' جو شاید رخصت سفر سے فائدہ اٹھا رہے تھے' راستہ میں حسیف مسجد۔ الحمراء۔ قریۃ نخیل۔ العالیہ وغیرہ کے سائن آ رہے تھے۔ بعض دیہات کھجوروں کے باغات سے ڈھکے ہوئے تھے' سڑک کے کنارے خس و خاشاک سے ڈھکی ہوئی دکانیں

---

(۱) ایک یہودی جس کا نام اَریس تھا' اس کے نام سے منسوب ہے' یہ کنواں مسجد قباء سے دو سو فٹ کے فاصلہ پر مغرب کی جانب ہے۔ اس کا پانی نہایت لطیف اور شیریں ہے' احادیث میں آتا ہے کہ رحمت کائنات ﷺ نے اپنا لعاب دہن اس میں ڈالا تھا ____ اسی کنوئیں میں سیدنا عثمان ذی النورینؓ کی انگوٹھی گری تھی۔ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار مدینہ ﷺ کے دستِ اطہر میں جو انگوٹھی ہوا کرتی تھی' وہ آپ ﷺ کے بعد سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو اور ان کے بعد سیدنا عمر فاروقؓ کو پہنچی۔ ان کے بعد وہ انگوٹھی چھ سال تک سیدنا عثمانؓ کے ہاتھ کی زینت بھی رہی۔ مگر ایک دن سیدنا عثمانؓ بیر اَریس پر بیٹھے حسب عادت انگوٹھی پھرا رہے تھے کہ کنوئیں میں گر گئی۔ مسلسل تین دن تک جدوجہد کی جاتی رہی' سارا پانی بھی نکالا گیا۔ مگر انگوٹھی نہ ملنی تھی نہ ملی۔ یہ انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا جس کی ترتیب اس طرح تھی۔ اللہ

رسول
محمد

انگوٹھی کا گم ہونا تھا کہ فتنوں کا سیلاب اُمڈ پڑا اور مسلمانوں کا شیرازہ تار تار ہو کر بکھر گیا۔ یقینی بات ہے کہ اس مقدس انگوٹھی میں ضرور کوئی اسرار پنہاں تھا۔ جس طرح حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی گم ہونے سے مملکت میں افراتفری بپا ہوگئی تھی۔ بیر اَریس میں سیڑھیاں تھیں جن کے ذریعہ کنوئیں میں اترنا اور وضو کرنا آسان تھا ____ مورخ ابن نجار فرماتے ہیں' اس کی گہرائی ۲۱ فٹ۔ عرض ۸ فٹ اور قریباً ۵ فٹ پانی تھا۔ اور کنوئیں کی جس منڈیر پر رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے خلفاء بیٹھے تھے اس کی بلندی ۴ فٹ تھی۔ ۱۴۱۷ھ میں اس کی تجدید کی گئی اور اس کی سیڑھیاں بھی بند کر دی گئیں۔

تھیں، دس منٹ کم آٹھ بجے سعودی ٹائم پر بدر شریف پہنچے۔ موٹر ٹھہرائی اور ساتھیوں کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ ۱۵۔۲۰ منٹ کے بعد بدر سے روانہ ہوئے۔ سوا نو بجے رابغ پہونچے۔ ریتلی زمین نخلستان اور دونوں طرف پختہ اور کچی آبادی تھی۔ نماز عصر کے قریب جدہ پہونچے اڈہ میں نماز عصر ادا کی، ایک موٹر مکہ جانے کے لئے تیار تھی، ۴ ریال پر اس میں مکہ روانگی ہوئی، پون گھنٹہ میں مکہ مکرمہ پہونچے ایک دوست جو کہ جدہ کے ڈرائیور نے رہنمائی کی۔ مسجد حرام سے باہر افطار کے لئے کچھ خریدا۔

کئی فرحتوں میں دیدار بیت اللہ: داخل ہوتے ہی موذن نے اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدا بلند کی، ایک شخص نے زمزم کا چھوٹا سا کوزہ پکڑایا، کھجور اور زمزم سے بیت اللہ کو دیکھتے ہوئے افطار کیا۔ کتنی فرحتیں اور مسرتیں یہاں بیک وقت جمع ہوگئیں۔ حضور ﷺ نے روزہ دار کو دو فرحتوں کا مژدہ سنایا ہے کہ **للصائم فرحتان. فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه** روزہ دار کیلئے دوگونہ خوشیاں ہیں ایک تو روزہ کھولنے کے وقت خوشی اور دوسری خوشی اس کے بدلے اپنے رب کی ملاقات کی ___ آج میرے سامنے پیاس بجھانے کیلئے ٹھنڈے زمزم سے افطار کی فرحت دوسری فرحت نظروں کے سامنے اللہ کے بیت کی پہلی جھلک اور اللہ سے امید ہے کہ وہ تیسری فرحت لقاء رب یعنی اپنے دیدار کی لذت وسرور سے بھی نواز دے گا۔ **وما ذلک علی اللہ بعزیز**

سکون اور اطمینان کی ایسی کیفیت میں ڈوب گیا کہ شاید اسے کوئی بھی کبھی بھی بھول نہ سکے ___ افطار کے بعد نماز مغرب پڑھی اور عمرہ کے مناسک میں لگ گئے۔ طواف عمرہ شروع کیا، رکن یمانی کو حجر اسود سمجھ کر بوسہ دیا اور بیت طواف کی۔ مگر وہی ان پڑھ عرب دوست کام آیا اس نے رہنمائی کی اور حجر اسود کی نشاندھی کی، یہاں تو جنید وشبلی اور رازی وغزالی بھی حواس کھو بیٹھتے ہیں ہم کس شمار وقطار۔ سنا ہے کہ مناسک حج کے امام ملا علی قاریؒ بھی حواس کھو بیٹھے تھے، اور استلام حجر اسود کے بعد الٹے ہاتھوں طواف کا آغاز کیا کسی کے سمجھانے پر صحیح سمت میں چل پڑے۔

سعی کے اختتام پر مروہ سے باہر ایک حجام کی دکان پر حلق کروایا۔ وہاں سے اس عرب ساتھی کے ساتھ ایک ہوٹل جاکر کھانا کھایا، احرام کی چادریں تبدیل کیں اور حرم پاک میں تراویح کی سعادت حاصل کی اور رات کو رکن یمانی کے سامنے برآمدہ میں سویا۔ **فالحمدلله علی توفیقه العمرة فی رمضان** اللہ تعالیٰ حضور اقدس ﷺ کے اس ارشاد کا مصداق ہمیں بھی بنادے۔ **عمرۃ فی رمضان تعدل الحج معی.** رمضان میں عمرہ کی فضیلت میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

۱۱ر فروری منگل:

جعرانہ اور تنعیم کی میقاتیں: صبح جعرانہ جاکر حضور اقدس ﷺ کی مسنون میقات سے احرام باندھا، میقات تنعیم سے جعرانہ دور پڑتا ہے اس لیے گاڑیوں والے تنعیم کو چھوٹا عمرہ اور جعرانہ کو بڑا عمرہ کہکر سواریوں کو بلاتے ہیں، ایک

ریال آنے جانے کا کرایہ ہوتا ہے، جعرانہ تک سڑک پختہ اور شاندار تھی، جعرانہ کے مسجد سے عمرے کا احرام باندھا۔

جبل نور کے سایہ میں: راستہ میں جبل نور کے نیچے ٹیکسی خراب ہوگئی اسطرح الحمدللہ جبل نور کے نیچے کافی دیر تک بیٹھنے کی سعادت غیرارادی مل گئی۔ دور سے کچھ لوگ پہاڑ پر چڑھتے ہوئے غار حرا کی طرف جاتے ہوئے دکھائی دیئے واپس مسجد حرام آکر طواف اور سعی کی اور حلق کیا۔

عطرجی مکہ میں عطرجی کے نام سے عطریات کی تجارت کرنے والے مشہور کمپنی کے مالک ہمارے مردان کے جناب حاجی محمد عالم ہیں ان کے خاندان کے کئی افراد دارالعلوم حقانیہ سے پڑھے ہوئے اور حضرت والد ماجد سے گہری وابستگی رکھتے ہیں ان سے کل ملاقات ہوگئی تھی اور گھر آنے کا اصرار کررہے تھے وہ الحوافر میں اپنے شاندار مکان لے گئے بڑے تکلف اور اکرام کا مظاہرہ کیا بعد از عصر ایک کابلی بزرگ دوست کے ساتھ دوبارہ عمرہ کا احرام باندھنے کے ارادے سے تنعیم گیا اور مسجد سیدہ عائشہؓ سے احرام باندھ کر مسجد حرام آئے اور قبل از مغرب طواف وسعی وحلق سے فراغت حاصل کی اور حرم شریف میں افطار کیا اور طواف میں حجر اسود کے استلام کے دوران بار بار چومنے اور ملتزم پر حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔

۱۲ر فروری بدھ:

مکہ سے مدینہ: آج مدینہ منورہ واپسی ہے جی چاہتا تھا کہ روانگی سے قبل بھی ایک الوداعی عمرہ کا موقع ملے چنانچہ صبح صبح تنعیم جانا ہوا اور عمرہ کا احرام باندھ کر حرم شریف میں عمرہ کے مناسک ادا کئے، فراغت کے بعد بارہ بجے کے قریب بذریعہ ٹیکسی جدہ آیا اڈہ میں ڈرائیوروں کی کھینچا تانی اور دلالی کے مناظر دیکھنے میں آئے دس ریال پر ایک شاندار گاڑی میں ساڑھے چار گھنٹے میں افطار کے وقت مسجد نبویؐ پہونچا راستہ میں ایک ٹیکسی الٹ گئی تھی اور اس میں زخمی ہونے والی خاتون کا صبر اور ایمانی حوصلہ اور استقامت قابل دید تھی۔

۱۳ر فروری جمعرات یکم شوال (یوم العید السعید فی جوار الرسول الاکرم ﷺ)

رات کو مسجد نبوی ﷺ میں تراویح کے باوجود سحری کے وقت عید کا اعلان ہوا معتکفین کے ڈیرے اٹھوا دیئے گئے ہم قریب ہی حیدری معلم کے مکان میں اپنے رفقاء کے کمرے میں گئے وہاں سے مولانا عبدالغفور مدنی کے مکان میں آکر غسل کیا اور کپڑے تبدیل کئے مسجد آئے جہاں نماز فجر کے بعد تھوڑے تھوڑے وقفہ سے مکبرین لاوڈ سپیکر سے اللہ تعالیٰ کی تکبیر، تحمید وتمجید اور تسبیح کے نعرے عجیب انداز سے بلند کرتے رہے۔ بسم اللہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد مسجد کھچا کھچ بھرگئی تھی لوگوں نے خود بھی اور ساتھ لائے ہوئے بچوں کو بھی بہترین لباس پہنایا تھا ہر طرف خوشبو اور انوار ظاہری وباطنی کی بارش ہورہی تھی، سورج طلوع ہوتے ہی نماز عید پڑھائی گئی اور اس کے بعد فصیح وبلیغ خطبہ دیا گیا۔ اس کے بعد جنت البقیع جاکر حضرات صحابہ واہل بیتؓ کے قبور پر حاضری دی، اور عید کی مناسبت سے

انہیں منزل رفیع اور جنت بقیع نصیب ہونے کی تبریک وتھنیت پیش کی۔ فارغ ہوکر اپنی رہائش گاہ یعنی حضرت شیخ عباسی کے مکان پر آگئے اور پرتکلف ناشتہ میں شریک ہوئے حلاوہ (مٹھائی) اور خوشبو سے عید کے موقع پر خاطر مدارت یہاں ہر گھر کا دستور ہے ہم بھی حضرت مدظلہ کے ساتھ کئی حضرات کے گھر مبارکباد دینے گئے

۱۱شوال مطابق ۲۲رفروری:

بقیع الغرقد یا جنت ارضی: بعد از عصر بقیع الغرقد گیا ایک طفل کو چند آدمی دفنا رہے تھے میں نے بھی مٹی دی کا ش اس رحمتوں والی گرد وغبار کے لگنے سے میری بھی مغفرت ہو۔ اب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید الدار کے قبر مبارک کی طرف جارہا ہوں درمیانی پختہ پگڈنڈی کے دونوں طرف بقیع کے گوشہ گوشہ میں علم وعرفان، جہاد وعمل کے درخشندہ آفتاب وماہتاب چھپے ہوئے ہیں۔

یہ بلبلوں کی صبا مشہد مقدس ہے　　　قدم سنبھال کے رکھیو یہ تیرا باغ نہیں

دنیا کے کسی گوشہ میں ایسا خطہ نہیں جس کے ذرہ ذرہ میں ایمان وعمل کی ایک تاریخ محفوظ ہو وہ سامنے حضرت عثمانؓ خلیفہ ثالث ہیں اور ان کے شمال میں حضرت سیدتنا حلیمہ سعدیہ مرضعۃ الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام محو خواب ہیں جن کے قبر پر فاتحہ پڑھنے والوں کا جھمگٹا ہے۔ صلوٰۃ وسلام ہو تم پر اے مرضعہ الرسول تم کتنی خوش قسمت خاتون ہو، خدا کو تیرے بخت کو اوج کمال تک پہونچانے کونسی ادا پسند آئی۔ یہاں ازواج مطہرات ہیں، یہاں بنات رسول ہیں، عائشہؓ، فاطمہؓ جیسی خواتین بنات حوا نے کبھی نہ جنی ہونگی یہاں اہل بیت اطہار ہیں یہاں حسن وعباس، امام جعفر صادق، امام باقر، امام زین العابدین، آرام فرما ہیں **اللھم صلی علی محمد وعلی آلہ الطیبین الطاھرین** یہ طیب وطاہر ہیں ان پر خدا کی رحمتیں اور برکات نازل ہوں وہ ہمارے دائیں جانب جنوبی سمت میں جو حظیرہ القدس ہے اس میں سیدنا ابراہیم جگر گوشہ رسول محو استراحت ہیں **انا بفراقک یا ابراھیم لمحزونون** اس گمنام اور مندرس احاطہ میں عبدالرحمان بن عوف فقیہ الامۃ عبداللہ بن مسعود مہاجر اول عثمان بن مظعون اور دوسرے نفوس قدسیہ ایک محتاط اندازے کے مطابق اس بہشت خاکی میں تقریباً دس ہزار صحابہ کرامؓ محو استراحت ہیں۔

علم وعرفان اور دعوت وجہاد کے احسانات سے جنہوں نے عالم انسانیت کو زیر بار بنا دیا ہے، وہ آگے انکے قریب میں دارالہجرۃ مدینہ طیبہ کے امام سیدنا حضرت امام مالکؒ اپنے شیخ ومرشد حضرت نافعؒ کے قدموں میں آرام فرما ہیں حدیث وفقہ کے امام تم نے مدینہ طیبہ کی سکونت سے زندگی اور موت دونوں میں خوب فائدہ اٹھایا یہاں کے آداب تمہیں مستحضر تھے، تم نے علم وحکمت کی دنیا کو روشن کیا تم پر سلام اور رحمتیں ہوں وہ ایک احاطہ میں شہداء ہیں جو **من المومنین رجال صدقوا ماعاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضیٰ نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلاً، بل احیاء عند ربھم ولکن لاتشعرون** کے مصداق ہیں۔ وہ دروازے پر مشرقی جانب ایک گوشہ میں عمات رسول ہیں صلوۃ

وسلام ہو نبی کریم ﷺ کے قرابت والوں پر یہاں قدم بقدم صحابہ رسول ﷺ ہیں ائمہ کرام اہل اللہ واولیاء اللہ تابعین، تبع تابعین، علماء وصلحاء کی ایک دنیا یہاں بسی ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے دست پاک پر بیعت کر کے انکے طوق غلامی کو اپنانے والوں کی یہ کتنی وفادار وفاشعار جماعت ہے کہ بعد الموت بھی حضور ﷺ کے قدموں میں پڑے ہیں اوراس جہاں فانی میں جب سب رشتے کٹ جائیں گے یہ وفادار وتابعدار جماعت حضور ﷺ پر نور ﷺ کے ساتھ ہوگی۔ سلام ہو تم پر اے بقیع الفرقد والوسلام ہو تم پر اے برگزیدہ جماعت جن کیلئے رات کی ظلمتوں میں شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین نے احکم الحاکمین کے ارشاد پر دعائیں کیں۔ تم جیسا پاک اورخوش بخت گروہ انبیاء کرام کے بعد کہیں موجود نہ ہوگا، اے پاک طیب وطاہر جماعت اس گنہگار کو بھی نظر کرم سے نوازنا اوراس سیہ کار کی سفارش بھی اپنے محبوب آقا سے کردینا جن کی شفاعتیں عالم نجات کے کام آئیں گی۔

سمیع الحق غفرلہ بقیع الغرقد بعد العصر یوم الاحد ۱۱رشوال ۸۳ھ

۲رشوال مطابق ۱۴رفروری:

شیخ عطیہ سالم: مولانا عبداللہ کاکاخیل کے ساتھ جامعہ اسلامیہ کے استاذ شیخ عطیہ سالم (۱) کو تبریک عید اور ملاقات کرنے ان کے گھر گئے قصر سے ملحق سلطانہ نامی ایک چھوٹا سا قصبہ میں ان کا مکان تھا۔

۳رشوال مطابق ۱۰رفروری: مسجد نبوی کے مسجد قبا کے یمین میں بیر خاتم ہے جہاں حضور ﷺ کی انگوٹھی گر گئی تھی کنواں اب خشک ہے اورایک نل قریب لگا ہوا ہے۔ مسجد کے یمین میں بعض صحابہؓ کے مکانات تھے ان کی نشان دہی بھی بعض ساتھیوں نے کی۔ مسجد کے جانب قبلہ کھجور کے باغات ہیں محراب مسجد کے شمال میں ہے اور قبلہ کا رخ جنوب کے سمت ہے۔ اور پشت میں شمال ہے۔ مسجد قبا کے مشرق میں قبرستان ہے مسجد کے محراب میں دورکعت پڑھے کشف نامی طاق میں دعا کی بذریعہ ٹیکسی قباء سے واپسی ہوئی۔ بعد ازعصر مسجد نبوی میں جناب فرید الوحیدی سے ملاقات ہوئی کل مولانا انعام کریم کے ہاں مدرسہ میں ان سے ملاقات ہوئی تھی۔

۱۶رفروری: حسب موعد ۴ بجے مولانا انعام کریم صاحب کی جگہ جناب فرید الوحیدی اور مولانا خالد سیف اللہ سے ملاقات ہوئی دونوں والد ماجد اور مولانا کاکاخیل کے والد ماجد مولانا نافع گل کے زمانہ تدریس دیوبند کے شاگرد ہیں اوردور ماضی کی باتیں سناتے رہے اوراپنے دونوں اساتذہ سے تعلق اور محبت کا اظہار کرتے رہے، مولانا فرید الوحیدی سے حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ کے بھائی جناب سید محمود صاحب کے ہاں جانے کا وقت طے ہوا مگر موقع نہ ملنے کی وجہ سے نہ جاسکے۔

---

(۱) ان کا تعارف آگے آرہا ہے

سید محمود مدنی کا فارم : البتہ برادر عزیز مولانا سید محمد ارشد مدنی صاحب صاحبزادہ حضرت شیخ الاسلامؒ ایک دن ان کے فارم میں لے گئے عجیب پرسکون فضا تھی، برادر عزیز مولانا ارشد مدنی سے معلوم ہوا کہ کچھ دن قبل فلسطینی مجاہد رہنما جناب یاسر عرفات روپوشی کے دوران اس باغ میں مقیم رہے، اس نورانی فضا میں ہم نے ٹیپ ریکارڈ پر شاعر عرب شوقی مرحوم کا حضور اقدسؐ کے بارے میں والہانہ کلام سنا، سوئمنگ پول یا باغ کے تالاب کے کنارے شاعر کا نعتیہ کلام

سبحان اللہ!　　ولد الهدی فاالکائنات ضياء　　وفم الزمان تبسّم وثناء

فاالروح وملأ الملائک حوله　　والعرش يهزوا والحظيرة تزدهی

للدين والدنيا به بشراء

اور نعتیہ کلام سنانے والی عالم عرب کو اپنے ساحرانہ آواز سے مسحور کرنے والی مصر کی ام کلثوم تھیں۔ مدینہ منورہ کی فضاء شوقی مرحوم کی پر حقیقت منقبت سرائی اور ام کلثوم کا وجد آفرین جگر پاش انداز بیان۔ سبحان اللہ

بعد از عصر شیخ عباسی کے ہاں ختم خواجگان اور روحانی مجلس میں شرکت کی، آج مسجد نبوی میں افغانستان کے حضرت نور المشائخ کے بھائی جناب محمد صادق مجددی سے بھی ملاقات ہوئی۔

۱۷ رفروری: ٹیکسی میں جامعہ اسلامیہ گئے قصر سلطانہ سے گزرے جامعہ وادی عقیق کے ساتھ ہے، سامنے جبل احد ہے۔

جامعہ کے شعبے: جامعہ کا ایک سرسری چکر لگایا بعض عمارات اور دفاتر پر تعارفی بورڈ اس طرح لکھے ہوئے تھے۔

قائمۃ المدرسین (مدرسین کی آرام گاہ　الصندوق (خزانہ)　　الملفات (ریکارڈ روم)

الممثل المالی (نمائندہ مالیات)　　النساخ (خط وکتابت)

مامور المشتر یات والترحیلات (خرید وفروخت ٹرانسپورٹ)

المحاسبہ (حساب چیکنگ)　　مدیر الشئون المالیہ (ناظم مالیات)　　مدیر الشئون التعلیمیہ (ناظم تعلیمات

مدیر الادارہ (ناظم اعلیٰ)　　الامین العام (جنرل سیکرٹری، شیخ عبودی)　　نائب الرئیس (وائس چانسلر)

امین المستو دع (سٹور کیپر)

بدویانہ زندگی اور ماحول: جامعہ میں کچھ دیر قیام کے بعد جناب عبداللہ کاخیل اور مولانا حسن جان کے ساتھ اطراف مدینہ رحوالی مدینہ اور باغات اور زرعی فارموں میں جاکر مدینہ طیبہ کے بدویانہ زندگی دیکھنے کا پروگرام بنا تھا چل پڑے غزوہ احد میں بنی غطفان وقریش کی لشکرگاہ، بیر عثمان (زراعتی جگہ) مجمع السیل وادی بطحاء وعقیق وغیرہ کی ساتھیوں نے نشاندھی کی۔ یہاں کی صورت حال کی قرآن کریم نے ان الفاظ میں نشان دہی کی ہے اذ

جاء و کم من فوقکم ومن اسفل منکم ۔میرے دائین جانب فوق اور بائیں اسفل وادی ہے میں مجمع السیل میں کھڑا ہوں، گھومتے پھرتے کھجور کے باغات جو والنخل بسقت کا مصداق ہیں جگہ جگہ حظیرات جو فکانوا کھشیم المحتضر کا نقشہ پیش کرتے ہیں، ایک عجیب بدویانہ اور سادہ ،فطری زندگی۔ایک جگہ قہوہ خانہ تھا،انڈے کھائے، جو راستہ میں بدو عورتوں سے خریدے تھے،ظہر کی نماز جبل احد کے دامن میں ایک باغ میں پڑھائی کیمپ میں تیل سے چلنے والے واٹر پمپ جن کی آواز ٹک ٹک سے گردوپیش کی خموشی اور سکون میں ایک پرُ کیف ارتعاش پیدا ہوتا رہتا ہے، کئی جگہ عرب گھرانے اپنے اہل وعیال کے ساتھ پکنک منانے آئے تھے۔

احد کا نقشہ: احد کے میدان جہاد کا نقشہ مولانا حسن جان نے تفصیل سے سمجھایا جس کا وہ بہت تحقیق اور تجسس سے کتابوں کی روشنی میں سروے کر چکے تھے، یہ جبل رماۃ ہے، یہ کفار کا معسکر ہے، یہ لشکر صحابہؓ کا محل وقوع ہے اوپر پہاڑ ہیں اوپر وہ دھانہ ہے جہاں حضور اقدس ﷺ کو پناہ دی گئی آج اسے دور سے دیکھا، ساتھی مولانا حسن جان اور عبداللہ تھکے ہوئے تھے اس لئے کسی اور وقت اوپر جائیں گے انشاء اللہ حضرت سید الشہداء سیدنا حمزہ اور صہیبؓ اور دیگر شہداء کے مزارات پر فاتحہ پڑھی، عصر کی نماز وہاں ایک جدید تعمیر شدہ مسجد، مسجد عثمان میں پڑھی بعد از عصر شام کے قریب مسجد نبویؐ آئے واپسی میں مسجد غمامۃ کیساتھ اترے دور سے سقیفہ بنوساعدہ دیکھا امام مالک کا گھر اور مسجد (۱) وغیرہ بھی دیکھی اس سے قبل ان ساتھیوں نے نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے والد ماجد سیدنا عبداللہ کی تربت بھی دکھائی تھی ان کا مکان اب حکومت نے مقفل کر دیا ہے۔

۶ رشوال ۱۸ رفروری: بعد از عصر ترکی دوست جناب علی سرتر اصرار سے اپنی جگہ لے گئے ترکی رباط میں رہتے ہیں، بہترین چائے پلائی ، یہ ترکی کے رہنما سعید نوری کی تحریک اخوان نور کے مخلص اور پرُ جوش نوجوان ہیں۔اب جامعہ میں پڑھنے آتے ہیں۔جس دن ہم حرم نبوی پہنچے وہاں کے اعتکاف کرنے والے نوجوانوں میں ان س تعارف اور دوستی ہوئی، علی نے اپنے رہنما سعید نوری کے بعض رسائل بھی دیئے، ایک صلغری دیا۔جس پر لکھا تھا اتق شرّ من احسنت الیہ (جس سے نیکی اور احسان کیا اسکے شر سے ڈرتے رہو۔مسجد نبویؐ سے باہر کتابوں کے تاجر شیخ نمنکانی سے ملے ان کے مکتبہ سے کتابوں کے سلسلہ میں معلومات حاصل کیں بعد از ظہر مکان میں آ کر استراحت کی۔

---

(۱) یہ نقشہ یہ درودیوار اور یہ نشانیاں نئے زمانے اور نئے حکمرانوں کی ستم ظریفوں کی وجہ سے اب خواب وخیال بن گئی ہیں۔ مدینہ بدل گیا کچھ تو توسیع حرم کچھ بڑے بڑے تجارتی پلازوں۔ اکثر امراء عرب اور رؤسا کی ہوس دولت وزر کی خاطر جدید پر تعیش ہوٹلوں اور رہائش گاہوں میں بدل گیا۔

خزاں رسید وگلستاں بان جمال نماند سماع بلبل شوریدہ رفت وحال نماند
نشان لالہ ایں باغ از کہ می پرسی بروکہ آن چہ تو دیدی بجز خیال نماند

۷رشوال ۱۹رفروری:

شیخ ناصر الدین البانیؒ : رات کو بعد از عشاء برادرم عبداللہ نے شیخ ناصر الدین البانی سے تعارف کرایا۔ میں نے کہا کہ حضرت آپکے احوال تو بہت سنے ہیں، جامعہ کے طلبہ سے آپکا بہت ذکر سنتا رہا ہوں فرمایا: **تسمع بالمعیدی خیر من ان تراہ** شیخ جامعہ میں حدیث شریف کی کتاب سبل السلام شرح بلوغ المرام کی کچھ جلدیں اور مسلم شریف کا کچھ حصہ پڑھاتے ہیں۔ شیخ نے البانیہ سے ہجرت کی، والدین کیساتھ شام کے شہر دمشق میں قیام کیا۔ وہاں کے بعض علماء کے اثرات سے غیر مقلد ہوگئے جبکہ والد البانیہ کے علماء کے طرح پکے حنفی تھے، وہ کسی مسئلہ میں تقلید یا جمہور کی آراء کے پابند نہیں، اپنی اجتہاد اور تحقیق کر کے کئی مسائل میں شاذ رائے قائم کرتے ہیں۔(۱) انہوں نے اکثر صحاح ستہ اور کتاب الادب المفرد للبخاری کی احادیث کو صحیح اور ضعیف میں تقسیم کرلیا ہے۔ جبکہ جمہور علماء حدیث وفقہ اس کو بے جا مداخلت سمجھ کر ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں۔ مصر کے ایک عالم نے اس تقسیم صحیح وضعیف کی رد میں ایک مستقل کتاب چار جلدوں پر مشتمل لکھی ہے۔ **التصریف باوھام من قسم السنن الی صحیح وصعیف** پر لکھی

قبل از دوپہر حضرت شیخ عباسی کے ہاں مجلس رہی، ان کے ملفوظات تحریر کیے اور انہیں سنائے، سن کر بہت متعجب اور خوش ہوئے۔

۸رشوال ۲۰رفروری:

دروس میں شرکت کا تحریری اجازت نامہ:

صبح جامعہ اسلامیہ کے بس میں رفقاء کے ساتھ جامعہ جانا ہوا۔ جامعہ کے ادارہ تعلیمات نے تحریری اجازت نامہ دروس میں شریک ہوکر استفادہ کرنے کا دیا۔ پہلے دو گھنٹوں میں میں نے رفقاء کے کمرہ میں بیٹھ کر علامہ سمھودی کی

---

(۱) ہمارے اس وقت کے قیام مدینہ کے ساتھی حضرت علامہ مولانا حسن جان شہید۔ ان کے چہیتے تلامذہ میں سے تھے، انہوں نے اپنی خودنوشت میں ان کے مفردات اور شذوذ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ کئی مسائل میں جمہور سے ہٹ کر رائے اختیار کرتے تھے، حیض کے خون کے علاوہ ان کے نزدیک باقی خون پاک ہے، شراب پاک ہے، (یعنی ناجائز ہے مگر نجس نہیں) حلقہ کی شکل میں بنے ہوئے سونے کے زیورات عورتوں کیلئے حرام سمجھتے تھے۔ مثلاً بالی، ہار وغیرہ۔ عورتوں کیلئے چہرے اور ہاتھ چھپانے کے قائل نہیں تھے۔ اسی طرح حج کے مسائل میں بھی ان کے متفردات تھے۔ وہ وسعت صدر کے ساتھ ریت پر بیٹھ کر تلامذہ کیساتھ بحث ومباحثہ کرتے تھے عموماً غیر مقلدین ائمہ اربعہ کے بارہ میں بے ادبی کرتے ہیں، مگر وہ واقعی غیر مقلد ہوکر بھی بے ادب نہیں تھے۔ مگر تفردات کی وجہ سے بالآخر حکومت نے انہیں الگ کردیا اور وہ ۱۴۲۲ھ میں جلاوطنی کے حال میں اردن میں وفات پاگئے۔ اس سے قبل شام سے وہاں کی کمیونسٹ پارٹی نے انہیں ملک بدر کردیا تھا۔ سعودی عرب کے فیصل ایوارڈ سے بھی انہیں نوازا گیا۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ بعض علمی رحلات (خیبر فدک وادی القریٰ) میں رفاقت کا موقعہ ملا تو کئی ایک انفرادی آراء کا عملی مظاہرہ دیکھنے میں آیا جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

کتاب القرئ تھا صدام القرئ کا مطالعہ کیا پھر جامعہ کے درس گاہ میں عبداللہ' حسن جان اور عبدالرزاق کے ساتھ شیخ ناصر الدین البانی کی کلاس میں شرکت کی' وہ بلوغ المرام کی شرح سبل السلام پڑھا رہے تھے' اوقات صلوۃ خاص کر وقت جمعہ پر تقریر تھی' جسے میں نے تذکار حرمین نامی کاپی میں نقل کرلیا۔ طلبہ کے نقد و جرح اور بحث و مباحثہ کی وجہ سے استاذ کو کھل کر تقریر کا موقع نہ ملا' استاذ کا تحمل' صبر' حوصلہ اور علمی شغف قابل دید تھا۔

بعض دیگر اساتذہ: اس کے بعد دوسرے پیریڈ میں دوسرے استاذ شیخ اشقر کی کلاس میں شرح ابن عقیل پر انکا درس سنا' شیخ عمر الاشقر فلسطینی ہیں' جامعہ کا طرز تعلیم اور نظام تعلیم عصری درسگاہوں جیسا ہے۔ مگر بحمد للہ ایک گونہ یہاں کی طالب العلمی نصیب ہوئی۔ مدینہ العلم میں سرزمین علم پر اتنی طالب علمی بھی سعادت عظمیٰ ہے۔

۹رشوال ۲۱رفروری:

صبح حضرت شیخ کے ہاں مختصر مجلس رہی۔ جمعہ کیلئے تیاری کی گئی۔ مردان کے حاجی سرفراز خان صاحب' کے ساتھ بات چیت رہی' نماز جمعہ شیخ عبدالعزیز صالح' امام جمعہ کے نائب نے پڑھائی مگر شیخ صالح والی بات نہیں تھی۔ لکھا ہوا خطبہ پڑھ کر سنایا۔ انڈونیشیا جاوا وغیرہ کے حجاج کی کثرت تھی۔

رہائش گاہ میں پرسوز محفل قراءت: بعد از ظہر اپنی رہائش والے مکان میں قاری خلیل الرحمٰن اور دیگر رفقاء برادرم حسن جان' عبدالرزاق' عبداللہ' برادرم سربازی صاحب وغیرہ کے ساتھ نشست رہی' قاری صاحب کی پرسوز تلاوت سنی بعد از عشاء قاری صاحب کی حرم شریف میں تلاوت ہوتی ہے۔ سامعین کا بڑا مجمع لگ جاتا ہے۔ پھر بذریعہ کار سب ساتھی جامعہ گئے' رات گئے چاندنی رات میں وادی عقیق اور ثنیۃ الوداع کے راستے پیدل مدینہ طیبہ واپس ہوئے۔ عقیق کی وادی میں چاندنی رات میں یادگار مجلس رہی۔ عبداللہ صاحب نے غلطی سے مدینہ کے لمبے چوڑے راستے پر ڈال دیا۔

۱۰رشوال ۸۳ھ ر ۲۲رفروری بروز ہفتہ:

بعد از ظہر مسجد قباء جاکر نوافل ادا کئے اور پیدل واپس ہوئے۔

مولانا بدر عالم میرٹھی کی مجلس میں: بعد از عصر حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی مہاجر مدینہ کے ہاں گئے۔ مجلس بھری ہوئی تھی' قاری خلیل نے سورۃ واقعہ کی تلاوت کی۔ ایک اور شخص نے سورۂ واقعہ پر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے فوائد سنائے۔ مولانا بدر عالم درمیان میں مزید تشریح کرتے جاتے تھے۔ جنت اور دوزخ کا عجیب نقشہ بیان کیا۔ فرمایا مادیات' نعمتوں اور غذاؤں سے ذکر الٰہی میں غفلت پیدا ہوجاتی ہے اور جنت کی نعمت اعمال صالحہ تسبیح اور ذکر الٰہی سے حاصل ہوتی ہے۔ اسکے وجہ سے وہاں غفلت اور سستی نہیں ہوگی۔ یہ تحقیق مجدد الف ثانیؒ کی ہے' پھر قاری خلیل صاحب سے مزید تلاوت اور قراءت کا اشتیاق ظاہر کیا تو قاری صاحب نے ایک اور رکوع کی تلاوت کی۔ حاضرین میں زیادہ تر

جنوبی افریقہ کا گجراتی حلقہ تھا' قبل از اذان ہم نے اجازت چاہی' فرمایا آج عمومی مجلس کی وجہ سے آپ حضرات سے خصوصی باتیں نہ ہوسکیں' پھر کسی روز ضرور تشریف لائیں۔ مولانا کے ساتھ قریبی المساری میں شرح المواھب' تفسیر ابن کثیر وغیرہ کی کتابیں رکھی تھیں مجلس میں حاجی فرید الدین صاحب اور انکے بچے دست بستہ خدمتگاروں کی طرح کھڑے تھے' آج پاکستان سے رفقاء اور اقارب کے خطوط ملے۔ والد ماجد کے خط کا انتظار ہے۔ بعد از عشاء کا زینۃ الظھور نامی قہوہ خانے میں بیٹھ کر عربوں کی خفیف چائے پی۔ جاتے وقت راستہ میں سقیفۂ بنوساعدہ کا محل وقوع دیکھا جس میں آج کل ایک شکستہ اور خستہ حال سا قہوہ خانہ تھا۔

۱۱رشوال ۸۳ھ ر ۲۳رفروری بروز اتوار:

علامہ شیخ شنقیطی کے درس میں:

صبح جامعہ اسلامیہ گئے اور شیخ ناصر الدین البانی کے علاوہ الشیخ المفسر علامہ شیخ محمد امین شنقیطی کے درس میں بھی شرکت کی۔ شیخ محمد الامین الشنقیطی مالکی افریقہ کی ریاست موریطانیہ کے شنقیط قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جہاں کے تمام لوگ قوت حافظہ میں شہرت رکھتے ہیں۔ شیخ کو تمام مروجہ علوم بالخصوص تفسیر پر بڑا عبور ہے۔(۱)

آج شیخ شنقیطی تفسیر فتح القدیر للشوکانی کا درس دے رہے تھے۔ آیت کریمہ **جعل الله الكعبة البيت الحرام قياماً للناس** کی تشریح کرتے رہے۔

میں نے خلاصہ نوٹ کرلیا____ اس سے قبل شیخ البانیؒ اپنی کلاس میں الباعث الحثیث شرح اختصار الحدیث ص ۸۹ مصطلح الحدیث کا درس دے رہے تھے____ عصر تک آرام کیا' عصر کے بعد بقیع الغرقد کی زیارت کی____ بعد میں شیخ عباسی کی مجلس میں شرکت کی۔ قاری خلیل صاحب نے حاضرین کو تلاوت سے محظوظ کیا۔

شیخ علوی مالکی سے ملاقات: شیخ عباسی کے مکان سے نکل رہے تھے کہ عالم عرب کے عظیم محدث اور شیخ علوی مالکی مکی کی زیارت ہوئی۔ یہ مکہ مکرمہ اور سعودی عرب کے بڑے مشائخ میں سے ہیں۔ ان سے مصافحہ کا شرف حاصل ہوا(۲)۔ وہ شیخ عباسی سے ملنے آئے تھے۔ اس سے قبل میری حرم نبوی کے روضہ مبارکہ میں ان کے فرزند شیخ محمد علوی مالکی سے ملاقات ہوئی تھی' رات کو استاذ عبد القدوس انصاری کے مدینہ منورہ پر کتاب آثار المدینۃ الشریفۃ کا مطالعہ کیا۔

---

(۱) شیخ کے تفسیر اضواء البیان فی ایضاح القرآن نے علمی دنیا میں بڑی شہرت پائی ہے۔ مولانا حسن جان شہید نے اپنی یادداشتوں میں شیخ پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ انہوں نے ان کی تصانیف **منع المجاز فی المنزل للتعبد والاعجاز** اور **دفع ابهام الاضطربه عن آيات الكتاب - الايضاح على شرح مراقى الفلاح** وغیرہ کا بھی ذکر کیا ہے۔

(۲) بعد میں الحمدللہ مکہ مکرمہ میں نہ صرف ان سے ملاقاتوں اور استفادہ کا موقع ملا بلکہ حضرت شیخ نے اپنے اعلیٰ ترین اسانید احادیث سے بھی نوازا جس کا ذکر ان شاءاللہ آگے آئیگا۔ (س)

۱۲رشوال ۸۳ھ ر ۲۴رفروری بروز پیر :

صبح صبح برادرم عبداللہ کی معیت میں جامعہ کی بس میں جامعہ گئے۔

شیخ شیبۃ الحمد: الشیخ عبدالقادر شیبۃ الحمد کے درس سے استفادہ کیا۔شیخ ''اجماع'' پر اپنا محاضرہ سنا رہے تھے۔ اس کے بعد شیخ ناصر الدین البانی کی کلاس میں سبل السلام شرح بلوغ المرام پر ان کا درس سنا۔ظہر کی نماز واپس آ کر ہم نے مسجد نبویؐ میں پڑھی۔عصر سے مغرب تک روضہ من ریاض الجنۃ میں سنۃ اعتکاف کی نیت سے بیٹھا رہا۔

نمنکانی کا کتب خانہ: مغرب کے بعد حرم کے قریب شیخ نمنکانی کے تجارتی کتب خانہ گیا اور مندرجہ ذیل کتابیں خریدیں۔ وفاء الوفاء للسمهوریؒ. تقريب التهذيب. المستطرف . صيد الخاطر. المقاصد الحسنة. وغیرہ طے پایا کہ قیمت ستر ریال کے عوض پاکستانی ۱۰۰ روپے۔حضرت مولانا بنوریؒ کے ذریعہ ادا کئے جائیں گے۔مغرب کے بعد شیخ محمد امین الشنقیطی سے مسجد کے کھلے صحن میں ملاقات رہی اور کچھ دیر تک ان کے عالمانہ کلام سے مستفید ہوا۔

۱۳رشوال ۸۳ھ ر ۲۵رفروری بروز منگل:

جامعہ اسلامیہ جا کر شیخ شنقیطی اور شیخ البانی کے دروس میں شرکت کی۔آتے وقت بحری جہاز میں مسقط سے بحرین تک رفیق سفر شبیر بن حسین کا خط ملا۔مسقط کا یہ مسافر غریب قلی ہے مگر حسن اخلاق اور جوہر انسانیت اس سے ٹپکتی رہی۔اس تھوڑے عرصہ کے حسن خلق کی وجہ سے ہم نے باہمی خط وکتابت کا وعدہ کیا تھا جو اس نے پورا کر دکھایا____

شیخ عباسی کا مجلس تصوف:

عصر کے بعد شیخ مدنی کی مجلس تصوف وسلوک میں شریک ہوئے۔مراقبہ کے لئے انہوں نے پہلی صف میں اپنے پہلو میں بٹھایا اور مراقبہ میں خصوصی طور پر اور بار بار پوری توجہ سے نوازتے رہے مگر ہائے دل سنگ دل کا کیا کہنے' سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ ہی اسی خصوصی لطف وکرم سے دل زندہ بنادے____ اللهم افتح قلوبنا بذكرك____ مغرب کے بعد مسجد کے مغربی کھلے حصہ میں برادرم حسن جان نے بہت سارے خطوط دیئے جو پاکستان سے اعزہ واحباب کے ملے تھے' ہماری ڈاک صندوق البرید کے ذریعہ آتی ہے' جو ان احباب نے اپنے لئے مخصوص کیا ہے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر کا ذکر:

یہ نامہ بری کام بسا اوقات برادرم احسان الٰہی ظہیر بڑی محبت سے کرتے ہیں اور ڈاک عصر کے بعد مسجد میں دے جاتے ہیں۔میں اسے اللہ کا بھیجا بلا تنخواہ ڈاکیہ کہہ کر چھیڑ بھی لیتا ہوں مگر وہ اس سے بھی لطف اٹھاتے ہیں۔میں نے کہا کہ آپ کے بارہ میں تو یہ شعر کہا گیا ہے۔

وتبدی لک الایام ما کنت جاھلاً . ویاتیک باالاخبار من لم تزود

وہ جامعہ مدینہ میں پاکستان سے آنے والے اہل حدیث طلبہ میں سے ہیں اور حرم شریف میں تعلیمی اور دعوتی خطابات کے مجاز طلبہ میں سے ہیں اور اپنی فصاحت وبلاغت کا نشتر کبھی کبھی بڑی بیدردی سے ائمہ اربعہ ٴتقلید اور تقلید پر چلاتے ہیں۔ شاید اس وجہ سے جامعاتی حلقوں کے چہیتے ہیں ___ عشاء کے بعد برادرم عبداللہ کاکاخیل اور مجھے شیخ ناصر الدین البانی کی اپنی گاڑی میں اپنے نئے گھر لے گئے اور رات گئے تک طویل علمی مجلس رہی۔

شیخ البانی سے علمی نوک جھونک:

آج کاکاخیل نے میرے والد اور دارالعلوم کا بھی تفصیلی تعارف کرایا۔ زیادہ تر موضوع تقلید اور اجتہاد رہا' شیخ بڑی لگن سے تقلید سے بیزار ہو کر تحقیق واجتہاد اور ذاتی بصیرت سے رائے قائم کرنے پر زور دیتے رہے۔ مجلس میں ہم دونوں بڑی بے تکلفی سے شیخ سے بحث ومباحثہ میں ان سے اختلاف کرتے رہے۔ میں جامعہ کا باضابطہ طالب علم تو نہیں تھا' ایک مہمان کو علم پروری کی وجہ سے مشائخ نے شرکت کی اجازت دی تھی' اس لئے میں رسمی بندشوں اور ضابطوں سے آزاد تھا' اس لئے زیادہ آزادی اور جرأت سے شیخ سے نوک جھونک کرتا رہا' عبداللہ صاحب بھی اپنے روایتی کاکاخیلی مزاج کی وجہ سے کم ہی دبتے تھے۔

۱۴رشوال ۸۳ھ ر ۲۶رفروری بروز بدھ:

مسجد جمعہ (۱): مسجد جمعہ کی زیارت کی جسے معالم دارالھجرہ وآثار المدینہ میں دی گئی تفصیل کے مطابق پایا' حکومت نے اس کا رنگ و روغن کرایا ہے' نیا پلستر اور سفیدی کی گئی ہے۔ مغربی جانب دیوار سے اوپر سیڑھیاں گئی ہیں۔ چڑھ کر اوپر گئے' مسجد کے چاروں طرف اب کسی صاحب کا باغ اور کوٹھی ہے' باغ کے شمال میں ایک غیر مسقف (کھلا) چھوٹی سی مسجد ہے' جو بنی النجار کو منسوب ہے۔ جن کی بچیاں حضورﷺ کی آمدِ مدینہ کے موقع پر

---

(۱) قبا سے کچھ فاصلہ پر مدینہ منورہ کے راستہ میں قبیلہ بنو سالم آباد تھا۔ جب سید الکائنات فخر موجوداتﷺ کی مدینہ طیبہ تشریف آوری ہوئی تو قبا میں چودہ روزہ قیام کے بعد جمعہ کے دن مدینہ طیبہ کو روانگی ہوئی تھی۔ ابھی آپ قبیلہ بنو سالم بن عوف میں پہنچے تھے کہ جمعہ کی نماز کا وقت آ گیا' اور فرضیت جمعہ کا حکم بھی یہیں نازل ہوا' اور اسی مقام پر آپﷺ نے نماز جمعہ ادا فرمائی۔ ورودِ مدینہ طیبہ کے بعد یہی آپ کا سب سے پہلا جمعہ تھا۔ بعض علماء مورخین نے قبیلہ بنو سالم کی دو مسجدوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک تو مسجد عتبان بن مالکؓ والی اور دوسری مسجد جمعہ۔ اور یہ مسجد' مسجد جمعہ سے چھوٹی تھی' مسجد جمعہ کو مسجد الوادی اور مسجد عاتکہ بھی کہا جاتا ہے۔ امتدادِ زمانہ کے باعث اس کی عمارت بوسیدہ ہو کر گر پڑی تھی جسے ۹۰۰ھ میں بعض عجمی لوگوں نے تعمیر کیا۔ اس کا طول شمالاً جنوباً ۳۰ فٹ اور عرض شرقاً غرباً ۲۵ فٹ' پھر جب اس کی چھت خراب ہو گئی تو اس کی تجدید شہاب الدین قاوان نے کی تھی۔ (تاریخ مدینہ وفاء الوفا جلد ۲ ص ۳۲)

ع نحن بنات من بنی النجار یا جنداً محمداً من جار اور طلع البدر علینا من ثنیة الوداع کے ابدی اور سرمدی کلمات گا کر استقبال کر رہی تھیں۔ مسجد جمعہ کے جنوب کی طرف شیخ حسن شربتلی کی بلڈنگ ہے' جو جدہ کے کوئی تاجر ہیں۔ سال میں ایک آدھ مرتبہ ہی اس کوٹھی میں آتا ہے۔

بیر غُرس (۱):

یہاں سے قریہ قربان اور بستان غرس ہوکر بیر غُرس گئے جس کے مبارک اور پاک پانی سے حضور اقدس ﷺ کی وفات پر ان کے جسد اطہر کو غسل دیا گیا تھا کنویں کو صاحب معالم الھجرہ اور آثار مدینہ تفصیل کے مطابق پایا غربی جانب کی سیڑھیوں سے ہوکر ہم کنویں میں اترے۔ سیڑھیاں تیرہ ہیں۔ اب کنواں معطل اور خشک ہے مگر مشرقی جانب کے چشمہ یا کنویں کے سوتوں کا پانی جمع ہوگیا ہے' ہم نے کنویں کے اندر اس پانی سے وضو کیا' دل و دماغ اور آنکھوں کو بھی اس پانی سے تر کیا۔ اس کنویں کو تو اپنی قسمت پر دنیا بھر کے کنوؤں پر ناز کرنے کا حق ہے' کنویں کی منڈھیر سے موجودہ خشک عمق تک تیس لائینیں میں نے گنیں۔ سیڑھیاں شمال کے کونے سے قبلہ رخ اترتی ہیں' پانچ سیڑھیاں اترنے کے بعد پھر مغرب کی طرف سے سیڑھیاں جاتی ہیں۔ کتابوں میں کنویں کے مشرق شمال میں جس چھوٹی سی مسجد کا ذکر ہے' وہ اب ویران ہے مگر دیواریں موجود ہیں ہم نے اس میں دوگانہ پڑھے اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ زیارات مقدسہ کی برکات سے نواز دے۔ کنویں سے جنوب میں ذرا فاصلہ پر ایک دوسرا کنواں تھا جس پر تیل کا پمپ لگا ہوا تھا' وہاں ایک تکرونی سیاہ فام عورت جو کھیتی باڑی والی تھی' نے اپنے اس کنویں کو بیر غُرس بنا دیا۔ ہم نے اس سے مرغی کے نرخ کا پوچھا' تو اسی نے چھوٹی سی مرغی کا چار ریال بتایا۔

---

(۱) یہ کنواں مسجد قبا سے تقریباً نصف میل کے فاصلہ پر شمال مشرقی جانب موضع ''قربان'' میں واقع ہے۔ اس کا پانی بہت زیادہ اور گہرا سبزی مائل تھا۔ اس میں اترنے کیلئے زینہ بھی تھا' سرور کونین رحمت دارین ﷺ نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا: میں نے آج کی رات بہشت کے کنوؤں میں سے کسی کنوئیں پر صبح کی ہے' چنانچہ صبح ہوتے ہی آپ ﷺ بیر غُرس پر تشریف لے گئے۔ اور وہاں اس کے پانی سے وضو فرمایا اور اس میں لعاب مبارک بھی ڈالا۔ ایک بار آپ ﷺ کو شہد تحفہ میں پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ نوش فرمایا اور کچھ کنوئیں میں ڈال دیا ___ ابن ماجہ نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد روایت فرمایا ہے' کہ ''آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب میری موت واقع ہو جائے تو مجھے بیر غُرس کے پانی سے غسل دیا جائے'' سیدنا علی المرتضیٰؓ بھی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب میں اس عالم فانی سے سفر کر جاؤں تو مجھے بیر غُرس کے پانی کے سات مشکیزوں سے غسل دیا جائے ___ اسکی گہرائی ۱۴ فٹ اور چوڑائی ۱۵ فٹ۔ پہلی بار اس کی تجدید ساتویں صدی ہجری میں ہوئی اور پھر شیخ شہاب الدین احمد نے ۸۸۲ھ میں بھی تجدید کی اور اس میں اترنے کیلئے دو طرفہ سیڑھیاں بنوا دیں' ایک باغ کے اندر سے اور دوسری باغ کے باہر سے' اور اس کے پاس مسجد بھی تعمیر کی۔

(تاریخ مدینہ مولانا عبدالمعبود) بحوالہ وفاء الوفاء جلد ۲ ص ۱۴۶۔ معالم دار الھجرہ ص ۱۷۰)

مسجد شمس (۱): وہاں سے پوچھتے پوچھتے ہم مسجد شمس پہونچے' اب مسجد شمس پر کوئی چھت یا قبہ نہیں دیواریں بھی قد کے برابر رہ گئی ہیں' محراب و منبر بھی ناپید ہے۔ ہم نے اس کے صحن میں دعا کی اور نماز پڑھی۔ بہت سے سیاہ فام ٹکرونی دوڑتے چلے آئے اور ہر جگہ کی طرح یہاں بھی چمٹ کر یاحاج بخشیش (اے حاجی کچھ دے دو) کے نعرے لگاتے رہے' ہم نے انہیں قرش کا لالچ دے کر ان سے سورۃ فاتحہ اور نماز سنوایا۔ ہمارے رفیق عبدالرزاق (مولانا عبدالرزاق سکندر رئیس جامعہ نیوٹاؤن کراچی) نے انہیں ایک ریال دے دیا' وہاں سے عوالی مدینہ میں کھجور کے گھنے باغات سے ہوتے ہوئے مسجد قباء میں آئے' نماز سے پہلے مسجد سے باہر عربی سادہ طرز کے قہوہ خانہ میں بلاحلیب ابوستہ (بغیر دودھ چھ پیالوں والی) چائے سے تھکاوٹ اتاری مسجد شمس کو ہم نے 'معالم دارالھجرہ اور آثار مدینہ کے دیئے گئے تفصیل کے مطابق نہ پایا۔ واللہ اعلم ___ نماز ظہر کے بعد ہمارے دارالعلوم کے پڑھے ہوئے مولوی عبدالعظیم دیروی سے مسجد نبوی میں ملاقات ہوئی' انہوں نے ازراہ اخلاص ومحبت پیشکش کی اگر آپ کو براستہ جدہ واپسی کی اجازت نہ ملی تو ہم سامان سفر اپنے ساتھ کراچی لے جائیں گے۔

۱۵رشوال ۸۳ھ ر ۲۷رفروری بروز جمعرات:

ساتھیوں کے ساتھ جامعہ کے بس میں بیٹھ کر راستہ میں اکیلے مساجد خمسہ اور مسجد فتح کے سامنے اترا۔

مسجد فتح (۲) اور ایک مرد غیب: مسجد فتح کے نیچے جنوب مشرق میں ایک قہوہ خانہ کے نل پر وضو کیا اور مسجد کے جنوبی

---

(۱) اسے مسجد الشمس اور مسجد الفضیخ بھی کہا جاتا ہے۔ مسجد قبا سے مشرق کی جانب یہ ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ جو ایک بلند مقام پر سیاہ پتھروں سے بنی ہوئی ہے۔ اس کی لمبائی چوڑائی تقریباً ۱۶ x ۱۶ فٹ ہے۔ جس وقت حضور نبی کریم ﷺ نے بنونضیر کا محاصرہ کیا تھا اور ان کے قریب خیمہ زن ہوئے تھے' تو اس جگہ چھ دن تک نماز ادا فرماتے رہے' بعد ازاں اس جگہ مسجد تعمیر کی گئی' اس کی چھت ندارد ___ شیخ مجد الدین فیروز آبادی کہتے ہیں کہ اس مسجد کا نام جو ''مسجد الشمس'' مشہور ہو گیا ہے' اس شہرت کا کوئی ظاہری سبب تو نظر نہیں آتا' ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہو کہ اس مسجد کے قریب مکانات بلند جگہ ہونے کی وجہ سے جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس جگہ پہلے نمودار ہوتا ہے۔ (وفاء الوفا جلد ۲ ص ۳۳۔ جذب القلوب ۱۳۹ از تاریخ مدینہ)

(۲) یہ مسجد سلع پہاڑ کے غربی قطعہ پر واقع ہے' کچھ اور مساجد بھی اسکے قبلہ کی سمت واقع ہیں۔ ان سب کو مساجد فتح کہا جاتا ہے۔ اور عوام الناس انہیں مساجد خمسہ کہتے ہیں۔ (یعنی پانچ مسجدیں جبکہ تعداد پانچ سے زیادہ ہے) مسجد فتح وہی ہے جو سلع پہاڑ کے غربی حصہ پر ہے' اور اس کے صحن کے باہر مشرقی اور شمال جانب تین تین' چار چار زینے چڑھنے کیلئے بنے ہوئے ہیں' اس کے قریب والی دوسری مساجد میں اس طرح کے زینے نہیں ہیں۔ اس کو مسجد الاحزاب اور مسجد اعلیٰ بھی کہا جاتا ہے ___ حضرت جابرؓ سے ایک اور روایت اس طرح مروی ہے کہ محبوب خدا ﷺ مسجد فتح والی جگہ تشریف لائے اور ہاتھ اٹھا کر کفاران قریش کیلئے بددعا فرمائی۔ لیکن وہاں نماز ادا نہیں فرمائی۔ پھر دوبارہ تشریف لائے اور بددعا بھی کی اور نماز بھی ادا فرمائی۔ جسے اللہ کریم نے شرف قبولیت سے سرفراز فرمایا اور اسی وجہ سے اس مسجد کو مسجد فتح اور مسجد احزاب کہا جاتا ہے۔ سیدنا جابرؓ فرماتے ہیں کہ جب مجھے کوئی سخت حاجت پیش آتی ہے تو میں اسیوقت مسجد فتح کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اجابت کی بشارت پاتا ہوں۔ آثار فتح اور انوار اجابت اس مسجد مقدس کے اندر اور اطراف میں عیاں اور ہویدا ہیں۔ اسکے دائیں جانب ایک وادی ہے جسے سیح کہتے ہیں۔ اسمیں کھجور کے باغات ہیں۔ یہ ایک پُر فضا مقام ہے۔ دعا کیلئے حضور اقدس ؐ شمالی زینہ سے مسجد میں داخل ہوئے تھے' چند قدم آگے بڑھ کر دعا میں مصروف ہو گئے تھے۔ آپ ؐ مسجد کے صحن میں محراب کے مقابل کھڑے ہوئے تھے۔

سیڑھیوں سے مسجد قبا میں آیا اور معالم دار الھجرۃ کی نشاندھی سے حضور اقدس ﷺ کے مقام مأثور پر دوگانہ ادا کیا۔ مناجات مقبول کی دعائیں پڑھیں کہ اتنے میں ایک خستہ حال پراگندہ بال بزرگ آ کر ساتھ بیٹھ گئے اور مجھ سے سورۃ احزاب پڑھنے کی خواہش ظاہر کی۔ پاکٹ سائز کا مصحف کریم میری جیب میں تھا' میں نے نکال کر سورۃ احزاب کی تلاوت کی مجھے بھی عجیب لطف وسرور آیا اور اطمینان محسوس کیا کہ ''قصہ زمین برسر زمین'' والی بات تھی قرآن کریم کے جنگ احزاب کے بارہ میں سارے نقشے اسی زمین سے متعلق تھے سورہ ختم ہونے کے بعد اس بزرگ نے چیخ چیخ کر رونا شروع کیا اور روتے ہوئے مجھے دعائیں دینے لگا' اللہ اکبر وللہ الحمد ـــــ یقین ہے کہ اس کی مبارک اور جگرسوز اور دل دوز دعائیں قبول ہوں گی کہ یہ شخص حضور ﷺ کے ارشاد مبارک ـــــ رب اشعث اغبر لواقسم علی اللہ برہ ـــــ کا مصداق لگ رہا تھا' میں اسے رحمت خداوندی کی ایک بشارت اور فرشتہ غیبی سمجھنے لگا پھر وہ مجھے جبل سلع کے دامن میں لے گیا اور حضور اقدس ﷺ کے مقام دعا کی نشاندہی کی وہ بات کرتے کرتے رونے لگتا تھا' میں نے اس کے جاتے وقت کچھ حقیر سا ہدیہ پیش کرنا چاہا تو وہ ناراض ہوئے اور لینے سے انکار کیا اور کہا کہ میری حاجات میرے مولیٰ کے سامنے ہیں' اس بندے کے ایمان وتوکل اور ابتہال الی اللہ کے حالات دیکھ کر میں نے دعا کی کہ اے اللہ ہم سیہ کاروں پر بھی کچھ نظر عنایت فرما۔ جب آپ نے مجھے حضور ﷺ کو فتح بشارت وقبولیت دعا کے مقام پر حاضری کا موقع دے دیا ہے تو اب ہمیں بھی حضور ﷺ کی غلامی اور حضور ﷺ کی شفاعت سے نواز دے ـــــ مسجد فتح کی عمارت آثار مدینہ میں لکھے گئے تفصیلات کے مطابق تھے۔ اشراق یعنی ضحوہ کبریٰ (چاشت) کا مبارک وقت سورج کی تیز روشنی مسجد کے اطراف شمال جنوب میں کھجوروں کے باغات ہر طرف خاموشی ایک عجیب پرسکون پرنور فضا اور عجیب منظر اللہ اکبر ـــ مسجد کے نیچے ایک قہوہ خانہ اور دو ایک بنگلے ہیں۔ مسجد فتح کے جنوب میں نیچے سلمان فارسی (۱) کے نام سے

---

(۱) مسجد فتح کے قریب قبلہ کی جانب (جنوب کو) پہلی مسجد مسجد سلمانؓ فارسی کے نام سے شہرت پذیر ہے اور اسکے قریب بجانب قبلہ جو مسجد ہے اس کا نام مسجد علی ہے اور جو مسجد پہاڑ کے دامن میں ہے اور سب سے چھوٹی ہے اسکا نام مسجد ابوبکرؓ ہے۔ ان مساجد کی نسبت ان حضرات کے اسم کی طرف ہونے کا سبب معلوم نہیں ہوسکا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جنگ احزاب کے موقع پر ان حضرات کے مقامات ان جگہوں پر تھے۔ اور حضور اکرم ﷺ نے ان لوگوں کے پاس تشریف فرما ہو کر نماز ادا کی ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ پہلے پہل ان مساجد کی تعمیر کا شرف حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے حاصل کیا۔ جب انکی تعمیر طول زمانہ اور مرور ادوار کے باعث منہدم ہوگئی تو سیف الدین حسین ابنابی الھیجا جو عبید یمن کے وزیر تھے۔ ۵۷۵ھ میں مسجد اعلیٰ (مسجد فتح) کی تجدید تعمیر کی اور ۵۷۷ھ میں مسجد سلمان فارسیؓ اور مسجد علیؓ کی تعمیر بھی کرائی۔ پھر جب مسجد علی المرتضیٰ بوسیدہ ہوگئے تو ۸۷۶ھ میں امیر مدینہ زین الدین ضیغم منصوری نے تجدید کی۔ اسکے قریب مسجد ابوبکر صدیقؓ منہدم ہوجانے کے باوجود اس کی تجدید وتعمیر کی طرف کسی نے توجہ نہ دی' یہاں تک کہ ۱۹۸۲ء میں بعض حضرات نے اس کار خیر میں حصہ لیکر اسکی تعمیر جدید کی۔ مسجد فتح کا طول شمالاً جنوباً ۳۰ فٹ اور عرض شرقاً غرباً ۲۵ فٹ تھا جبکہ مسجد سلمان فارسیؓ کا طول وعرض ۲۱×۲۴ فٹ تھا۔ نوٹ: آج کل اس مقام پر ۶ مساجد ہیں' نہ جانے باقی دو مساجد کی تاریخ کیا ہے۔

(وفاء الوفا' جلد ا ص ۱۴۱۔ جذب القلوب ص ۱۶۴ تا ۱۴۹۔ معالم دار الھجرہ ص ۱۳۱)

ایک مسجد ہے تکرونی چھوٹی بچیاں تالیاں بجا بجا کر عربی لہجہ میں ایک خاص دھن کیساتھ سوال کر رہی ہیں ___ مساجد خمسہ میں نفل ادا کرنے اور دعا کرنے کے بعد مسجد کے جنوب میں پھیلے ہوئے باغات سے ہوتے ہوئے۔

مسجد قبلتین (۱):

مشرق کی طرف پہاڑوں' ٹیلوں اور ریت کے تودوں سے گزر کر مسجد قبلتین کی طرف چل پڑا' گاؤں سے باہر سکول کا ایک بچہ جو مدینہ منورہ کے کسی سکول سے آ رہا تھا' ملا اس نے مسجد کی طرف رہنمائی کی ان سے بات چیت میں معلوم ہوا کہ وہ پاکستان سے واقف ہے اور جغرافیہ میں حالات پڑھ چکا ہے' اس نے کہا کہ پاکستان کی آبادی ثمانین ملین (آٹھ کروڑ) ہے اور بھارت کی تعداد بھی بتائی کہا کہ ایوب خان کا نام میں ریڈیو سے سنتا ہوں ہمارے سکول میں ۳۲۰ بچے اور پندرہ اساتذہ میں اور میرے کلاس میں ۳۲ بچے ہیں سنئہ اولیٰ (پہلی کلاس) میں پڑھتا ہوں مجھے مسجد کے دروازہ پر پہونچا کر رخصت ہوا مسجد قبلتین کے جواب میں نماز پڑھی۔ رخ قبلہ صفوف مائل بہ تدویر ہیں محراب کعبہ کے دائیں دیوار کے ساتھ سیڑھیاں چھتری ہیں' سامنے ایک مکبر یہ بنا ہوا ہے جو شاید خطیب یا مکبّر کیلئے ہے' جانب شمال کمرہ کے بائیں جانب دیوار پر محراب شامی کے نشانات ہیں (یعنی قبلہ اول بیت المقدس کی جانب) صحن میں شمال مشرق کو مکبر یہ کا چبوترہ ہے ایک دروازہ صحن کے مغرب میں ہے' اور ایک شمال میں مسجد کے اندر کے حصہ میں قالین بچھا ہے' چھت لنٹر ہے اور چھ ستون ہیں۔ (یہ سطور مسجد کے محراب میں لکھ رہا ہوں) ___

مسجد قبلتین سے فارغ ہو کر وادی عقیق کی راہ سے جامعہ اسلامیہ پہونچا۔ جامعہ کی چھٹی کچھ قبل از وقت ہوگئی تھی۔ عبداللہ صاحب چلے گئے تھے (کیونکہ وہ ہماری وجہ سے ہمارے ساتھ مدینہ کے گھر میں منتقل ہوگئے تھے) مولانا حسن جان اور مولانا عبدالرزاق کی وجہ سے ٹھہرا' کھانا کھایا' نماز پڑھ کر سویا اور بعد از عصر جامعہ کی بس سے مدینہ طیبہ پہونچا۔

مولانا بدر عالم میرٹھیؒ کے نصائح:

بعد از عصر حضرت مولانا بدر عالم کے ہاں حاضری دی مجلس عمومی سنی۔ فوائد القرآن کی ساعت کے بعد مجلس برخاست کی تو مجھے فرمایا۔ مولانا آپ ٹھہریں آپ سے باتیں کرنی ہیں آدھ گھنٹہ تک مولانا نے نہایت شفقت و محبت سے علمی اور دعوتی زندگی کے بارہ میں نصیحتیں فرمائیں۔ فرمایا'' مولوی صاحب! جرح و تعدیل کو

(۱) مسجد القبلتین مساجد فتح کے غربی جانب نصف میل کے فاصلہ پر وادی عقیق اور بیر رومہ کے نزدیک واقعہ ہے' یہاں قبیلہ بنو سلمہ آباد تھا۔ آپ ﷺ ام بشر کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ حضور اکرم ﷺ کیلئے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ کھانا تناول فرمانے کے دوران ام بشر مومنین اور کفار کے ارواح کے احوال دریافت کرنے لگیں۔ یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت آ گیا۔ حضور اقدس ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی معیت میں مسجد بنو سلمہ ہی میں نماز ظہر شروع فرمائی۔ ابھی دو رکعات آپ ﷺ نے پوری کی ہی تھیں کہ تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوگیا۔ بقیہ دو رکعات کو نماز ہی کی حالت میں کعبۃ اللہ کی طرف رخ مبارک کر کے مکمل فرمایا۔ اسی وجہ سے اس مسجد کو مسجد قبلتین کہتے ہیں۔

اب کیا کریں جس نے اللہ کو پہچانا اس سے ربط قائم کیا اس نے تعدیل کروائی اور جس نے اس سے لگاؤ پیدا نہ کیا' وہ قابل جرح ہے۔ خواہ وہ کتنے علوم کا امام نہ بن جائے اور جس نے رب کو راضی کیا وہی ۔ ثقۃ . ثقۃ . ثقہ' ثلاث مرات (تین دفعہ) ہے۔

___ محدثین نے جسے ضعیف قوی اور حسن کہا اس میں اب ہمیں کیا مجال ہے' ہمیں اپنی جرح و تعدیل کرنی چاہیے تم نوجوانوں کو منع نہیں کرتا تم اپنے شباب کے گھوڑے خوب دوڑاؤ علم صحیح حاصل کرنے کیلئے تمہارے لئے تحقیق کا میدان کھلا ہے۔ فترا کضوا خیل الشباب الخ ایسے ہی عالمانہ خیالات سے ڈیڑھ گھنٹہ تک محظوظ فرماتے رہے۔ مولانا کی گفتگو آج کل آخرت اور موت کے اردگرد گھومتی رہتی ہے۔ اذ رؤ اذکرا اللہ کے مصداق ہیں (کہ جنہیں دیکھتے ہی خدا یاد آجاتا ہے' میں نے آج پھر سند حدیث کی اجازت طلب کی فرمایا'' تم اس دربار حرم نبوی اور مسجد حرام خانہ خداوند کریم جب پہونچے ہو تو یہ بہت بڑی بات ہے' یہاں غلط عقیدہ والوں کو جگہ نہیں ملتی' اسے غنیمت سمجھو اور طرف نظریں کیوں اٹھاتے ہو''

مولانا کو اللہ تعالیٰ نے ادبی ذوق اور شعرو شاعری میں اعلیٰ حسِ لطیف سے نوازا ہے کبھی کبھی تو موقع مناسبت سے ایسا شعر پڑھ جاتے ہیں کہ انسان پھڑک اٹھتا ہے۔ جیسا کہ یہ اشعار

مجھے گلچین سمجھ کر باغ سے ناحق کیا باہر
میں اپنے دل کے ٹکڑے چن رہا تھا اپنے دامان میں

دل میں ایک ٹھیس اٹھی آنکھوں میں آنسو بھر آئے
اشک آنکھوں میں رہیں شوق سے گھر ہے ان کا

القرآن الکریم
بیان القرآن اختصار شدہ
ترجمہ و تفسیر مع مسائل السلوک

خصوصیات
پہلی مرتبہ حضرت تھانویؒ کے ترجمہ و مختصر تفسیر کے ساتھ تسہیل مسائل السلوک کا اضافہ

احسان و سلوک کی منازل طے کرنے والے علماء، طلباء اور عامۃ المسلمین کیلئے
عظیم خوشخبری

◉ خوبصورت کتابت ◉ کمپیوٹر کمپوزنگ
◉ دورنگہ عمدہ پرنٹنگ
◉ خوبصورت اور مضبوط گولڈن جلد

مقدس تحفہ

حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہٗ

تسہیل مسائل السلوک
مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی مدظلہ العالی
خلیفہ مجاز حضرت ڈاکٹر محمد حفیظ اللہ مہاجر مدنی رحمہ اللہ

اپنے شہر کے قریبی کتب خانہ سے طلب فرمائیں یا براہ راست ادارہ سے رابطہ کریں

042-7313392
0300-4420434
0333-4125300

اقرأ اشرفیہ کمپنی فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر-40 اردو بازار لاہور

سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

خاندان کے سربراہ کی ذمہ داریاں

تربیت اولاد کا اہتمام، صدقہ جاریہ والے اعمال اور جوابدہی کے مرحلے

بچپن میں نماز کا اہتمام، والدین کی ذمہ داریاں

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم. وأمر اھلک باالصلوۃ واصطبر علیھا لانسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقویٰ.

ترجمہ: حکم کر اپنے گھر والوں کو نماز کا اور خود بھی اس پر قائم رہ۔ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے رزق ہم تم کو دیتے ہیں اور بہتر انجام تقویٰ (پرہیزگاری) کا ہے۔

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ مروا اولادکم باالصلوۃ وھم ابنا سبع سنین واضربو ھم علیھا وھم ابناء عشر سنین (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کررہے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے بچے کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو اور دس سال کی عمر میں نہ پڑھنے پر ان کو مارو۔

زمانہ لاشعور میں اولاد کی تربیت:

محترم حضرات! اولاد کے حقوق کے ذیل میں گزشتہ مواعظ میں عرض کرچکا ہوں کہ اولاد کو ایک صالح اسلامی اور باکردار گھرانے اور معاشرہ کا ایک اچھا انسان اور مثالی مسلمان بنانے کی ابتداء والدین کو کرنی ہے، بچپن ہی سے ان کی ذہنی پاکیزگی کی نشوونما وارتقاء کے مراحل میں بے پناہ احتیاط وحزم کی ضرورت ہے۔ ذرا سی بے اعتنائی سے اولاد کا مستقبل تاریک ہوکر گمراہی کی وادی میں بھٹک کر پھر اصلاح کی راہیں مسدود ہوجاتی ہیں۔ جیسے کہ اس کی زبان پر سب سے پہلے رب العزت کے مبارک نام اللہ کے ورد کا اہتمام کرنا بھی انتہائی اہم ہے۔ کان میں آذان واقامت، اللہ کی بہترین صفات، انبیاء کی عظمت سے بھرے نام رکھنے، ابتدائی کلمات زبان پر باری تعالیٰ کے یہ تمام امور پیدائش کے ساتھ ہی اسی لئے عمل پیرا اور جاری رکھنے کی تلقین ہے کہ اس غیر شعوری دور سے ہی ایمانی واسلامی تربیت کی کچھ چھاپ

اس کے ذہن پر نقش ہو جائے۔

نماز کی اہمیت:

اسلام کی عمارت جو پانچ ستون پر قائم ہے ان میں سب سے پہلے کلمہ شھادۃ ہے جس کے بارے میں گزشتہ جمعہ کو ابن عباسؓ کی روایت کے ضمن میں ذکر ہو چکا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اپنے بچوں کو سب سے پہلے "لا الــہ الا اللہ" کا کلمہ سکھاؤ۔ دوسرا اہم ستون نماز ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہ ﷺ بنی الاسلام علی خمس ' شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ واقام الصلوۃ ' وایتاء الزکوۃ والحج وصوم رمضان. (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کر رہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم کی گئی ہے' لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا (کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں) اور محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا' زکوۃ دینا' حج کرنا' اور رمضان کے روزے رکھنا۔ دنیا کے عمارات کی بقاء اور استحکام کا دارومدار اس کے ستونوں کی مضبوطی پر ہوتا ہے' اگر ستون کمزور اور ناقص میٹریل سے بنے ہوں تو تمام بلڈنگ کے انہدام اور گرنے کا ہر وقت امکان رہتا ہے۔ اور پھر نماز تو اسلام کی عمارت کا ایسا رکن ہے۔

اولین پرسش نماز بود:

قیامت کے روز جب ہر فرد کے نامہ اعمال پیش ہو کر حقوق اللہ کا محاسبہ ہوگا تو سب سے پہلے نماز کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ رحمۃ دوعالم ﷺ کا فرمان ہے:

اول مایحاسب بہ العبد یوم القیامۃ الصلوۃ فان صلحت صلح سائر عملہ وان فسد فسد سائر عملہ (رواہ طبرانی)

ترجمہ: "سب سے پہلے قیامت کے روز (اللہ کے حقوق میں) نماز کا حساب ہوگا۔ اگر نماز درست نکلی تو تمام اعمال درست ہوں گے اگر نماز (درست نہ نکلی) خراب رہی تو تمام اعمال خراب ہوں گے۔"

روز محشر کہ جاں گداز بود　　قیامت کے سخت ترین روز جو کہ ایک ہزار سال کے برابر ہوگا اولین پرسش نماز بود

اس میں سب سے پہلے نماز کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔

ترک صلوۃ گناہ کبیرہ ہے:

ایک مسلمان تب حقیقی مسلمان کہلانے کا مستحق ہے کہ وہ نماز کی پابندی کرے' اس عبادت میں مرد' عورت' مالدار' غریب' دنیاوی مراتب عالیہ پر فائز شخص اور ایک عام مسلمان خواہ دنیا کے شمال میں ہو یا جنوب میں مشرق میں ہو یا مغرب میں۔ دن میں پانچ نمازیں پڑھنا فرض ہے' یہی وجہ ہے کہ بعض فقہاء نے ارشاد نبوی ﷺ کے ظاہری الفاظ کہ

"من ترک الصلوة متعمداً فقد کفر" جس نے قصداً نماز ترک کر دی اس نے کفر کو اختیار کرلیا کے بموجب بلاعذر قصداً نماز نہ پڑھنے والے کو کافر قرار دیا ہے گویا مرتد ہو کر واجب القتل ٹھہرا۔ اگر چہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کافر تو نہیں مگر گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والا ضرور ہے۔ ایسے شخص کو جیل میں اس وقت تک ڈالا جائے جب تک نمازی نہ ہو یا موت بھی جیل میں ایسی بے نمازی حالت میں آجائے' اسے کافر کہنے کی وجہ غالباً یہ کہ مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ نماز کا پابند ہوتا ہے اور کافر نماز نہیں پڑھتے۔

نماز مومن کی پہچان ہے: سید الانبیاء کا ارشاد ہے:

الفرق بین المؤمن والکفر ترک الصلوة ومن ترک الصلوة متعمداً یفضی الی الکفر.

ترجمہ: ''آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ مؤمن اور کافر کے درمیان فرق (حد فاصل) نماز ہے اور جس مسلمان نے (قصداً بلاعذر) نماز چھوڑ دیا وہ کفر کے قریب پہونچا۔''

گویا مؤمن کی پہچان اور کفار سے امتیاز نماز کے ذریعہ ہوتا ہے۔ شومیٔ قسمت کہ آج ایک اسلامی مملکت میں جہاں غلبہ اور اکثریت اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے والوں کی ہوتی ہے شکل وصورت میں اسوہ پیغمبری ﷺ کی اتباع کرنے کی بجائے پورا حلیہ' لباس وہی اختیار کیا جا رہا ہے جو غیر مسلموں کا ہوتا ہے۔ بڑے شہروں میں جہاں مسلمان کے علاوہ ہندو' عیسائی' یہودیوں وغیرہ کی آمد ورفت' کاروباری مراکز وغیرہ میں اختلاط رہتا ہے' اگر کوئی نووارد مسلمان کسی بازار میں کسی غیر مسلم سے امتیاز کرنا چاہے تو ظاہر شکل وصورت اور لباس کی خراش تراش ایک جیسی ہونے کی وجہ سے فرق کرنا مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہوتا ہے البتہ ایک ہی فرق کا ذریعہ باقی رہتا ہے کہ مسلمانوں کی عبادت گاہ یعنی مساجد سے جب "حی علی الصلوة اور حی علی الفلاح" کی صدا گونجتی ہے تو اسلامی عقیدہ رکھنے والا اللہ کے گھر کی طرف بھاگتا ہے اور غیر مسلم کفر کی وجہ سے مساجد کا رخ نہیں کرتے۔ اب اگر اپنے آپ کو جنت کا حقدار اور دین کے احکامات پر عملداری کا نام ونہاد دعویدار مسجد سے فلاح اور صلاح کیلئے بلانے کی آواز پر کوئی توجہ ہی نہ دے تو اسی مقام پر ایک غیر مسلم اور اسی زبانی کلامی مسلمان کے درمیان کیا فرق رہ جاتا ہے۔ انتہائی افسوس اور لمحہ فکریہ تو یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان کو یہود وعیسائیوں کے لباس میں ملبوس دیکھ کر کہا جائے کہ تمہیں غیر مسلموں کے شعار کو اپنانے کی بجائے اپنے نبی ﷺ کے لباس' انداز کو اپنانا چاہیے تو پشیمانی اور ندامت کی بجائے فوراً کہہ دیگا کہ دین وایمان کا لباس اور شکل وصورت سے کیا تعلق ہے۔ اپنے اسلامی تشخص کو اپنے ہاتھوں سے ختم کرنے میں بھی کوئی شرم وعار محسوس نہیں ہوتی۔ انسان جب ان حدود کو پھلانگ دیتا ہے کہ غلطی کا احساس واعتراف نہ رہے تو پھر نہ اصلاح کی کوئی صورت ممکن ہوتی ہے اور نہ پھر توبہ کی توفیق۔ ظاہری حالت بھی جب ایسی ہو جائے اور پھر ستم بالائے ستم کہ جو بدنصیب نماز جسے "الصلوة معراج المومنین" جیسے اعلیٰ ترین صفات سے نوازا گیا ہے' کیلئے بلانے پر بھی لبیک اور عملی قدم نہ اٹھائے بھلا اس شخص کا انجام

کیا ہوگا۔

تارک صلوۃ کا انجام: آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

وعن ابن عباسؓ قال ان رسول الله قال من ترک الصلوۃ لقی الله وھو علیه غضبان (رواہ البزاز)

ترجمہ: ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس شخص نے نماز ترک کردی وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے سخت ناراض ہوگا۔ جس سے اللہ ناراض ہو اور اللہ کے علاوہ تمام مخلوقات راضی ہوں اللہ کے عذاب سے اسے کوئی نہیں بچا سکتا۔ جس سے تمام انس و جن ناخوش ہوں مگر مالک کون و مکان رب المشرقین والمغربین کی خوشنودی حاصل ہو اسکو دنیا کی کوئی طاقت نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں ذلت و رسوائی سے دور چار کرسکتی ہے

قرآن کی تلاوت دعا کی قبولیت:

ہاں یہاں ایک اہم بات ذکر کرنا بھول چکا ہوں کہ بچہ کی زبان پر جب اللہ کا پاک نام جاری ہو اور وہ باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے کیلئے دہلیز پر قدم رکھنے کے قابل ہو تو اس کیلئے باقاعدہ ناظرہ اور پھر کلام مجید فرقان حمید کی تلاوت اور کلمات اصول وقواعد کے مطابق سیکھنے کا بندوبست کرنا والدین کی ایسی ذمہ داری ہے جس سے صرف نظر کرنا ایک مسلمان کی شان ہی نہیں۔ قرآن کے سیکھنے کا بہترین زمانہ بچپن ہے نہ زیادہ خواہشات کی حرص اور نہ ھموم وغموم کا جمع ہونا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ سرپرست جو زمانہ عدم بلوغ سے اس فرض کی ادائیگی کے طرف متوجہ ہو کر نہ صرف اولاد بلکہ اپنے لئے آخرت کا بہترین ذخیرہ تحفہ تیار کرلیں۔ یہی ذخیرہ دعوات کے قبولیت کا سبب بن کر نجات اخروی و دنیوی کا ذخیرہ بن سکتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

عن جابر قال قال رسول الله ﷺ ان لقارئ القرآن دعوۃ مستجابة فان شاء صاحبها عجلها فی الدنیا وان شاء اخرها الی الاخرۃ.

ترجمہ: ''تحقیق قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے کیلئے ایک ایسی دعا (مقدر کی گئی ہے) جو (ہر حال میں) قبول کی جاتی ہے۔ پس دعا مانگنے والا چاہے تو جلدی کر کے اس کے انعامات کو دنیا ہی میں مانگ لے اور اگر چاہے اس کو آخرت تک مؤخر کردے۔''

ایک حرف پر دس نیکیاں:

معلوم ہوا کہ ختم قرآن کے موقع پر صدق دل سے مانگی گئی دعا کا قبول ہونا تو ضروری ہے اسکا دارومدار اب دعا مانگنے والے پر ہے کہ قیامت کے آفات و مصائب سے بچنے کا طلبگار ہے اور دعا میں یہی نیت کی تو انہی مصائب مشکلات سے محفوظ رہے گا اور اگر آخرت میں جنت کے حصول کا خواہشمند ہے تو دعا جنت کی حصول کی شکل میں قبول

ہوگی قرآن کے ہر حرف پر دس نیکیوں کے ملنے کی حضور نے امت کو خوشخبری فرمائی۔

عن عبداللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ من قرء حرفا من کتاب اللہ فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالھا لا اقول (الم) حرف الف حرف ولام ' حرف و میم ' حرف (رواہ الترمذی)

ترجمہ: عبداللہ ابن مسعود حضور ﷺ سے روایت فرما رہے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کلام اللہ کا ایک حرف پڑھا' اس کیلئے ہر حرف کے عوض ایک نیکی ہے۔ (یہ ایک نیکی) دس نیکیوں کے برابر ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ "الف" ایک حرف ہے "لام" ایک حرف ہے "میم" ایک حرف ہے۔

محترم حاضرین! اس رحیم وکریم ذات سے ہم اور آپ سب قربان ہو جائیں اس کے شان کریمانہ ورحیمانہ کا اندازہ اس حدیث سے لگائیں کہ قرآن کے ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں اور صرف "الم" پر کم از کم تیس اجور ملنے کا وعدہ ہے۔ اور اگر ایک برائی جس کا صرف ارادہ نہیں بلکہ عملی طور پر ارتکاب کیا جائے تو صرف ایک گناہ لکھا جاتا ہے۔ وہ بھی جو فرشتہ برائیوں کے لکھنے پر مامور کافی دیر لکھتا نہیں بلکہ اس انتظار میں رہتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ شخص اپنی غلطی کا اعتراف کر کے دل سے توبہ تائب ہو جائے تو نامہ اعمال میں لکھنے کی نوبت بھی نہیں رہتی۔ علماء وطلباء جانتے ہیں کہ حروف مقطعات میں سے "الم" ایسا لفظ ہے جسکے حقیقی معنی اور مفہوم کو جاننے سے انسان قاصر ہے۔ علماء ومفسرین جو مفہوم بیان کرتے ہیں' وہ احتمالات کی حد تک ہیں' ان الفاظ کا حقیقی مفہوم واللہ اعلم بمرادہ کے مطابق رب کائنات ہی کو معلوم ہے' تو جب ایسے لفظ جس کے اصلی معنی سے ایک قاری ناواقف ہے پر کم از کم تیس درجات ملتے ہیں تو ان حروف مقطعات کے علاوہ باقی قرآن جو قاری ان کے معانی' مفہوم سے واقف ہو اس کو تلاوت وقرأۃ پر ملنے پر اجر وثواب کا احاطہ کرنا بھی مشکل ہے' اتنا تو معلوم ہوا کہ اگر بغیر معنی جانے کوئی مسلمان تلاوت قرآن کرتا رہے وہ بھی حصول ثواب سے محروم نہ ہوگا۔

ختم قرآن ساڑھے تین لاکھ نیکیاں:

بہرحال کتنا ہے خوش بخت وہ شخص جسے اللہ نے قرآن سیکھنے کی توفیق بخشی' وہ دن رات کے کسی حصہ میں اس نعمت عظمی سے مالا مال ہونے کیلئے باقاعدہ تلاوت کر کے اس عمل کو اپنا وظیفہ بنا رکھا ہے' قرآن کے ختم پر اس نے قریباً ساڑھے تین لاکھ حروف کو پڑھا۔ مذکورہ حدیث کے مطابق ہر حرف پر دس نیکیاں اور اجر کا مستحق ہو کر مجموعہ کروڑوں اجور کو پہونچ جاتا ہے۔ اس قاری اور تلاوت کرنے پر یہ درجات صرف اس وجہ سے مل رہے ہیں کہ اس کے والدین نے اس کو یہ اہم حق دلا کر قرآن پڑھنے والا بنا دیا۔ تو جو مرتبہ مقام اس کو ملنے والا ہے اس میں اس کے یہ نیک بخت والدین بھی برابر کے شریک ہیں' جیسے ایک مسلمان گھرانے کے مسلمان بچے کو والدین کی طرف سے تعلیم قرآن کا اہتمام نہ کرنے میں والدین بھی برابر کے شریک جرم ہونگے۔ کیونکہ آباء واجداد اور بچوں کے سرپرست کو اپنی اولاد کے متعلق

حکم دیا گیا ہے کہ اولاد کی اچھی تربیت' اسلامی احکامات وتعلیمات سے روشناس کرانا ان کی ذمہ داری ہے تا کہ کسی بچے کو یہ شکایت کرنے کا موقع نہ ملے کہ اضعتنی ولیداً فاصعتک شیخا. تو نے مجھے بچپن میں ضائع (میرے دینی تعلیم وتربیت کا بندوبست نہ کرکے) کیا میں نے بڑھاپے میں تجھے ضائع کردیا۔ والدین کے حقوق کی ادائیگی تب ہوگی جب انہوں نے اولاد کی ابتدائی تعلیم وتربیت قرآن اور اس کے ارشادات کی روشنی میں کی ہو جب والدین اس سے غافل رہے تو بڑھاپے میں اولاد کی نافرمانی اور انکو تکلیف پہونچانے کا گلہ کرنا بے محل ہے۔

اولاد کو تین خصلتیں سکھاؤ: شارع علیہ السلام نے ابتدائی تعلیم وتربیت کے بارہ میں واضح ہدایت فرمائی تھی۔

عن علی کرم اللہ وجھہ أدبوا اولادکم علی ثلث خصال حب نبیکم وحب اھل بیت وقرأۃ القرآن الخ

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ آنحضرت ﷺ سے روایت کررہے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اپنی اولاد کو تین خصلتیں سکھلاؤ' اپنے نبی کی محبت اس کے اہل بیت کی محبت اور قرآن کی قرات۔

محترم حضرات! خطبہ کے ابتداء میں آیت مبارکہ اور حدیث طیبہ کے ضمن میں عرض ہورہا تھا کہ والدین کو جب بچے سات سال کی عمر تک پہونچ جائیں' نماز کی تعلیم وتلقین شروع کرنی چاہیے اگر دس سال کی عمر کو پہونچ کر پھر بھی نماز کی طرف راغب نہ ہوں تو معمولی مارنا بھی چاہیے' نماز جوکہ فرمودات نبوی ﷺ کے مطابق انسان کو کفر سے ملانے والی چیز نماز کا چھوڑ دینا ہے' جس شخص نے نماز کی حفاظت کی قیامت کے دن نماز اس کیلئے نور اور اسکے ایمان کی دلیل اور نجات کا ذریعہ ہوگی اور جس فرد نے نماز کی حفاظت اور اس پر مداومت نہ کی' تو نہ اس کیلئے روز قیامت نور ہوگی اور نہ ایمان پر دلیل اور ذریعہ نجات ہوگی اور ایسا شخص قیامت کے دن قارون' فرعون' ہامان اور ابی بن خلف کے صف میں ان کیساتھ ہوگا۔ حضور ﷺ نے دنیا سے تشریف لے جاتے وقت جو اہم وصیت اور امت کی توجہ جس لازمی اور منکرات وفحشاء سے بچانے والے عبادات جن کا تعلق صرف اور صرف اللہ کی ذات باری تعالیٰ سے ہے فرمائی وہ نماز ہی ہے۔ فرمایا الصلوۃ وما ملکت ایمانکم" نماز التزام سے پڑھتے رہو اور اپنے زیردست لوگوں کے حقوق کا خیال رکھ' جس آیت کریمہ یعنی وامر اھلک بالصلوۃ وصطبر علیھا کی تلاوت سے بھی یہی معلوم ہورہا ہے کہ اپنے متعلقین (اولاد واہل خانہ وغیرہ) کو بھی نماز کی تاکید کیا کریں اور خود بھی اس پر دوام کے ساتھ قائم رہیں۔

رزق کی ذمہ داری اللہ نے لی ہے:

والد گرامی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق برّد اللہ مضجعہ اس آیت کی تفسیر کے موقع پر فرمایا کرتے تھے کہ نماز کی ادائیگی کے حکم پر اگر کوئی تصور کرے کہ اوقات جب نماز کی ادیگی میں مصروف ہوجائیں تو رزق کھانے کیلئے کیسے ملے گا' اس خالق مالک ذات نے اس غلط تصور کے ازالہ کیلئے فرمایا لانسئلک رزقا نحن نرزقک یعنی ہم تجھ

سے رزق کا سوال نہیں کرتے۔ تمہیں رزق دینے والے ہم ہیں' رزق اور اس کے عوامل و اسباب تو حقیقی رازق یعنی اللہ کے دست قدرت میں ہیں۔

یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ عبادات و مامورات پر عمل کے ساتھ ساتھ انسان کیلئے اسباب رزق کے جائز و حلال ذرائع و وسائل اختیار کرنے لازمی ہیں۔ اسلام میں کہیں بھی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر رزق کے ملنے کی ترغیب نہیں۔ اصل مسبب الاسباب اور ہر نعمت کے ملنے کا عقیدہ یہ ہو کہ اسکے دینے والا رب العالمین ہے۔ عادۃ اللہ یہی ہے کہ دنیوی امور میں انسان کے اسباب اختیار کرنے پر نتیجہ اسی پر مرتب فرماتے ہیں۔ ورنہ چرند و پرند اور حیوانات میں تو آپ کا مشاہدہ ہے کہ صبح گھروں' باڑوں' گھونسلوں سے نکل کر بغیر کسی ہل چلائے' تگ و دو کرنے کے شام کو گھر اور گھونسلوں کو اس حالت میں آتے ہیں کہ ان کے کھولے اور پوٹے غذا سے بھرے رہتے ہیں۔

اسی ایک آیت سے مفسرین اور بزرگوں نے نماز کے ہزارہا فوائد سے ایک یہ فائدہ جس کیلئے وہ در در کی خاک چھانتا ہے' یہ بھی فرمایا ہے کہ نماز کی برکت سے رزق و معاش میں فراخی اللہ تعالیٰ نصیب فرماتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ نماز' نماز ہو صرف جھکنا' اٹھنا' بیٹھنا نہ ہو بلکہ مکمل خشوع و خضوع۔ ظاہر و باطن رب کائنات سے ہم کلام ہو۔

<u>ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے:</u>

دنیا میں آنے والے تمام بچے فطرت سلیمہ کو ساتھ لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ خواہ والدین یہودی' نصرانی' مجوسی' ہندو وغیرہ کیوں نہ ہوں' یہی وجہ ہے کہ کفار کے وہ بچے جو عقل و شعور میں آنے سے پہلے پہلے مر جائیں وہ کافر ماں باپ کی طرح جہنم میں نہیں جائیں گے۔ یہ تو ماں باپ ہوتے ہیں کہ اگر یہودی ہوں تو ان کو یہودیت کی راہ پر لے جا کر یہودی بنا دیتے ہیں اگر عیسائی ہیں تو عیسائی' ہندو ہیں تو ہندو۔ اب مسلمان بچے کی ایمانی تربیت کا دور یہاں سے شروع ہو جاتا ہے جب عقل و فہم کے دروازے میں داخل ہونے کی طرف مائل ہو۔ صراط مستقیم پر چلانے کے لئے ابتداء سے پہلے زبان و قلب میں خالق کائنات کے عقیدہ وحدانیت اسی کلمہ توحید کے بولنے اور سمجھنے سے راسخ ہوتا ہے' اسی اہم نقطہ کی وضاحت مرشد اعظم ﷺ اپنے ارشاد میں فرماتے ہیں:

<u>جب اولاد' والدین کے خلاف مقدمہ درج کرے گی:</u>

کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ اوینصرانہ اویمجسانہ (بخاری)

ترجمہ: دنیا میں پیدا ہونے والا ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے۔ پس اس کے ماں باپ اس کو یہودی' عیسائی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔ اب اس کا انحصار ماں باپ پر ہے کہ اولاد کو راہ حق پر لگاتے ہیں یا گمراہی کے اندھیروں کے سپرد کر کے اپنے اور اولاد کو جہنم کا ایندھن بناتے ہیں۔ یہ وہ بنیادی موڑ ہے کہ اگر یہاں سے بچہ کو اپنی فطرت پر چلانے کی کوشش نہ کی گئی جو والدین کہ ذمہ داری تھی تو یہی اولاد آگے چل کر بگڑنے کی صورت میں روز قیامت اپنے سرپرستوں کے خلاف

گواہی دیں گے کہ یا اللہ ہماری پیدائش تو فطرت سلیمہ پر ہوئی مگر انہوں نے اپنے فرائض سے غافل ہو کر رحمان کی بجائے ہمیں شیطان کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔ انسان کا ازلی دشمن شیطان تو انسان کے پیدا ہونے کے ساتھ ہی اسے اپنے مکر و فریب میں مبتلا کرنے کے لئے گمراہی کی ڈورے ڈالنا شروع کر دیتا ہے۔ نومولود اکیلے اپنی ناسمجھی اور ناپختگی کے بل بوتے پر اس عیار دشمن کے مقابلہ کی سکت نہیں رکھتا۔ اسے شکست دینے میں اہم کردار والدین کا ہے کہ اس کے کچے ذہن میں شیطان کے کفری کلمات و عقائد داخل ہونے سے پہلے اس کی ذہنی نشو و نما ایسے کلمات سے شروع کر دے تو اسے اپنے مالک حقیقی اور پالنے والے کا مبارک نام ''اللہ اللہ'' اور لا الہ الا اللہ سکھایا جائے۔ وحدانیت الٰہی پر مشتمل یہ الفاظ مبارکہ جب اس کے زبان و ذہن پر ثبت ہو جائیں پھر ابلیس لعین کو اسے راہ حق سے ہٹانا آسان نہ ہوگا۔

چھوٹی عمر میں اولاد کو نماز کی عادت ڈلوانے کی حکمتیں:

آپ کو معلوم ہے کہ حضورﷺ کا سات سال عمر میں بچہ کو نماز کا حکم دینا اور دس سال کی عمر میں نہ پڑھنے پر سزا دینے کے فرمان سے صاف ظاہر ہے کہ یہ عمر وہ ہے جس میں انسان پر نماز فرض نہیں مگر جب اسی عمر سے اس عبادت کو والدین کے خوف سے ادا کرتا ہے، ابھی اس حد کو نہیں پہونچا کہ خوف خدا کی وجہ سے ادائیگی کرے، اس وقت جو نماز پڑھ رہا ہے وہ نہ اس کا مکلف ہے اور نہ حقیقی نماز کی ادائیگی ہو رہی ہے۔ یہ مراحل زندگی کے اس عمر میں ہم سب پر گزرے ہیں کہ کئی دفعہ والدین کے خوف سے بچہ بلا وضو نماز پڑھنا شروع کر دیتا ہے، اور نماز ہی کی حالت میں آنکھ کے کونوں سے ماں باپ کو دیکھتا ہے کہ وہ مجھے دیکھ رہے ہیں یا نہیں۔ اگر نہ دیکھے تو شروع کی ہوئی نماز کو ادھوری چھوڑ کر اور کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے۔ حضورﷺ کے اس ارشاد کا خلاصہ اس عمر ہی سے بچے کو اس اہم عبادت کا عادی بنانا ہے۔ حضورﷺ کے سنن اور زیادہ تر نوافل کو گھر میں پڑھنے کے ہزاروں فوائد و حکمت ہیں۔ مگر میرے خیال میں ایک ضروری اہم نکتہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ گھر کے نابالغ اولاد بھی اپنے بالغ والدین کو دیکھ دیکھ کر اپنی عادت کے مطابق کہ اسکی فطرت میں نقالی ہوتی ہے۔ بار بار حالت نماز میں دیکھ کر وہ بھی والدین کے پاس آ کر اسکی نماز کی نقالی شروع کر دیتے ہیں اور حضرت امام غزالیؒ کے بقول ہر کام پہلے ریا پھر عادت اور آخر کا عبادت سمجھ کر یہ بچہ بلوغ تک اس کا عادی، پکا نمازی اور پابندی کرنے والا بن جاتا ہے۔ بزرگوں نے اسی وجہ سے تلقین فرمائی کہ بچہ جب انتہائی کمسنی کے دور میں نہ ہو کیونکہ یہ عمر مساجد میں اور لوگوں کی عبادت میں خلل کا باعث بنتا ہے، معمولی شعور و ادراک حاصل ہو تو بڑوں کو اپنے چھوٹے کبھی کبھی نمازوں کے اوقات میں مساجد میں بھی اپنے ساتھ لے جانے چاہئیں تا کہ اپنے بڑوں کو اس عبادت کی حالت میں دیکھ کر وہ بھی ان کے اس عمل کی نقالی شروع کر کے نماز کی اہمیت، طور طریقے انکے اذہان میں بیٹھ جائیں۔ رب کائنات ہمیں، ہماری اولاد اور تمام مسلم معاشرہ کو نماز پر قائم و دائم رہنے کی توفیق نصیب فرماویں۔ آمین

مولانا محمد زاہد بن عبدالخالق الندوی
استاذ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، اکل کوا

ذرائع ابلاغ کے فکر اسلامی پر ہلاکت خیز حملے اور اس کے تباہ کن اثرات

اسلام و مسلم دشمن طاقتیں اتنی زیادہ ہیں کہ ان کو فہرست میں نہیں لایا جاسکتا ہے، منجملہ ان کے کفار و مشرکین یہود و نصاری سامراج کمیونسٹ اور منافقین سرورق و سرفہرست ہیں، یہ سب باطل پرست و فرقہ پرست قومیں، اور طاقتیں اسلام و مسلم دشمنی میں روزِ اول ہی سے پیش پیش ہیں، اور وہ تو رہے گی اس لئے روز افزوں طرح طرح سے اور مختلف گوشوں اور پہلوؤں اور اسالیب سے قولاً بھی اور فعلاً بھی، ظاہراً بھی اور باطناً بھی، ذہناً بھی، اور فکراً بھی اپنی اسلام و مسلم دشمنی کا اظہار کررہے ہیں، اور کرتے رہیں گے، یہ ایک ان کا معاندانہ انتقامانہ جذبہ ہے، اس میں کوئی دقیقہ اور کسر انہوں نے اُٹھا نہیں رکھی، ایڑی چوٹی کا زور صرف کردیا، جسموں اور جانوں کو تھکا دیا، پانی کی طرح اپنی کروڑہا کی دولت بے دریغ خرچ کرڈالی، اور برابر اپنی اس مہم میں مصروف بکار ہیں، کوئی ایک چیز نہیں جس کے ذریعہ وہ مذہب اسلام کی جبین روشن اور تابناک پیشانی کو داغ دار بنانے کی کوشش کررہے ہوں، ان گنت و بے شمار آلات اور وسائل اسباب اور ذرائع کو وہ اپنے ان مقاصد خبیثہ اور اپنی نوایلہٗ امہ کی کامیابی کیلئے استعمال کررہے ہیں، کہ کسی نہ کسی طرح وہ مسلم نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے اچھے بھلے افکار و خیالات احساسات و جذبات کو اور ان کے ذہن و دماغ کو منتشر اور پراگندہ بنا کر انہیں راہ راست سے دین و ایمان سے عفت و پاکدامنی سے عمدہ اخلاق اور بہترین کردار سے دست بردار کریں کہ وہ اپنے دین و ایمان کی عظیم پونجی اور سرمایہ سے ہی ہاتھ دھو بیٹھیں۔ بری نیتوں والوں کا ان ہی بھیانک عزائم اور ناپاک ارادوں میں کامیابیوں کے حصول کیلئے، انہوں نے ٹی وی (TV) ٹیلی ویژن، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا استعمال کیا، اور فیشن Fashion و تہذیب اور ماڈرن کلچر Modern Calture کے نام پر ایسی ایسی بیہودہ فلمیں بنائیں اور ایجاد کی ہیں کہ جنہیں دیکھ کر اور سن کر شرافت آنکھیں بند کرلیتی ہیں، اور ایسی ایسی برہنہ و ننگی سریلیں منظر عام پر لائیں کہ جو انسانیت سوز ہی نہیں بلکہ شرم و حیاء کی قاتل ہیں، اور کلی طور پر اس کا خاتمہ کردیتی ہیں، ان دشمنان انسانیت نے ان جیسی تباہ کن اشیاء کا ایک طویل سلسلہ بہ تسلسل جاری و ساری کیا، جن کے بھیانک نتائج اور برے اثرات انسانی ذہن و دماغ پر اس طرح اثر انداز ہوئے کہ ناقابل بیان، معاملہ کی خطرناکی اس حد تک کو پہونچی کہ العیاذ باللہ باپ بیٹی کے درمیان، ماں بیٹے کے درمیان، بھائی بہن کے درمیان اور دیگر محارم کے درمیان رب کائنات نے عفت و پاکدامنی کا جو حسین ترین اور نازک ترین رشتہ قائم فرمایا ہے، اور ان کے مابین جو پردۂ عفت کو حائل فرمایا ہے، اسے بھی یہ چیزیں

بالائے طاق رکھنے پر انسان کو مجبور کرتی ہیں۔

آئے دن اخباروں کی ''جلی سرخیاں'' اور ''ہیڈ نگیز'' Headings یہی دلوں کو ہلانے دینے والی اور جگر و گردے کو پانی پانی کر دینے والی خبریں ہوتی ہیں، آپس کی آپس میں محارم کی عصمت دریوں کا یہ سلسلہ یہاں تک پہونچ چکا ہے کہ ایک حیوان نما آدمی نے اپنی جنسی خواہش کو پورا کرنے کے لیے اپنی حقیقی ونسبی بیٹی کو آلۂ کار بنالیا ہے۔ دوسرے درندہ نما شخص نے اپنی خواہش نفسانی کی تکمیل کے لئے اپنی سگی ہمشیرہ وبہن کو بروئے کار لایا ہے، ایک نوجوان بیٹا تو اپنی حقیقی ماں والدہ کے ساتھ زنا وفحش کاری کر بیٹھا۔

یہ سب جرائم ایسے ہیں جو قلب انسانی کو خون وخون کر دیتے ہیں، اور آنکھوں کو روتا کر دیتے ہیں، ایسے ہی مواقع کی خطرناکی اور افسوس ناکی کو بیان کرتے ہوئے عربی کا ایک شاعر کہتا ہے:

لمثل هذا يذوب القلب من كمد إن كان في القلب إسلام و إيمان

ان ہی جیسی اندوہناک چیزوں کو دیکھ کر دل پانی پانی ہو جاتا ہے، اور برف کی مانند پگھلنے لگتا ہے، غم واندوہ کی وجہ سے، بشرطیکہ دل میں اسلام وایمان ہو، انسان دین ومذہب کی پیش کردہ تعلیمات کا محافظ وپاسبان ہو، مقرر کردہ حدود الہیہ شرعیہ سے تجاوز نہ کرتا ہو۔

افسوس صد افسوس کتنی ہی ہزار ہا ہزار ہا قیمتی ساعتیں اور انمول وبیش بہا گھڑیاں ایسی ہوتی ہیں کہ جنہیں بہت سے ٹائم پاس کرنے والے اور وقت گزاری کرنے والے ان بے ہودہ فلموں اور فحش سریلوں میں بتا دیتے ہیں، جبکہ انسانی زندگی کا ہر نفس ہر سانس ایسا با قیمت ہے کہ جس کا بدل ہی نہیں ہے، عالم کی ہر شئی کا کوئی نہ کوئی بدل ہے، بدل اگر نہیں ہے تو وقت' گھڑی' گھنٹہ اور ٹائم کا نہیں ہے، کیا وہ ان فحش کاریوں اور آوارگیوں میں اس بناء پر وقت گزارتے ہیں کہ یہ ان کی تربیت کر دیگی، اور ان کو زیور اخلاق سے آراستہ و پیراستہ کر دیگی، ان کو مؤدب وشائستہ بنا دیگی، اور انہیں ضائع ہونے سے بچا کر کام کا بنا دیگی، زندگی کا سلیقہ سکھا دیگی، ہرگز ایسا ممکن نہیں کیونکہ دشمنانِ اسلام کفار یہود ونصاریٰ کمیونسٹ، سامراج سیکولر اور منافقین جان توڑ انتھک کوششیں کر رہے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح ملکوں اور لوگوں کو بالکل ہی تباہ کر دیا جائے اور اخلاقی قدروں کو یک لخت صفحۂ ہستی سے ہی مٹا دیا جائے کہ ان کا نام ونشان تک باقی نہ رہے۔

ع نہ رہے بانس نہ بجے بانسری

ان دشمنان دین وشرع نے زنا اور لواطت اور دیگر بے حیائیوں کا جال اس طرح پھیلا دیا ہے کہ پورے انسانی معاشرہ سماج سوسائٹی کو گھن کے کیڑوں کی طرح کھوکھلا اور بالکل ہی تباہ کر دیا ہے، ایک دشمن اسلام کہتا ہے: کہ جام شراب کا دور اور رقص سرور اور ناچ گانوں کی محفلیں یہ دونوں چیزیں امت محمدیہ کو بری طرح تباہ کرنے میں، وہ کردار اور رول ادا کرتی ہیں کہ ہزار ہا ہزار توپیں، اور خطرناک سے خطرناک ٹینک اور مشین گن ایسی عام تباہی نہیں دے

سکتے، ان دشمنان خدا ورسول کی تو بس یہی خواہش ہے کہ ایک ایسی نئی نسل اور نئی ٹیم تیار ہو جائے کہ جن کو فواحش منکرات بے حیائیوں، بے ہودگیوں اور آوارگیوں اور برے اخلاق و عادات کے علاوہ کوئی فکر ہی دامن گیر نہ ہو، وہ اپنی نشت و برخاست رفتار و گفتار خورد نوش، بود باش، رہن سہن اور ہر ہر چیز میں ہر وقت اور ہر گھڑی صرف اور صرف اسی سوچ و بیچار میں رہیں کہ انہیں اپنے مقاصد خبیثہ اور ناجائز جنسیات و خواہشات میں کیسے اور کس طرح کامیابی ملے اور وہ نام نہاد بد تہذیبی بداخلاقی کو عمدہ تہذیب اور ماڈرن کلچر کے نام سے کس طرح آگے کو بڑھائیں اور اسے ترقی دیں، اور ان مکاروں کے نزدیک تو اسی درندگی بہیمت اور حیوانیت کا نام ترقی یافتہ تہذیب یعنی ماڈرن کلچر ہے۔

یہ ایک ایسا مضحکہ ہے کہ جانور بھی اس پر بے ساختہ ہنس پڑتے ہیں، اور شرم سے پانی پانی ہو جاتے ہیں، لیکن ان کمینوں کو شرم نہیں آتی، بیشک عزت و آبرو اور دین وشرع کی غیور وغیرت آنکھیں بے پنارہ روتی اور آنسوں بہاتی ہیں، وہ کیسے اور کیوں کر نہ روئیں اور آنسوں نہ بہائیں ؟ ایسی ایسی فلمیں اور سریلیں سامنے آتی جارہی ہیں جو صحیح اسلامی عقیدہ اور اسلامی اخلاق اور قدروں اور اچھے عادات واطوار سے محاربہ کررہی ہیں، ان سے لڑائیاں لڑرہی ہیں، ان کا خاتمہ کردینے میں نہایت ہی اہم رول ادا کررہی ہیں۔

نیز ایسی فلمیں اور سریلیں پیش کی جارہی ہیں جن میں دین وشرع کے ساتھ استہزاء اور ٹھٹھا کیا جارہا ہے، اس کی تحقیر و توہین کی جارہی ہے، محرمات دین اور شعائر اسلام کی ہنسی اڑائی جارہی ہے، حالانکہ ہم اہل ایمان بخوبی جانتے ہیں کہ استہزاء بالدین یعنی احکام دین وشعائر اللہ کی ہنسی اڑانا اور ان کا ٹھٹھا کرنا کفر ہے اور کھلا ہوا ارتداد ہے، العیاذ باللہ الف مرۃ العیاذ باللہ لاحول و لا قوۃ الا باللہ. اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

و لئن سالتھم لیقولن إنما کنا نخوذ و نلعب قل أباک و رسولہ کنتم تستھزئون، لا تتعذرو قد کفر تم بعد ایمانکم (التوبۃ ٦٦)

(ترجمہ) اگر آپ ان لوگوں سے دریافت فرمائیں، پوچھیں، تو وہ ضرور بالضرور وہ یہی جواب دیں گے کہ ہم تو بس لگ جانے والوں کے ساتھ لگا کرتے ہیں، اور لہو ولعب کیا کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ کیا اللہ پاک اور اس کے رسول ساتھ تم ٹھٹھا کرتے تھے، تم عذر و معذرت مت کرو، تم اپنے ایمان لے آنے کے بعد کافر ہوگئے ہو۔

سوچو! تو صحیح کہ اس سے بڑا مکر و فریب اور دھوکہ دہی اور کیا ہوسکتی ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

بہت سے فلموں اور سریلوں میں صلحاء کو اللہ کے نیک بندوں اولیاء اللہ کو محض ان کے صلاح و تقویٰ اور بزرگی، نیکوکاری، اخلاص وللہیت اور تقرب الٰہی کی بنا پر، کارٹون بنا کر پیش کیا گیا ہے، اور یہ ایک بھی کھلا ہوا واضح کفر وارتداد ہے، بشرطیکہ کارٹون ساز و فلمی اداکاروں پر دلیل و حجت قائم ہو جائے۔

بہت بڑا المیہ یہ ہے کہ آج کل بڑی تعداد فلمی اداکاروں کی مسلم مرد وزن ہے جو اس خلاف دین وشرع

ذریعۂ کسب معاش کو اپنائے ہوئے ہیں، مزید برآں تماشہ یہ کہ یہ شئی ان کے لئے قابلِ صد فخر وافتخار ہے، وہ اپنی اس محرومیٔ قسمت پر اتنے فرحاں وشاداں و نازاں ہیں کہ کوئی نیک بخت اور خوش بخت بھی اپنی خوش بختی پر شاید و باید اتنا نازاں ہوں، جس طرف کو دیکھئے اس طرف بس یہی کل حزب بما لدیھم فرحون کا منظر نظر نواز ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ ایسے ہی بدبختوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے: ''ان الذین اجرموا کانوا من الذین امنوا یضحکون ۰ و إذا مروا بھم یتغامزون '' بیشک وہ جنھوں نے جرم کیا ہے (یعنی کفر وشرک کیا ہے) ایمان والوں سے ہنسی کرتے ہیں، (یعنی ان کو گھٹیا اور حقیر سمجھتے ہیں) اور جب یہ مومنین ان کے پاس گزرتے ہیں، تو ان کی طرف آنکھوں سے اشارے کرتے ہیں (انہیں اپنی طعن وطنز کا تسلسل کا ہدف ونشانہ بناتے ہیں)۔

قرآن مجید میں جس (لہوالحدیث) کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس سے کیا مراد ہے؟ اس سے مراد بیہودہ باتیں، باجے، گانے، دین وایمان سے دور کردینے والی چیزیں، آج کل چینلوں پر جو ناچ گانے باجے بانسریوں کا چلن بالکل عام ہے، بس یہی ''لہوالحدیث'' ہیں، ان ہی گانوں کے متعلق تو ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''و من الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم و یتخذھا ھزوا أولئک لھم عذاب مھین'' ۰ (لقمان)

ترجمہ: لوگوں میں بعضا وہ ہے جو بے ہودہ باتوں یعنی گانوں کا خریدار بنتا ہے، تاکہ ان کے ذریعہ اوروں کو راہ خدا سے دین وایمان سے بغیر کسی دلیل کے گمراہ کردے، اور آیات خداوندی وآحکام الٰہی کو ہنسی بنالے، ان ہی لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہوگا۔

حضرت ابن مسعودؓ نے تین مرتبہ قسم کھا کر فرمایا ''لہوالحدیث'' سے مراد غناء یعنی گانا ہے، نیز حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء العُشب، گانا انسان کے دل میں نفاق کو اگاتا ہے، یعنی پیدا کرتا ہے، بالکل اسی طرح کہ جس طرح پانی گھاس سبزہ اور ہریالی کو اُگاتا ہے۔

حضرت امام مالکؒ سے گانے سے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: إنما یفعله عندنا الفساق، کہ ہمارے یہاں تو گانے والا کام بس فاسق وفاجر، بدکار وبددین ہی کرتے ہیں۔ امام ابن القیم فرماتے ہیں:

حبّ القرآن الکریم و حب الحان الغناء و فی قلب عبد لیس یجتمعان. یعنی قرآن کریم کی محبت اور گانے کی طمطراقیوں کی محبت کسی بندۂ خدا کے دل میں یہ دونوں متضاد چیزیں یکجا نہیں ہوسکتیں، أین القرآن و حبّه و أین الحان الغناء و حبّھا، کجا حب قرآن کریم، وکجا حب اُلحان غناء۔

<u>فلمی دنیا کے روشن وتابناک ستارے</u> ''ان کے بدنما وبھیانک لایعنی وبے سود گانے''

ان گانگوں کی ایذاء رسانیوں کا سلسلہ طویل ہو چکا ہے، یہاں تک کہ ان میں سے بعض (عاملہ اللہ بما یستحق)

اللہ پاک انہیں غارت کرے، انہیں وہ برے دن دکھائے جن کے مستحق ہیں، ایسے برے گانے گاتے ہیں کہ جن کی اندر دین وشرع کے ساتھ استہزاء وتمسخر ہوتا ہے، کفریہ کلمات ہوتے ہیں، اور بعض دوسرے گائک ایسے اشعار پڑھتے ہیں اور گانا گاتے ہیں کہ ان میں عورتوں کو بے حیائی، بے پردگی اور نقاب کشی کا حکم دیتے ہیں، یہ بد باطن جہاں ایک طرف مؤمن مردوں کے دین ایمان کے رہزن اور ڈاکو ہیں، تو دوسری طرف مسلم خواتین ماؤں، بہنوں کی عفت و پاکدامنی، عزت وآبرو کے لٹیرے ہیں، (قاتله الله و أخرس لسانه) اللہ پاک غارت فرمائیں اور ان کی زبانوں کی قوت گوئی کو سلب فرما کر ان کو ہمیشہ کے لئے بے زبان گونگا بنا دے (آمین ثم آمین) ان کی بولتی بند فرمادیں۔

ان فضائی وہوائی لائنوں اور اسٹیشنوں پر تسلط عام اور غلبہ و قبضہ منافقین اور سامراجوں کا ہی ہے، یعنی آج پوری دنیا کی میڈیا اور چاٹلوں پر یہی لوگ قابض ہیں، اعاذنا الله منهم و نجنا من القوم الفاسقين، اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سی بیٹھکیں کانفرسیں ان ہی ناکارے، ونامراد گرے پڑے نااہل گائکوں اور فلمی اداکاروں کے اعزاز واکرام میں بلائی جاتی اور منعقد کی جاتی ہیں، یہی صفر بجٹ لوگ ہائی فائی مندوبین اور نمائندوں کی حیثیت سے مدعو کئے جاتے ہیں، مزید برآں کسی کام کے نہیں بالکل نومصرف ایسا لگتا ہے کہ قرآن مجید نے ان ہی کی منظر کشی کرتے ہوئے کہا ہے: "كـانهم حمر مستنفرة فرت من قسورة" ان کانفرنسوں کو منعقد کرنے والے فخر سے یہ کہتے ہیں: آج تو ہمیں ان فلمی ہیروں گائکوں اور اداکاروں کے ساتھ شرف نیاز حاصل ہوا ہے۔ آج اپنی قسمت پر جتنا ناز کریں وہ کم ہی کم ہے، ان سے بڑا قسمت کا مارا اور عقل کا اندھا اور کور مغز کون ہوسکتا ہے؟

مزید برآں یہ لوگ ان سے یہ پوچھتے ہیں کہ آخر تم نے اس معیار بلند اور بلند مقام ومرتبہ کو کیسے پالیا؟ بس یہی ہے ان کے فکر وفن کی رسائی، اور مستوی ومعیار کی رفعت وبلندی، اور کمال درجہ کی ترقی وخود پسندی۔ انـا لله و الـيه راجعون!

وہ تو ان ہی بے ہودگیوں، آوارگیوں، اور کمینگیوں کو عام کرنے میں اپنے آپ کو لگائے ہوئے ہیں، یہ تو بدکردار لوگ ہیں، جو حریت وآزادی اور جدت پسندی اور روشن خیالی کے نام پر معاشرہ اور سماج میں فحش کاریوں اور برائیوں کو عام کرنے کی مساعی بد اور ناپسندیدہ کوششیں کررہے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی روشن خیالی رکھنے والے کی متعلق فرمایا ہے: ان الـذين يـحبـون ان تشيع الفاحشة فى الذين آمنوا لهم عذاب أليم فى الدنيا و الآخرة و الله يعلم و أنتم لا تعلمون. (سورۃ النور: ۱۹۰۵)

(ترجمہ) بیشک یہ وہی لوگ ہیں جو پسند کرتے ہیں اس بات کو کہ برائی اور بے حیائی عام ہوجائے، ایمان والوں میں ان کیلئے دکھ دینے والا عذاب ہوگا دنیا وآخرت دونوں جہاں میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔

بیشک دشمنان اسلام صحیح اسلامی عقیدہ کی مضبوط ومستحکم بنیادوں کو کلی طور پر ڈھا کر مسمار کرنے کی خواہاں ہیں،

اللہ پاک کا ارشاد ہے: یریدون أن یطفؤا نور اللہ بأفواھم و اللہ متم نورہ و لو کرہ الکافرون. یہ کافرین ومشرکین نور خداوندی کو اپنے منہوں سے بجھا دینا اور گل کر دینا چاہتے ہیں، حالاں کہ اللہ اپنے نور کو پورا فرما کر رہے گا، بھلے ہی کافروں کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔ ع پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

دشمنان اسلام چاہتے ہیں کہ مسلم نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بالکل معطل و ناکارہ ہو کر بیٹھ رہیں، اور اس بات کے خواہاں ہیں کہ یہ ناکارہ گائک اور نومصرف فلمی اداکار ہی ان کے لئے ایک قابل قدر نمونہ اور قابل اتباع قدوہ و آئیڈیل بنے رہیں، یہ ان ہی کے ہو کر رہ جائیں، ان ہی کی نقالی کو اپنے لیے باعث فخر سرمایہ سمجھتے رہیں۔ فحسبنا اللہ و نعم الوکیل، پس ایسے ناقابل بیان گفتہ بہ حالات میں اللہ پاک ہی ہم سب کے لئے کافی ہے، اور وہی بہترین کارساز ہیں۔

کیا تابناک اور روشن ستارے ایسے ناکارہ اور ناہنجار بدکار اور بد باطن بن سکتے ہیں، یا روشن و تابناک ستارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ یا صحابہ کے طریقوں کو اپنانے والے بن سکتے ہیں؟ جواب روز روشن کی طرح عیاں اور ظاہر ہے۔ عیاں راچہ بیاں!

دشمنانِ اسلام جو کچھ کر رہے ہیں یہ کوئی قابلِ تعجب بات نہیں ہے، کیوں کہ وہ تو نامور اور نام چیں دشمنانِ خدا اور سولِ ہیں، اگر چہ ان کے نام بدل جائیں کیوں کہ یہ قاعدہ مسلمات میں سے ہے کہ ناموں کا بدل دینا حقائق کو بدلا نہیں کرتا ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ قابل تعجب امر تو یہ ہے کہ آپ بہت سے مسلمانوں کو دیکھیں گے کہ وہ رقص وسرور اور ناچ گانوں اور فحش فحش اخباروں کو اپنے گھروں میں داخل کر کے مکانوں اور مکینوں دونوں کی تباہ کاری و بربادی کا سامان خود اپنے ہاتھ کر رہے ہیں۔

کیا یہ لوگ حالت نزاع و جان کنی کے وقت کو اور عالم برزخ اور بعث بعد الموت (اس زندگی کے بعد دوسری زندگی ہوگی)، نیز قیامت کے دن کی ہولناکیوں اور خوفناکیوں کو بھول گئے؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان گرامی کو یاد نہیں رکھتے، جس میں آپ صلی اللہ وعلیہ وسلم نے فرمایا ہے: ما من عبد یسترعیہ اللہ رعیتہ یموت یوم یموت و ھو غاش لرعیتہ الا حرّم اللہ علیہ الجنۃ (متفق علیہ)

ترجمہ: جس کسی بندہ کو اللہ تعالیٰ اپنی رعایا اور عوام کا والی اور حاکم بنا دے، پھر وہ وفات پائے، جس دن بھی وفات پائے، اس حال میں کہ وہ اپنے ماتحت رعایا کو دھوکہ دینے والا ہو، تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کرے گا۔

یقیناً امت جب ذہنی، فکری پریشانیوں میں ڈالی جاتی ہے، اور اس کے عقیدے کو مٹا دیا جاتا ہے، تو اس کے دشمنوں پر اس سے لڑائی لڑنا اور اسے اپنا غلام بنا لینا نہایت سہل و آسان ہو جاتا ہے، امت سے جب ذہنی و فکری لڑائی لڑی جاتی ہیں، اور اس کے عقیدہ کو پامال کر دیا جاتا ہے، اور اس کے اخلاق حمیدہ کو ملیامیٹ کر دیا جاتا ہے، تو اس کے

دشمنوں کے لئے اس سے توپوں اور ٹینکوں کے ذریعہ لڑائی لڑنا بالکل ہی سہل ہو جاتا ہے، یعنی توپوں کے ذیعہ لڑائی تو آسان ہے، لیکن کسی امت کے اس کے عقیدہ صحیحہ پر باقی رہتے ہوئے، اس سے آنکھیں ملانا کوئی آسان کام نہیں ہے، لیکن اگر امت اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے اور تھامے رہتی ہے، اور خصومات و مقدمات کو ان دونوں کی روشنی میں حل کراتی ہیں، تو اللہ پاک اس کے رُعب کو اس کے دشمنوں کے قلوب اور دلوں میں ڈال دیتا ہے۔

<u>چند پند ونصائح:</u>　　آخر میں مالکان چینلوں سے بھی اور ان لوگوں سے جوان کے خریدار بنتے ہیں، اسی طرح اُن دوست واحباب سے بھی جو اس طرح کی تباہ کاری کو پھیلانے اور عام کرنے کیلئے اور ان کو اپنے گھروں میں داخل کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں، مؤدبانہ ہمدردانہ اپیل کی جاتی ہیں کہ اللہ پاک کے حضور حاضر ہو کر جب تک بھی توبہ ممکن ہے، باب توبہ کھلا ہے، صدق وخلوص نیت سے توبہ کرلیں اس وقت اور موڑ کے آنے سے پہلے پہلے کہ کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ: رب ارجعون لعلي أعمل صالحاً فيما تركت ، اے میرے پروردگار آپ مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دیجئے کہ نیک اور اچھے کام کر آؤں۔ شاعر کہتا ہے ؎ صدا دورِ دوراں دکھاتا نہیں　　گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

ایک قطعہ عربیہ مع ترجمہ پیش خدمت ہے۔

و الموت يأتي بغتة و أكثر من يموت هم الشباب، و ليس للموت سن معين، و لا مرض معين فعلى العاقل ان يستعد للموت و ما بعده موت اچانک آدھڑکتی ہے، اور حملہ آور ہوتی ہے، اور مرنے والوں میں موت کے گھاٹ اترنے والوں کی زیادہ تعداد، نوجوانوں ہی کی ہوتی ہے، موت کے لئے نہ کوئی عمر متعین ہے، اور نہ کوئی معین بیماری ہے، موت سے زیادہ یقینی کوئی اور شی نہیں، پس عقلمند و دانشمند کے لیے ضروری ہے کہ موت کیلئے اور موت کے بعد آنے والی زندگی کے لیے ہمہ وقت تیار و مستعد رہے، پل جھپکنے کی بقدر بھی غفلت نہ برتے۔

؎ 　　ہو رہی ہے عمر مثل برف کم　　رفتہ رفتہ چپکے چپکے دم بدم

و قديما قال قائل: عہد قدیم میں کسی کہنے والے نے بڑے پتے کی بات کہی:

لا تنظروا إلىٰ من هلك و لكن انظروا إلى من نجا كيف نجا، إنك سوف تموت وحدك و تحاسب وحدك فاعِدّ للسؤال جواباً و للجواب صوابا تم ہلاک ہونے والے کی طرف مت دیکھو کہ وہ کیسے اور کیوں کر ہلاک ہوا، بلکہ تم نجات پانے والے کی طرف دیکھو وہ کیسے اور کیوں کر نجات پا گیا۔ یقیناً تو تنہا اور اکیلا ہی مرے گا فوت ہوگا، اور تو تنہا اور اکیلا ہی زندہ کیا جائے گا، زندہ کر کے اٹھایا جائے گا اور تجھ تنہا اور اکیلے ہی کا محاسبہ و مواخذہ ہوگا، پس تو سوال کیلئے جواب تیار کر اور جواب کے لئے صواب یعنی درستی کو تیار کرلے، عربی شاعر کہتا ہے:

و اعلم بأنک میت و محاسب　　یامن علیٰ سخط الجلیل أقاما

تو یقین کرلے کہ تو فوت ہونے والا ہے اور تیرا حساب لیا جائے گا۔ ہائے افسوس! اس شخص پر کہ جو رب جلیل کی ناراضگی کو مول لے کر اسی پر جمارہا، اور غفلت کی زندگی گزارتا رہا۔۔۔ اور ایک شاعر کہتا ہے:

أ تفرح بارتکابک للمعاصی　　و تنسیٰ یوم تؤخذ بالنواصی

کیا تو معاصی اور گناہوں کا مرتکب ہو کر خوش ہوتا رہتا ہے، اور تو اس دن کو فراموش کر بیٹھتا ہے کہ جس دن نواصی یعنی پیشانیوں کو پکڑ لیا جائے گا۔

اللھم طھر قلوبنا من النفاق و الکبر و الحسد و أعمالنا من الریاء و السمعة، و ألسنتنا من الکذب و النمیمة و الغیبة، و بطوننا من أکل الحرام، و أعیننا من الخیا نة، و بیوتنا من أجھزة الفساد، و أصلح اللھم أئمتنا وَ وُلَاةَ أمورِنا والحمد الله العالمین ٥ (آمین یا رب العلمین)

اے اللہ تو ہمارے دلوں کو نفاق، تکبر اور حسد سے پاک وصاف فرما، اور ہمارے اعمال کو ریاء و دکھلاوے اور شہرت سے دور رکھ، اور ہماری زبانوں کو جھوٹ چغلی اور غیبت سے محفوظ فرما، اور ہمارے پیٹوں کو، حرام کھانے سے بچا لے، اور ہماری آنکھوں کی خیانت (بدنظری) سے حفاظت فرما، اور ہمارے گھروں کی آلات فساد سے حفاظت فرما، اور اے اللہ تو ہمارے ائمہ اور پیشوا اور جن لوگوں کے ہاتھ زمام حکومت ہے، ان کی اصلاح فرمادے، اوران کو راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین یارب العالمین!

شیخ الحدیث حضرت مولانا مغفور اللہ صاحب مدظلہ کے درسی افادات کا عظیم شاہکار

دروس مسلم فی تقریر مقدمة مسلم

ضبط و ترتیب: مولانا فضل غفور حقانی ۔ مولانا محمد اسرار حقانی

جس میں مقدمۃ العلم، حجیت حدیث اور مجروح رواۃ پر تفصیلی اور کافی وشافی بحث اور عبارت کی دلنشین تشریح کی گئی ہے اس مجموعہ میں بعض علمی اشکالات کے محققانہ جوابات دئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ مجموعہ حدیث معنعن کی مکمل تفصیل اور دیگر کئی خصوصیات پر مشتمل ہے۔ انداز بیان عام فہم اور سادہ، اساتذہ اور طلباء کرام کیلئے نادر علمی تحفہ

ایک جلد میں منظر عام پر آچکی ہے۔　　قیمت: -/120 روپے

(قسط ۱)

مولانا مختار اللہ حقانی*

اعضا کی پیوند کاری اسلام کی نظر میں

الحمد لله وكفىٰ والصلوة والسلام على اشرف الرسل وخاتم الانبياء وعلى اصحابه واهل بيته النجباء الى يوم الجزاء اما بعد

قال الله تبارك و تعالىٰ ومن احياها فكأنما احيا النّاس جميعاً(الاية)صدق الله العظيم.

جناب کرنل (ریٹائرڈ) ڈاکٹر مختار حامد شاہ صاحب (ماہر امراض گردہ) جناب راجہ ظفر الحق صاحب' استاد العلماء حضرت العلامہ مولانا انوار الحق صاحب، دیگر محترم علماء عظام' مفتیان کرام اور حاضرین مجلس!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

میں جناب کرنل (ر) مختار حامد شاہ صاحب کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے ''اعضاء کی پیوند کاری اسلام کی نظر میں'' کے حوالہ سے اس مجلس کا انعقاد کیا اور ملک بھر کے مختلف مکاتب فکر کے جید اہل علم اور مفتیان عظام کو جمع کیا کہ وہ اس موضوع کے حوالہ سے قرآن وسنت کی روشنی میں اس مسئلہ کا ایک جامع حل پیش کریں مجھ ناچیز اور کم علم طالب علم کو بھی اس حوالہ سے شرکت کا موقع دیا گیا ہے میں اس پر کرنل صاحب کا سپاس گزار ہوں، ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کرنل صاحب کی اس سعی کو قبول فرمائے اور دین متین کی خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے۔

یہ بات کسی پر مخفی نہیں کہ پہلے زمانہ میں جن امور کے وجود کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ آج ہم ان امور کو بالمشافہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور محسوس کر رہے ہیں' ایک طرف سائنسی ترقیات نے عقل انسانی کے مطابق ناممکن کاموں کو ممکن بنا دیا' مگر دوسری طرف سائنسی ترقیات نے بہت سارے پیچیدہ مسائل کو بھی جنم دیا ہے' اہل علم اور ارباب فتویٰ حضرات نے بنیادی ماخذ قرآن وسنت، فقہاء کرام کے وضع کردہ اصول وقواعد اور اشباہ ونظائر سے ان مسائل کو حل کرنے کی انتھک کوششیں کی ہیں' اور امت مسلمہ کے سامنے ان مسائل کا حل اپنے قوت اجتہاد سے پیش کیا ہے

سائنسی ترقیات کے پیدا کردہ ان مسائل میں ایک مسئلہ اعضاء کی پیوند کاری کا بھی ہے' کہ جب کسی انسان کا کوئی عضو ناکارہ ہو جائے اور وہ اپنا کام کرنا چھوڑ دے تو آئندہ اس عضو کے عمل کو جاری رکھنے کے لئے جدید سرجری

---

* مفتی واستاذ شعبہ تخصص فی الفقہ' جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

نے اعضا کی پیوندکاری سے ایک ناممکن عمل کو ممکن بنایا ہے جنہیں آج ہم دیکھ رہے ہیں اگر چہ اعضاء کی پیوندکاری کی تاریخ کافی طویل ہے' جلد یعنی چمڑے کی پیوندکاری کا رواج تقریباً ڈیڑھ ہزار سال قبل مسیح سے ہے' اور آنکھوں کی پتلی اور ہڈیوں کی پیوندکاری انیسویں صدی کے دوسرے نصف میں عمل میں آئی اور مکمل اعضاء کی پیوندکاری بیسویں صدی کے آغاز میں رونما ہوئی اور ۱۹۶۰ء میں یہ عمل ایک حقیقت بن کر اُبھرا۔

س: کیا غیر رشتہ دار رضامندی سے گردے کا عطیہ کرسکتا ہے اور اس کے عوض معاوضہ یا انعام کی رقم حاصل کرسکتا ہے؟

ج: آج کل اعضا کی پیوندکاری کی چار صورتیں ہمارے سامنے ہیں جن میں ہر ایک کیلیے الگ الگ شرعی حکم ہے۔

غیر حیوانی اجزاء کی پیوندکاری: اعضاء کی پیوندکاری کی پہلی صورت یہ ہے کہ انسان کے ناکارہ عضو کی جگہ مصنوعی عضو نصب کیا جائے۔ مثلاً مصنوعی دانت' مصنوعی آلہء سماعت' اور مصنوعی جوڑ وغیرہ' پیوندکاری کا یہ عمل زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے۔

جامع ترمذی کی ایک روایت میں ہے **عرفجة بن سعد أنه أصيب أنفه ' يوم الكلاب فاتخذأنفا فانتن عليه فأمره النبي ﷺ أن يتخذ أنفاً من الذهب. (جامع ترمذى ۱/ ۳۰۶' اعلاء السنن ۱۷/ ۳۶۱)**

حضرت عرفجہ بن سعدؓ کی ناک زمانہ جاہلیت کی ایک لڑائی (یوم الکلاب) میں کٹ چکی تھی' تو انہوں نے چاندی کی ناک لگوائی۔ لیکن اس میں بدبوی پیدا ہوگئی' تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں سونے کی ناک لگوانے کی اجازت دے دی۔

اسی طرح اعلاء السنن میں زمانہ نبوی ﷺ کے ایک اور واقعہ کا ذکر ہے کہ

عن عبدالله بن عبدالله ابن أبي ابن سلول قال اندقت ثنيتي يوم أحد فأمرني أن أتخذ ثنية من ذهب. (إعلاء السنن . ۱۷/ ۲۹۴) کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلولؓ کو سونے کے دانت لگوانے کی اجازت دی تھی' جب اس کے سامنے کے دو دانت غزوہ اُحد میں ٹوٹ گئے تھے۔ یہ روایت اگر چہ سنداً ضعیف ہیں' مگر اسانید کی مجموعی حالت کی وجہ سے قابلِ قبول ہے۔ اور اس روایت کے شواہد بھی موجود ہیں اسی طرح صحابہ کرامؓ مثلاً حضرت انس بن مالکؓ اور حضرت عثمان بن عفانؓ سے بھی یہ ثابت ہے کہ انہوں نے اپنے بیمار دانتوں کو سونے کی تاروں سے باندھ کر مضبوط کیا تھا۔ **(إعلاء السنن . ۱۷/ ۲۹۴)**

اور تابعین میں سے امام حسن بصریؒ' عبیداللہ بن حسینؒ' عبدالملک بن مروانؒ اور موسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہؒ نے بھی اپنے دانتوں پر سونے کا خول چڑھایا تھا' (تفصیل کے لئے إعلاالسنن ۱۷/۲۹۴' ۲۹۵ ملاحظہ ہو)

امام ابوجعفر طحاویؒ نے سونے کے تاروں سے دانت باندھنے کے بارے میں لکھا ہے: **وقد روى عن جماعة من المتقدمين إباحة شدّ الأسنان بالذهب (شرح معانى الآثار ۲/ ۳۵۰، كتاب الكراهية)**

متقدمین کی ایک جماعت سے سونے کے تاروں سے دانت باندھنے کی اِباحت کا قول مروی ہے اور امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ

نے بھی لکھا ہے کہ :وقد روی عن غیر واحد من أهل العلم أنهم شدّوا أسنانهم بالذهب (جامع ترمذی، ۱/۳۷، کتاب اللباس)

اور بہت سارے اہل علم سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے دانتوں کو سونے کے تاروں سے مضبوط کیا تھا اور یہی وجہ ہے کہ امام محمدؒ فرماتے ہیں: ولیشد الأسنان بالفضة ولا یشدّ ها بالذهب وقال محمدؒ لابأس به. (خلاصة الفتاوی ج ۴/۳۷) دانتوں کو چاندی کے تاروں سے باندھا جائے گا' سونے کے تاروں سے نہیں' لیکن امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اس میں (سونے کے تاروں سے باندھنے میں) کوئی حرج نہیں۔

مذکورہ بالا دلائل سے تو ایک طرف یہ بات ثابت ہوئی کہ مصنوعی اعضاء کی پیوندکاری قدیم زمانے سے چلی آرہی ہے اور دوسری طرف اس پیوندکاری کا جواز ثابت ہوتا ہے حالانکہ سونا مردوں کیلئے بالاتفاق حرام ہے' مگر مجبوری کے تحت محتاج شخص کے لئے حلال قرار دیا گیا' اس لئے پیوندکاری کی یہ صورت بالاتفاق جائز ہے۔ پیوندکاری کی اس صورت کا جواز اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں تمام اشیاء حضرت انسان کے لئے پیدا فرمائی ہیں' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ الذی خلق لکم ما فی الأرض جمعیاً (الایة) اللہ تعالیٰ نے تمام زمینی اشیاء تمہارے فائدے کے لئے پیدا کی ہیں۔اور اس آیت کے مضمون سے فقہاء کرام نے الأصل فی الأشیاء الإباحة کا قاعدہ نکالا ہے۔اور یہ قاعدہ مذکورہ صورت کا جواز مہیا کرتا ہے۔اور مصنوعی اعضاء کی یہ سرجری زیادہ مفید بھی ہے' چنانچہ امریکی شعبہ اطلاعات پاکستان کے شائع کردہ ماہنامہ ''سیر بین'' جلد ۱۹ شمارہ ۹ ستمبر ۱۹۶۷ء میں کہا گیا ہے کہ انسانی اعضاء کے مقابلے میں مصنوعی اعضاء زیادہ موثر اور دیرپا ثابت ہورہے ہیں اور انسان کی پیوندکاری کے نقصانات ظاہر ہورہے ہیں۔(بحوالہ انسانی اعضاء کی پیوندکاری از مفتی محمد شفیع وتفہیم المسائل ۱/۲۴۰)

<u>۲۔ ماکول اللحم وغیر ماکول اللحم جانوروں کے اجزا کا استعمال:</u> دوسری صورت ماکول اللحم جانوروں کے اعضاء کی پیوندکاری ہے' ماکول اللحم جانور کے اعضاء کی پیوندکاری' جو شرعی طریقے سے ذبح کیا گیا ہو' بالاتفاق جائز ہے' ذخائر فقہ میں اس کا تذکرہ وضاحت کے ساتھ مذکور ہے۔ علامہ طاہر بن عبدالرشید البخاریؒ فرماتے ہیں:

إذاسقط السن ..... یاخذ سن شاة ذکیة ویضعها مکانها (خلاصة الفتاوی ۴/۳۷)

کہ جب کسی کا دانت ٹوٹ کر گر جائے تو' کسی مذبوحہ بکری کا دانت لے کر اس کی جگہ رکھ دے۔

اسی طرح علامہ ابن عابدین شامیؒ نے امام کرخیؒ کا قول نقل کیا ہے۔

قال الکرخی: إذا اسقطت ثنیة رجل .... یاخذ من شاة ذکیة یشد مکانها (ردالمختار)

جب کسی آدمی کے سامنے کے دانت گر جائے' تو وہ کسی مذبوحہ بکری کا دانت لے کر اس کی جگہ لگوائے۔

اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے:إذا کان الحیوان ذکیاً لأنه عظم طاهر رطباً کان أویابساً یجوز الانتفاع به.

(فتاوی هندیة ۵/ ۳۵۴) جبکہ حیوان شرعی طریقہ سے ذبح ہو چکا ہو تو اس کی ہڈی سے انتفاع جائز ہے ہڈی چاہے تر ہو یا خشک۔

۳۔ مأکول اللحم غیر مذبوحہ اور غیر ماکول اللحم: پیوند کاری کی تیسری صورت یہ ہے کہ ماکول اللحم غیر مذبوحہ اور غیر مأکول اللحم جانوروں کے اعضاء کی انسانی جسم میں پیوند کاری ہو اگر چہ ایک انسان کیلئے غیر مذبوحہ یا غیر ماکول اللحم حیوان کے اعضاء کا استعمال بلاضرورت جائز نہیں۔ لیکن اگر مریض کی حالت اتنی خراب ہو کہ اس کی جان کے چلے جانے یا کسی عضو کے ضائع ہونے کا قوی خدشہ ہو اور اس وقت نہ مصنوعی اعضاء کی پیوند کاری کار آمد ہو سکتی ہو اور نہ ماکول اللحم مذبوحہ جانور کا کوئی عضو ممکن الاستعمال یا مہیا ہو اور اس وقت صرف غیر ماکول اللحم یا ماکول اللحم غیر مذبوحہ جانور کے اعضاء کار آمد ہو سکتے ہوں' تو اس صورت میں مذکورہ جانوروں کے اعضاء کی پیوند کاری بھی جائز ہے۔

جیسا کہ امام سرخسیؒ نے امام محمدؒ کے حوالے لکھا ہے: **قال محمدؒ: لاباس بالتداوی بالعظم إذا کان عظم شاة أوبقرة أوبعیر أوفرس أوغیره من الدواب الاعظم الخنزیر و الأدمی فانه' یکره التداوی بهما** (فتاوی هندیہ ۳۵۴/۵) امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ ہڈیوں سے علاج کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ ہڈی بکری' گائے' اونٹ' گھوڑے یا انکے علاوہ دیگر جانور کی ہو سوائے خنزیر اور آدمی کی ہڈی کے' ان سے علاج کرنا مکروہ تحریمی ہے

اور فتاوی هندیہ میں امام محمدؒ کا یہ قول مذکور ہے: **فقد جوّز التداوی بعظم ماسوی الخنزیر و الادمی من الحیوانات مطلقاً من غیر فصل بینما إذا کان الحیوان ذکیاً أومیتاً وبینما إذا کان العظم رطباً أویابساً** (فتاویٰ هندیه ۵/ ۳۵۴ کتاب الکراهیة.

امام محمدؒ نے سوائے انسان اور خنزیر کی ہڈی کے سب جانوروں کی ہڈیوں سے علاج کو مطلقاً جائز قرار دیا ہے' اور آپؒ نے جانور کے مردار یا مذبوح ہونے' ہڈی کے خشک یا تر ہونے کی کوئی تفصیل نہیں فرمائی۔ فتاویٰ هندیہ میں یہاں تک لکھا ہے کہ: **واما عظم الکلاب فیجوز التداوی به هکذا قال مشائخنا** (فتاوی هندیہ ۳۵۴/۵)

کہ کتے کی ہڈی کو علاج کے لیے ہمارے مشائخ نے جائز قرار دیا ہے۔

تو مذکورہ تفصیل سے انسانی جسم میں ماکول اللحم اور غیر ماکول اللحم حیوان کی پیوند کاری کا حکم معلوم ہوا کہ پیوند کاری کا یہ عمل بھی ضرورت کے وقت شرعاً جائز ہے۔

۴۔ انسانی اعضاء کی پیوند کاری: پیوند کاری کی چوتھی صورت یہ ہے کہ جب شخص کا کوئی عضو ناکارہ ہو جائے تو اس کے علاج کے لئے کسی زندہ یا مردہ انسان کا تندرست عضو نکال کر مریض کی اس ناکارہ عضو کی جگہ پیوند کر کے اس مریض کا علاج کیا جائے' جیسے آج کل انسانی گردوں کا انتقال' دل کی پیوند کاری اور آنکھوں کی پیوند کاری وغیرہ کی صورتیں رونما ہو چکی ہیں۔ اس وقت یہ صورت ایک ''معرکۃ الاراء'' مسئلہ بن چکا ہے۔ چونکہ مسئلہ اجتہادی ہے'

اس لئے اس بارے میں اہل علم اورارباب فتویٰ کا اختلاف ہے۔اکثر اہل علم کی رائے یہ ہے کہ پیوند کاری کا یہ عمل کئی وجوہات کی بناء پر حرام اورنا جائز ہے۔

(۱) انسان اپنے اعضا کا مالک نہیں: انسانی اعضا کی پیوند کاری کے عدمِ جواز کی سب سے بنیادی دلیل یہ ذکر کی جاتی ہے کہ انسان اپنے جسم وجان کا مالک نہیں ہے۔اس کا یہ جسم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت ہے'اور یہ اس کا امین ہے۔**لقوله تعالیٰ إن السمع والبصر والفواد كل اولئک كان عنه مسئولاً** (بنی اسرائیل) ترجمہ: کان' آنکھیں'اوردل ہرایک کے بارے میں بازپُرس ہوگی۔

اس لئے یہ انسان ان اعضاء کوصرف اس حدتک استعمال کرسکتا ہے' جس حدتک اس کوشریعت کی طرف سے اجازت ہو' اس اجازت کی حد سے تجاوز کرنے کا اس کوکوئی اختیار نہیں اور علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے وضاحت کیساتھ لکھا ہے

ويؤخذ منه أن جناية الإنسان كجنايته على غيره في الاثم لأن نفسه' ليست ملكاً له ' مطلقاً بل هي لله فلا يتصرف فيها الأبما أذن له' فيه (فتح الباری ۱۱/۵۳۹)

اس سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ خودکشی کرنا اوراپنے آپ کو ہلاک کرنا ایسا گناہ ہے' جیسا کہ دوسرے کو قتل کرنا' کیونکہ انسان اپنے جسم وجان کا مالک نہیں ہے' بلکہ اس کا جسم وجان اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے اس لئے انسان اسمیں اس حدتک تصرف کرسکتا ہے' جس حدتک اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے۔

اعضاء کی خرید وفروخت کی حرمت: یہی وجہ ہے کہ فقہاء کرام نے انسانی اعضاء کی خرید وفروخت کو نا جائز اورحرام قراردیا ہے۔کیونکہ خرید وفروخت کی صحت کے لئے بائع کے لیے مبیعہ کا مالک ہونا ضروری ہے۔

قال العلامة الكاسانيؒ : والأدمي بجميع أجزائه محترم و مكرم وليس من الكرامة والاحترام ابتذاله بالبيع والشراء (بدائع الصنائع ۵/۱۴۵) کہ انسان اپنے تمام اعضاء کے ساتھ محترم اورمکرم ہے اوراس کی خرید وفروخت احترام اوراکرام نہیں۔

اورفتاویٰ حقانیہ میں ہے: الجواب: انسان کومجموعی طورپر اللہ تعالیٰ نے مکرم اورمشرف پیدا فرمایا ہے' اسی تکریم اورشرافت کے پیشِ نظر انسانی اعضاء کی خرید وفروخت جائز نہیں۔(فتاویٰ حقانیہ ۲/۵۷)

اعضاء کی وصیت کا حکم: اوراس بناپر اکثر اہل علم یہ بھی فرماتے ہیں کہ جس طرح مالک نہ ہونے کی بناپر ایک انسان اپنا کوئی عضو فروخت نہیں سکتا تو اسی طرح اس کی وصیت بھی درست نہیں کیونکہ وصیت کی صحت کے لیے ضروری ہے کہ جس چیز کی کوئی وصیت کرتا ہے وہ اس کی ملکیت ہو۔جب انسان اپنے جسم وجان کا مالک نہیں ہے تو جس طرح وہ اس کوفروخت نہیں کرسکتا' اسی طرح اس کی وصیت بھی درست نہیں۔

علامہ ابن رشد قرطبیؒ نے لکھا ہے: **أما الواهب فإنهم اتفقوا على .... إذا كان مالكاً**

صحیح الملک . (بدایة المجتهد ۲/۲۴۵) واہب کیلئے جمہور ائمہ کے نزدیک متفقہ شرط یہ ہے کہ واہب اس موہوب شے کا واقعی مالک ہو۔ اور علامہ ابن نجیمؒ نے لکھا ہے کہ

ومن شرائط الوصية أن يكون الرجل مالكاً و كون الشئ قابلاً للتمليك. (البحر الرائق ۸/۴۰۳)

وصیت کی شرائط میں سے یہ ہے کہ موصی اس شے کا مالک ہو اور وہ شے بھی قابل تملیک ہو اور نیز یہ بھی شرط ہے کہ وہ ''مال متقوم'' ہو کما قال العلامة الکاسانیؒ: **منها أن يكون مالاً متقوّماً فلا يجوز هبة ماليس بمال أصلاً كالحر والميتة والدم وصيد الحرم والإحرام وغير ذالك.** (بدائع الصنائع، ۶/۱۱۹، کتاب الصید)

ہبہ کی شرط یہ ہے کہ شئے موہوب مال متقوم ہو اور جو مال متقوم اور مملوک نہ ہو اس کا ہبہ نہیں ہو سکتا' جیسا کہ آزاد آدمی' مردار جانور، خون' حرم اور احرام والے کا شکار کیا ہوا جانور وغیرہ۔

اور انسانی اعضاء میں دونوں شرائط مفقود ہیں' اس لئے کہ نہ تو انسان اپنے اعضا کا مالک ہے اور نہ انسانی اعضاء قابل تملیک شئ ہے کیونکہ یہ مال نہیں ہے اس لئے اعضاءِ انسانی کی بطور عطیہ وصیت بھی جائز نہیں۔

<u>(۲) انسان قابل احترام ہے:</u> عدمِ جواز کی دوسری دلیل یہ بیان کی جاتی ہے کہ انسان قابل احترام اور قابل قدر ہے' **لقوله تعالیٰ: ولقد كرّمنا بني آدم (الاية)** اور تحقیق ہم نے انسان کو معزز و مکرم بنایا ہے۔ اسلئے اس کی اہانت اور تذلیل وتحقیر ہرگز روا نہیں۔ اور اس قطع و برید میں انسان کی توہین وتحقیر ہے' اس لئے فقہاء کرام نے لکھا ہے:

وشعر الأنسان والانتفاع به أي لم يجز بيعه والا نتفاع به لأن الادمي مكرم غير متبذل فلا يجوز أن يكون شئ من أجزائه مهاناً متبذلاً (البحر الرائق ۶/۸۱) انسانی بالوں کی بیع اور اس سے انتفاع ناجائز ہے' اسلئے کہ انسان مکرم ہے ذلیل نہیں' اس لئے اس کے اجزاء میں سے کسی جزء کی تذلیل وتحقیر کرنا جائز نہیں۔

اور علامہ کاسانیؒ نے واضح الفاظ میں لکھا ہے: **ان استعمال جزء منفصل عن غيره من بني آدم إهانة بذالك الغير والادمي بجميع أجزائه مكرم ولا أهانة في استعمال جزء نفسه في الإعادة إلى مكانه.** (بدائع الصنائع) کسی انسان کا کوئی عضو قطع و برید کے بعد استعمال کرنا صاحب عضو کی توہین ہے' اور انسان اپنے جمیع اعضاء کے اعتبار سے مکرم و محترم ہے البتہ انسان کے اپنے عضو کو اپنی جگہ لگانے میں کوئی اہانت نہیں ہے اور علامہ سرخسیؒ نے لکھا ہے: **والادمي محترم بعد موته على ما كان عليه في حياته فكمالا يجوز التداوي بشئ من الادمي الحي إكراماً له' فكذالك لايجوز التداوي بعظم الميتة.** (شرح السیر الکبیر ۱/۸۹)

انسان موت کے بعد بھی ویسا ہی قابلِ احترام ہے' جس طرح اپنی زندگی میں تھا تو جس طرح اس کی زندگی میں اکراماً اس کی اعضاء سے تداوی جائز نہیں تو اس طرح مردہ انسان کی ہڈی سے بھی تداوی جائز نہیں ہے اور فتاوی ہندیہ میں ہے:

قيل الانتفاع لم يجز للنجاسة وقيل للكرامة وهو الصحيح (الفتاوى الهندية ۵/۳۵۴)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اجزء انسانی سے انتفاع نجاست کی وجہ سے جائز نہیں اور بعض کا کہنا ہے کرامت کی وجہ سے جائز نہیں ہے اور یہ رائے صحیح ہے

(۳) پیوندکاری مثلہ ہے: تیسری وجہ حرمت یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس میں انسانی اعضاء کی قطع و برید ہے اور اس عمل کو شریعت کی اصطلاح میں ''مثلہ'' کہا جاتا ہے مثلہ کی تعریف کے بارے میں علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں' **انما المثلة قطع عضو ونحوه** (حاشية أبی داؤد ۱/۲۵۱. باب فی الاشعار کتاب الحج) مثلہ نام ہے کسی عضو یا اس جیسے کسی اور حصے کے کاٹنے کا۔

اور علامہ عینیؒ نے لکھا ہے **يقال مثلت بالحيوان إذا قطعت أطرافه و شوهت به ومثلت بالقتيل إذا جدعت أنفه واذنه' اومذاكيره أو شيئاً من أطرافه** (عمدة القاری ۸/۲۹۶) کہا جاتا ہے حیوان کا مثلہ کیا گیا یہ اسوقت کہا جاتا ہے جب حیوان کے اطراف کاٹ دیئے جا چکے ہوں اور مقتول کا مثلہ کیا گیا جب اس کی ناک' کان' اعضاء تناسل یا کوئی بھی ظاہری حصہ (اطراف مثلاً ہاتھ' پیر) کاٹ دیئے جائے اور انسانی اعضا کی پیوندکاری کا یہ عمل بغیر اسکے ممکن نہیں' اسلئے کہ پیوندکاری سے پہلے ایک صحت مند انسان سے وہ عضو نکالا جاتا ہے اور یہی مثلہ ہے۔

اور ''مثلہ'' کی ممانعت پر صحیح احادیث دال ہیں اس لئے اس کی ممانعت متفق علیہ ہے' صحیح بخاری شریف میں روایت ہے **قال قتادة : بلغنا أن النبی ﷺ بعد ذالک (وقعة عكل وعرينة) كان يحث على الصدقة وينهی عن المثلة** (صحیح بخاری ۲/۶۰۲) حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عکل و عرینہ کے اس واقعے کے بعد صدقہ کی ترغیب دیتے تھے' اور مثلہ سے منع فرماتے تھے

اور علامہ ابن قدامہ نے لکھا ہے: **فإن لم يجد المضطر شيئا "لم يبح" له أكل بعض أعضائه وإن لم يجد الادمی محقون الدم لم يبح له قتله' إجماعاً ولا أتلاف عضو منه مسلما كان أو كافرا لأنه مثلة فلا يجوزأن يبقی نفسه باتلافه وهذ الاخلاف فيه وان وجد معصوما ميتالم يبح أكله** (المغنی ۱/۷۶)

اگر مضطر کو کھانے کی کوئی چیز نہ ملے تو اسے اپنا کوئی عضو کھانا بھی جائز نہیں ہے' اور نہ کسی انسان (محفوظ الدم) کا قتل کرنا جائز ہے اور نہ اس کے کسی عضو کا تلف کرنا خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر کیونکہ یہ عمل مثلہ ہے تو اسلئے اپنی جان بچانے کیلئے دوسرے کا قتل کرنا جائز نہیں' اور اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں' اور اگر مضطر نے کسی مردہ انسان کو پایا' تو اس کیلئے اس مردہ انسان کا گوشت کھانا مباح نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام نوویؒ نے لکھا ہے **والمثلة وهو منسوخ**' کہ مثلہ کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ۲/۵۷) تو چونکہ اس میں مثلہ کی صورت بھی موجود ہے' اس کے ارباب علم اس صورت پیوندکاری کو ناجائز کہتے ہیں۔

(۴) چوتھی وجہ حرمت یہ بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مردہ اور زندہ انسان کی قطع و برید سے منع کیا ہے ارشاد

پاک ہے کہ ”کسر عظم المیّت ککسرہ حیاً (سنن ابی داؤد ۲/۱۰۲ کتاب الجنائز)
مردہ شخص کی ہڈی توڑنا زندہ آدمی کے ہڈی توڑنے کے برابر ہے۔

اورامام مالکؒ نے حضرت عائشہؓ سے یہ روایت نقل کیا ہے : ان عائشۃؓ زوج النبی ﷺ کانت تقول کسر عظم المسلم میتاً ککسرہ وھو حیّ قال تعنی فی الاثم.(مؤطا إمام مالک ۲۲۰ کتاب الجنائز) بیشک آنحضرت ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ مسلمان میت کی ہڈی توڑنا گناہ میں زندہ آدمی کی ہڈی توڑنے کے برابر ہے۔مشہور فقیہ ومحدث ملا علی قاریؒ اس روایت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:قولہ ککسرہ حیّاًیعنی فی الاثم کما فی روایۃ قال الطیبی إشارۃ إلی أن لایھا ن میتاً کما لایھان حیًّا قال ابن الملک إلی أن المیت یتالم. قال ابن حجر: ومن لازمہ أنہ یستلذ بما یستلذ بہ الحیّ وقد أخرج ابن أبی شیبۃ عن ابن مسعود قال : أذی المؤمن فی موتہ کاذائہ فی حیاتہ (مرقاۃ شرح مشکوۃ ۴/۷۹) نبی کریم ﷺ کے قول ”ککسرہ حیاً“ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح زندہ انسان کی ہڈی توڑنا گناہ ہے اسی طرح مردہ انسان کی ہڈی توڑنا بھی گناہ ہے علامہ طیبیؒ نے فرمایا ہے کہ حدیث پاک میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح زندہ انسان کے اعضاء کو نقصان پہنچا کر اس کی توہین وتذلیل نہیں کی جائیگی اسی طرح مردہ انسان کی قطع و برید کر کے اس کی توہین نہیں کی جائیگی۔ابن الملکؒ نے کہا ہے کہ جس طرح زندہ انسان کو تکلیف ہوتی ہے اسی طرح مردہ انسان کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔علامہ ابن حجرؒ نے کہا ہے اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ انسان زندگی میں جسطرح لذت حاصل کرتا ہے اسی طرح مرنے کے بعد بھی اسی چیز سے لذت حاصل کرتا ہے اور ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ مؤمن کو مردے حالت میں تکلیف دینا ایسا ہی ہے جیسا کہ زندگی میں اس کو تکلیف دینا اور امام طحاویؒ اس روایت کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ان عظم المیّت لہ حرمۃ مثل حرمۃ عظم الحیّ لکن لاحیاۃ فیہ فکان کاسرہ فی انتھاک الحرمۃ ککاسر عظم الحیّ (حاشیہ موطا امام مالک ۲۲۰) حدیث مذکور کا حاصل یہ ہے کہ مردہ انسان کی ہڈی کی حرمت وعظمت ایسی ہی ہے جیسا زندہ انسان کی ہڈی کی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ مردہ انسان کی ہڈی میں حیات نہیں لہذا مردہ انسان کی ہڈی کو توڑنے والا شخص ایسا گناہگار ہے جیسا کہ زندہ انسان کی ہڈی توڑنے والا گناہ گار ہے۔اور گناہ کے کاموں سے بچنا لازمی اور ضروری ہے اور اس پیوند کاری میں زندہ اور مردہ دونوں انسانوں کا قطع وبرید ہوتا ہے تو یہ روایت اس پیوندکاری کی ممانعت پر دلالت کرتی ہے۔

(۵) لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ ۔پیوندکاری کی ممانعت کی پانچویں وجہ یہ بیان کیجاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دوسرے انسانوں کے بالوں کو اپنے بالوں میں لگانے سے منع فرمایا ہے۔چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے: ان رسول اللہ ﷺ لعن الواصلۃ والمستوصلۃ و الواشمۃ والمستوشمۃ .

(۲/۲۰۵) بے شک رسول اللہ ﷺ نے بال لگانے والی اور لگوانے والی اور خال لگانے (چھیند نے) والی اور خال لگوانے (چھیند وانے والی) پر لعنت فرمائی اور اعضاء کی پیوند کاری کے اس عمل میں ایک انسان کا عضو دوسرے انسان میں لگایا جاتا ہے جو اس روایت کے مشابہ ہے

(۶) ممانعت کی چھٹی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ فقہاء کرام نے لکھا ہے "اگر کوئی انسان بھوک سے اتنا نڈھال ہو جائے کہ وہ مرنے کے قریب ہو اور مر رہا ہو اور اس حال میں اگر اسکو دوسرا انسان اپنا کوئی عضو کھانے کیلئے پیش کرے تو اس مضطر انسان کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ اس انسان کا کوئی عضو کھائے بلکہ حالت اضطرار میں اپنا کوئی عضو بھی موت سے بچنے کیلئے نہیں کھا سکتا" فتاوی بزازیہ میں ہے: **مضطر لم یجد میتة و خاف الهلاک فقال له رجل اقطع یدی و کلها أو قال اقطع منی قطعة و کلها لا یسعه أن یفعل ذالک و لا یصح أمره به کمالا یسع للمضطر أن یقطع قطعة من لحم نفسه فیا کل. (فتاوی بزازیة علی هامش الهندیة ۴۰۴/۳)**

اگر کسی شخص کو کھانے کیلئے مردار جانور بھی نہ ملے اور بھوک کی وجہ سے اس کے مرنے کا اندیشہ اور خوف ہو اور دوسرا کوئی آدمی اس مضطر سے کہے' کہ میرا یہ ہاتھ کاٹ کر کھاؤ یا مجھ سے گوشت کا کوئی ٹکڑا کاٹ کر کھالو' تو اس مضطر شخص کیلئے ایسا کرنا اور اسی طرح دوسرے شخص کا ایسا کہنا بھی صحیح نہیں جیسا کہ مضطر کیلئے اپنے بدن کا کوئی حصہ کاٹ کر کھانا جائز نہیں۔

اور علامہ ابن عابدینؒ نے لکھا ہے: **وإن قال له' اخر اقطع یدی و کلها لا یحل لا ن لحم الإنسان لا یباح فی الاضطرار (رد المحتار ۲۱۵/۵)**

اگر کسی شخص نے دوسرے سے کہا کہ میرا ہاتھ کاٹ کر کھالو تو بھی مضطر کے لئے اس کا ہاتھ کاٹ کر کھانا جائز نہیں۔ کیونکہ انسانی گوشت حالت اضطرار میں بھی حلال نہیں۔ تو جب اضطرار کی حالت میں دوسرے انسان کا کوئی عضو کھانا جائز نہیں تو اس طرح پیوند کاری کا یہ عمل بھی جائز نہیں اس لیے کہ اس میں بھی ایک انسان کا عضو استعمال کیا جاتا ہے

(۷) اور ساتویں وجہ یہ بیان کیجاتی ہے کہ فقہاء کرام نے اکراہ تام کی صورت میں بھی کسی دوسرے انسان کو مارنے یا اس کا کوئی عضو کاٹنے کو جائز نہیں کہا ہے اگر چہ مکرہ علیہ اس کو اجازت دے دے۔

اور علامہ کاسانیؒ نے لکھا ہے: **أما النوع الذی لا یباح ولا یرخص بالإکراه أصلاً فهو قتل المسلم بغیر حق سواء کان الا کراه ناقصاً أو تاما و کذا قطع عضو من أعضا ئه ولو أذن له المکره علیه فقال للمکره الفعل لا یباح له أن یفعل لأن هذا ممالایباح بالا باحة (بدائع الصنائع ۱۷۷/۷)**

کسی مسلمان کا قتل ناحق اِکراہ تام کی وجہ سے بھی جائز نہیں ہے اور نہ اس کا کوئی عضو کاٹنا جائز ہے اگر چہ وہ مسلمان اپنے قتل یا عضو کاٹنے کی اجازت ہی کیوں نہ دے تو جب اکراہ تام کی صورت میں کسی دوسرے مسلمان یا کافر کا عضو کاٹنا جائز نہیں تو بلا جبر و اکراہ کیسے جائز ہوسکتا ہے اور پیوند کاری کی اس صورت میں یہی کچھ ہوتا ہے

(۸) اور اٹھویں وجہ تداوی بالحرام والنجس کی ہے، مانعین حضرات فرماتے ہیں:
کہ انسان کے جسم سے جب کوئی عضو الگ ہوجائے تو وہ ناپاک اور حرام ہوجاتا ہے' اور شرعاً حرام اور نجس اشیاء سے انتفاع لینا ناجائز ہے' اسلئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: لاتتداووا بحرام (ابوداؤد ۱۸۵/۲، کتاب الطب) کہ حرام چیز سے علاج نہ کرو۔ توان مذکورہ دلائل اور وجوہات کو مدنظر رکھتے ہوئے اکثر علماء اس عمل کو ناجائز سمجھتے ہیں۔

مجوزین پیوند کاری' اور انکے دلائل: جبکہ بعض اہل علم اور ارباب فتویٰ انسانی اعضاء کی اس پیوند کاری کو بعض شرائط کیساتھ جائز سمجھتے ہیں ان حضرات کا کہنا ہے کہ انسانی اعضاء کی پیوند کاری ایک نیا مسئلہ ہے' اس بارے میں کوئی نص نہیں ہے اسلیے یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے اور اجتہادی مسئلہ کے حل میں تحقیق اور اجتہاد کا مدار فقہی قواعد اور اصول پر ہوتا ہے' جو نصوص شرعیہ سے مستنبط ہوں لہذا یہ حضرات اس صورت کو درجہ ذیل قواعد کی روشنی میں جائز سمجھتے ہیں۔

(۱) فقہاء کرام کا مشہور قاعدہ ہے کہ الضرورآت تبیح المحظورات (الأشباه والنظائر ۲۵۱/۱)
یعنی ضرورتیں ناجائز چیزوں کو جائز کردیتی ہیں۔
یاد رہے کہ فقہاء کرام کے ہاں ضرورت سے مراد وہ ضرورت ہے' جہاں انسان بے بس ہوجائے' اور اس کی ضرورت اس ممنوع چیز کے استعمال کے بغیر پورا نہ ہوتی ہو۔ علامہ حمویؒ نے ضرورت وحاجت کا تعارف کرتے ہوئے لکھا ہے۔
فالضرورة :بلوغه حدا ان لم يتناول الممنوع هلك أوقارب وهذايبيح تناول الحرام'
والحاجة : كالجائع الذى لو لم يجد ماياً كله' لم يهلك غير أنه يكون فى جهد ومشقة. (شرح الاشباه والنظائر) پس ضرورت کسی کا اس حد تک پہنچنے کا نام ہے کہ اگر وہ اس ممنوع چیز کو استعمال نہ کرے تو وہ ہلاک ہوجائے یا مرنے کے قریب ہوجائے تو یہ صورت اس کے لئے حرام چیز کو جائز کردیتی ہے۔ اور حاجت یہ ہے کہ اگر وہ اس حرام چیز کو استعمال نہ کرے' تو اگر چہ وہ ہلاک تو نہ ہوگا مگر شدید مشقت اور تکلیف میں مبتلا ہوجائے گا۔ اور علامہ علی حیدر نے لکھا ہے: الضرورةهى العذر الذى يجوز بسببه جواء الشئ الممنوع (دررالحکام ۳۷/۱)
ضرورة سے مراد وہ عذر ہے جس کی وجہ سے ممنوع شئ کا اجراء جائز ہوجائے اور اسی قاعدہ کی وجہ سے فقہاء کرام نے اضطرار کی حالت میں مردار جانور کا کھانا جائز قرار دیا ہے اور اسی طرح اگر ایک مسلمان ماہر ڈاکٹر اور طبیب کسی مریض کے بارے میں یہ رائے قائم کرے کہ اس کا علاج مباح ادویات اور ماکولات میں نہیں ہے' تو فقہاء کرام نے پیشاب اور خون سے بھی اس مریض کے علاج کو جائز کہا ہے (الاشباہ والنظائر ۲۵۱/۱)
اور یہ قاعدہ پوری طرح انسانی اعضاء کی پیوند کاری پر فٹ آتا ہے' اس لئے اس قاعدہ کی رُو سے انسانی اعضاء کی پیوند کاری شدید ضرورت کے تحت جائز ہے۔ .... (جاری ہے)

پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد طاہر
مدیر ماہنامہ ''التجوید'' فیصل آباد

اسلام کے بارے میں مغربی ممالک کا متعصّبانہ رویہ

حال ہی میں گیلپ پول کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔اس رپورٹ کے مطابق ۲۱ ممالک کا سروے کیا گیا۔ سروے اس بارے میں تھا کہ اسلام اور مغربی ممالک میں باہم مفاہمت کی کیفیت کیا ہے۔کیا یہ مفاہمت ضروری ہے یا نہیں اور مسلمانوں اور یورپ کے مابین تعلق کس طرح قائم کیا جاسکتا ہے۔ یہ سروے اکیس ممالک میں کیا گیا۔جس کے نتیجہ میں یہ بات سامنے آئی کہ ۲۱ ممالک میں سے صرف دوملکوں کے سوا تمام ممالک کی اکثریت کا خیال تھا کہ مغربی اور اسلامی معاشروں میں باہمی تعلق بدتر صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔مسلمان مغرب کا احترام کرتے ہیں جبکہ مغربی دنیا کے لوگ مسلمانوں کا احترام نہیں کرتے۔البتہ یہ بات خوش آئند ہے کہ ان تمام ملکوں کی اکثریت کو اس بات کا یقین ہے کہ فریقین کے مابین فوجی تصادم کے امکانات موجود نہیں ہیں۔

اگرچہ مسلمانوں اور مغربی دنیا کے درمیان اعتقادی لحاظ سے بُعد موجود ہے اور رہے گا کیونکہ توحید و تثلیث کا باہم اکٹھے ہو جانا ممکنات میں سے نہیں ہے۔لیکن اس کے باوجود دونوں اقوام میں باہمی تعلقات کی فضا ماضی میں موجود رہی ہے۔تاہم نائن الیون کے واقعے کے بعد ایسی فضا پیدا ہوئی کہ باہمی اعتماد بھی متاثر ہوا اور ایک دوسرے کے ساتھ نفرت کے جذبات بھی بیدار ہوئے۔بعض لوگوں نے اس کو صلیبی جنگوں کا تسلسل بھی قرار دیا۔جسے جارج بش امریکی صدر کے اس بیان نے اور ہوا دی۔انہوں نے اپنی تقریر کے دوران نائن الیون کے واقعے کو کروسیڈ قرار دیا یعنی صلیبی جنگ۔اگرچہ بعد میں ان کو اس کا خیال پیدا ہوا کہ ان کے منہ سے یہ بات غلط تھی اور انہوں نے اس کی وضاحتیں بھی دینا شروع کیں کہ میرا مطلب یہ نہیں تھا، وہ نہیں تھا۔لیکن کمان سے نکلا تیر اور زبان سے نکلی بات واپس نہیں آتے۔

بعض دانشور مغرب اور اسلام میں موجود، موجودہ فضا کو غلط فہمی کا نتیجہ قرار دیتے ہیں اور برملا اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ مسلمان اہل علم مغرب میں اسلام کے پرامن پیغام کو پہنچانے میں ناکام رہے ہیں۔اس لئے مغرب و اسلام میں دوریاں بڑھتی جارہی ہیں۔ ہماری دانست میں یہ انداز فکر ہرگز درست نہیں ہے۔آج میڈیا کے زمانے میں یہ بات ناقابل فہم ہے کہ کوئی پڑھا لکھا شخص یا کسی قوم کے اعتقادات اور نظریات کی کھود کرید کرنے والا شخص اصل حقیقت سے نابلد رہے یا اس کو ان نظریات تک پہنچنے میں حالات سازگار نہ ہوں۔ یہ سب مشکلات میڈیا یا انٹرنیٹ

وغیرہ نے ختم کر دی ہیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ مغربی دانشور قصداً اسلام کے پیغام امن کو عام کرنا نہیں چاہتے۔ ان کے قلم سے بغض وعناد بھری تحریریں معمول بن چکی ہیں۔ وہ آئے دن قرآن اور مسلمانوں کے نظریات پر ایسے رکیک اعتراضات اٹھاتے ہیں جو حقیقت پر مبنی نہیں ہوتے۔ اسی منفی پراپیگنڈے کی وجہ سے فضا مسموم سے مسموم تر ہوتی جا رہی ہے۔

حضرت عمر کے دور میں بیت المقدس فتح ہوا تو حضرت عمرؓ کی موجودگی میں وہاں کے لوگوں سے یہ معاہدہ ہوا کہ: یہ فرمان ہے جو خدا کے غلام امیر المومنین نے ایلیاء کے لوگوں کو دیا کہ ان کا مال، گرجا، صلیب، تندرست، بیمار اور ان کے تمام مذاہب والوں کے لیے ہیں۔ اس طرح کہ ان کے گرجاؤں میں نہ سکونت کی جائے گی اور نہ وہ ڈھائے جائیں گے، نہ ان کو اور نہ ان کے احاطے کو نقصان پہنچایا جائے گا اور نہ ہی ان کے صلیبوں اور ان کے مال میں کچھ کمی کی جائے گی۔ مذہب کے بارے میں ان پر جبر نہ کیا جائے گا، ایلیا والوں میں سے جو شخص اپنی جان ومال لے کر یونانیوں کے ساتھ منتقل ہونا چاہے تو ان کو اور ان کے گرجاؤں اور صلیبوں کو امن ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی جائے پناہ تک پہنچ جائے اور جو کچھ اس تحریر میں ہے اس پر خدا کا، رسول کا، خلفاء کا اور مسلمانوں کا ذمہ ہے بشرطیکہ وہ لوگ جزیہ مقررہ ادا کرتے رہیں۔

۲۱ھ میں اسکندریہ فتح ہوا تو وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک تصویر تھی۔ تصویر اسلام میں ناپسندیدہ امر ہے۔ اس بناء پر کسی مسلم سپاہی نے اپنی تیر سے تصویر عیسیٰ کی ایک آنکھ پھوڑ ڈالی۔ اس پر عیسائیوں کو تکلیف ہوئی، جس کی وجہ سے عیسائیوں نے حضرت عمرو بن العاصؓ کے پاس مقدمہ دائر کیا اور مطالبہ کیا کہ: حضرت محمد ﷺ کی ایک تصویر بنا کر ان کو دی جائے، تا کہ وہ بھی ان کی ایک آنکھ پھوڑ ڈالیں؟ حضرت عمرو بن العاصؓ نے جواب دیا: تصویر کی کیا ضرورت ہے؟ ہم لوگ موجود ہیں تم جس کی آنکھ چاہو پھوڑ ڈالو!! پھر اپنا خنجر ایک عیسائی کے ہاتھ میں دے کر اپنی آنکھیں سامنے کر دیں۔ یہ سن کر عیسائی کے ہاتھ سے خنجر گر پڑا اور وہ اپنے دعویٰ سے یہ کہہ کر دستبردار ہو گیا کہ: جو قوم اس درجہ دلیر، فیاض، انصاف پسند اور فراخدل ہو اس سے انتقام لینا بے رحمی اور بے قدری ہے۔

کاش کہ مسلمانوں کے خلاف یک طرفہ منفی پراپیگنڈہ کرنے والے اسلامی تاریخ کے ان واقعات کو بھی میڈیا پر بیان کریں تو کشیدہ فضا میں کمی آسکتی ہے اور دنیا کے لوگوں کو اسلام کے پیغام امن کو سمجھنے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔

نوٹ

خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں نیز اپنے مضامین، خطوط اور آراء ای میل پر بھی ادارہ کو ارسال کر سکتے ہیں۔ editor_alhq@yahoo.com

اسلام اور جدید مسائل　　مولانا حذیفہ غلام محمد وستانوی *

موبائل فون سے متعلق اہم مسائل

موبائل پر ہیلو (HELLO) سے گفتگو کا آغاز:

لفظ ہیلو (Hello) کے معنیٰ کسی کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانا ہے، عام فہم زبان میں اس کے معنیٰ ''سنو'' ہوتے ہیں اور یہ کلام میں داخل ہے، اس لئے ٹیلیفون پر السلام علیکم کے بجائے ہیلو سے کلام کا آغاز کرنا خلاف سنت ہے، کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام سے پہلے سلام کی تعلیم فرمائی۔ عن جابر بن عبداللہؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السلام قبل الكلام . (ترمذی شریف: ج ۲/ص ۹۹)

مسجد میں موبائل کھلا رکھ کر آنا: مسجد میں موبائل کھلا رکھ کر آنا یہ احترام مسجد کے خلاف ہے کیونکہ اگر گھنٹی بجی تو شور وغل ہوگا جو کہ ممنوع ومکروہ ہے، ابوداؤد کے حاشیہ میں ''باب كراهية انشاد الضالة'' کے تحت عبارت ہے ''ويلحق به ما في معناه من البيع والشراء والاجارة ونحوها من العقود وكراهية رفع الصوت في المسجد'' ''كراهية رفع الصوت في المسجد'' کی صراحت سے موبائل کی گھنٹی کا شور وغل مکروہ وممنوع قرار پائے گا۔ (ابوداؤد شریف: ج ۱/ص ۶۸) اور صاحب فتاویٰ ہندیہ فرماتے ہیں، ان لا يرفع فيه الصوت من غير ذكر الله . (الفتاوىٰ الهنديه: ج ۵/ص ۳۲۱)

موبائل پر میوزک یا گانے کا سننا نیز گانے وغیرہ کا لوڈ کرنا: موبائل پر میوزک یا گانے سننا اسی طرح موبائل میں ان چیزوں کو لوڈ کرنا، اور رنگ ٹونز میں گانے کی میوزک یا گانے سیٹ کرنا شرعاً ممنوع وحرام ہے۔ لقوله تعالیٰ: '' ومن الناس من يشترى لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم '' (سورۃ لقمان: الآیۃ ۶) جاء في التفسير ان المراد به الغناء .... سماع غناء فهو حرام باجماع العلماء. واستماع ضرب الدف والمزمار وغير ذلك حرام . (ردالمحتار: ج ۹/ص ۵۶۶)

موبائل میں رنگ ٹون کی جگہ قرآنی آیات وکلمات اذان کے فیڈ کرنے کا حکم شرعی: موبائل میں رنگ ٹون کی جگہ آیات قرآنیہ یا کلمات اذان وغیرہ کے فیڈ (Feed) کرنے میں ابتذال وامتہان، یعنی تحقیر وتذلیل لازم آتی ہے اسلئے یہ ناجائز ہے۔ اور فقہ کا قاعدۂ مسلمہ ہے ''الامور بمقاصدها ''. (الاشباہ والنظائر: ج ۱/ص ۱۱۳).

---

* استاذ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، اکل کوا، نندوربار، انڈیا

وکذاالحارس اذاقال فی الحراسة لااله الا الله یعنی لأجل الاعلام بانه مستیقظ .

(الاشباہ والنظائر : ج ۱/ص ۱۱۶)

<u>موبائل پر بذریعۂ میسیج کسی اجنبیہ سے گفتگو کرنا:</u> موبائل پر کسی اجنبیہ سے میسیج کے ذریعہ گفتگو کرنا ایسا ہی ہے جیسے آمنے سامنے گفتگو کرنا، اس لئے یہ نا جائز ہے۔ ولا یکلم الأجنبیة إلا عجوزاً،ویجوز الکلام المباح مع امرأة اجنبیة .　(ردالمحتار : ج۹/۵۳۰)

وفی الحدیث دلیل انه لاباس بأن یتکلم مع النساء بمالا یحتاج الیه ولیس هذا من الخوض فیما لایعنیه ،انما ذلک فی کلام فیه إثم .　(ردالمحتار : ج۹/۵۳۰)۔

<u>دوران نماز موبائل بند کرنا:</u> ایسا کام جس کے کرنے والے کو دیکھ کر یہ یقین ہو کہ وہ نماز میں نہیں ہے تو وہ عمل کثیر ہے، اور جس کام کے کرنے والے کو دیکھ کر یہ شک ہو کہ وہ نماز میں نہیں ہے تو یہ عمل قلیل ہے (درمختار)۔

اگر دوران نماز موبائل بجنا شروع ہوا اور اسے عمل قلیل یعنی جیب کے اوپر ہی سے محض بٹن دبا کر بند کرنا ممکن ہو تو بند کردے نماز کراہیت کے ساتھ صحیح ہوگی، اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو نماز توڑ کر بند کرنا مباح ہونا چاہیئے اسلئے کہ جب جسمانی تکلیف کے اندیشہ سے نماز توڑنا مباح ہے تو دینی ضرر یعنی اپنے اور دیگر مصلیوں کے خشوع وخضوع میں خلل اور مسجد کی بےادبی و بےحرمتی میں بدرجۂ اولیٰ رخصت حاصل ہوگی، کیوں کہ دینی دفع ضرر جسمانی دفع ضرر پر مقدم ہے، تاکہ دیگر مصلیوں کے خشوع وخضوع میں خلل واقع نہ ہو اور مسجد کا ادب بھی ملحوظ رہے، اب نئی تحریمہ سے امام کی اقتداء کرے جتنی نماز مل جائے اسے پڑھ لے اور جو چھوٹ جائے اس کو پورا کرلے۔

عن ابی هریرةؓ قال: أمر رسول الله صلی الله علیه وسلم بقتل الاسودین فی الصلوٰة الحیة والعقرب. (ترمذی شریف : ج ۱/۸۹)

"ویباح قطعها لنحو قتل حیة وندّ دابة وفور قدر" درمختار. (ردالمحتار : ج ۲/ص ۴۲۵).

<u>موبائل میں گیم ڈاؤن لوڈ کرنا:</u> موبائل میں جاندار یا غیر جاندار کی تصویر والے گیم ڈاؤن لوڈ کرکے کھیلنا جیسے کرکٹ، فٹبال، کیرم بورڈ وغیرہ اس میں ضیاع وقت لازم آتا ہے۔

بالخصوص جب کہ اس میں تصاویر بھی موجود ہوں تو اس کی برائی اور بڑھ جاتی ہے لہذا اس سے اجتناب لازم ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ سلم کا ارشاد ہے،" مِن حُسن اسلام المرء ترک مالایعنیه (جمع الجوامع: ج۶/ص ۳۹۳).

قال الشامیؒ . کل لعبٍ وعبثٍ ....حرامٌ. (ردالمحتار : ج۹/ص۵۶۶)

<u>ایک موبائل سے دوسرے موبائل پر تصویری میسیج یا فلم یا گانے بھیجنا:</u>

کسی شخص کے کہنے پر یا از خود کسی دوسرے کے موبائل پر جانداروں کی تصویر والے میسیج بھیجنا، اسی طرح ایک موبائل سے

دوسرے موبائل میں فلم یا گانا بھیجنا شرعاً ناجائز اور سخت گناہ ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔''ان اشد الناس عذ ابا عند الله المصوّرون'' (بخاری شریف : ج۲/ص ۸۸۰)

وعن ابن عباسؓ. قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورة تمثال، والمصورون يعذ بون يوم القيامة فى النار يقول لهم الرحمٰن قوموا الى ما صورتم، فلايزالون يعذ بون حتىٰ تنطق الصورولاتنطق. (مجمع الزوائد : ج۵/ص ۲۲۶)

وقال تعالىٰ :ومن الناس من يشترى لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم(سورة لقمان، الآية:٦)

وجاء فى التفسيرأن المراد الغناء. (ردالمحتار: ج۹/ص ۵۰۲).

قال الحصكفيؒ:وفى المعراج :ودلت المسئلة أن الملاهى كلها حرام .قال ابن مسعودؓ صوت اللهو والغناء ينبت النفاق فى القلب كما ينبت الماء النبات."درمختار" (ردالمحتار: ج۹/ص ۵۰۲)

قال الشاميؒ. الحاصل أنه لا رخصة فى السَماع فى زماننا . (ردالمحتار : ج۹/ص ۵۰۳).

__غلط ریچارج پر حقِ مطالبہ کا حاصل ہونا:__ اگر کوئی شخص اپنے موبائل میں ریچارج کر رہا تھا،لیکن غلط نمبر ڈائل کرنے کی وجہ سے، کسی اور کے موبائل میں ریچارج ہوگیا تو اسے اس شخص سے جس شخص کے موبائل میں ریچارج ہوگیا ،اپنی ریچارج کردہ رقم کے مطالبہ کا حق حاصل ہوگا،اور شخص آخر کیلئے اس ریچارج کا استعمال حلال نہیں ہوگا۔

لقوله تعالىٰ. يآ يّها الذ ين امنوا لا تاكلوا اموالكم بينكم با لباطل الا ان تكون تجارةً عن تراضٍ منكم .

قال النبى صلى الله عليه وسلم .لايحل لامرىءٍ من مال اخيه بشئ الا بطيب نفس منه . (جمع الجوامع: ج۹/ص۷).

__موبائل کسی کی تصویر فیڈ کرنا:__ موبائل میں کسی شخص کی تصویر فیڈ (Feed) کرنا کہ جب بھی فون کیا جائے تو بجائے نمبر کے اس شخص کی تصویر آئے درست نہیں ہے۔

حضورﷺ کا ارشاد ہے ."ان اشد الناس عذابا عند الله المصورون '(بخاری شریف : ج۲/ص ۸۸۰)۔

لاتمثال انسان أو طير"درمختار"لحرمة تصويرذى الروح . (رد المحتار: ج۹/ص ۵۱۹).

__خراب موبائل عیب بتائے بغیر فروخت کرنا:__ بہت سے لوگ موبائل خراب ہونے پر اسے کم قیمت میں فروخت کردیتے ہیں،اورخریدار کو موبائل میں موجودہ عیوب اورخرابیوں پر آگاہ نہیں کرتے،اس طرح کی بیع دھوکہ دہی ہے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا۔

عن ابن عباسؓ قال :قال النبى صلى الله عليه وسلم' من غشنا فليس مناومن رمانا بالنبل فليس منا' (جمع الجوامع: ج۷/ ۲۱۳)

اس بیع کے بعد خریدار کو اختیار ہوگا کہ چاہے تو پوری قیمتِ خرید پر رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کردے، لیکن یہ اختیار نہیں ہے کہ موبائل رکھ لے اور عیب کی وجہ سے کچھ قیمت واپس لے لے۔

عن أبی هريرةؓ ان رسول الله صلی الله عليه وسلم مر علی صبرة من طعام فأدخل يده فيها فنالت اصابعه بللا . فقال :ياصاحب الطعام ما هذا ؟ قال : اصابته السماء يا رسول الله صلی الله عليه وسلم قال :أفلا جعلته فوق الطعام حتی يراه الناس ثم قال من غشّ فليس منا .حديث حسن صحيح ، (جامع الترمذی: ج ۱/ص ۲۴۵)

ذكر فی الفتح أن البيع ذا غرر قولی يجب فسخه قضاءً،وذا غرر فعلی يجب فسخه ديانة.وكل بيع مكروه تحريما يجب فسخه ديانة . (العرف الشذی علی هامش الترمذی: ج ۱/۲۴۷)

"عن ابی هريرةؓ قال:نهی رسول الله صلی لله عليه وسلم عن بيع الغرر .(ترمذی شریف: ج ۱/ص ۲۳۲)

"من وجد بمشريه ما ينقص الثمن عند التجار أخذه بكل الثمن أوردّه (ردالمحتار: ج۷/ص ۱۶۹، ۱۷۰)

کیمرے والے موبائل کا استعمال کیسا ہے: کیمرے والے موبائل سے گفتگو کرنا ناجائز نہیں ہے۔ بلکہ اس کا غلط استعمال ناجائز ہے،علماء،ائمہ ،ومقتدیانِ کرام کیلئے تہمت سے بچنے کیلئے احتیاط اسی میں ہے کہ وہ کیمرے والے موبائل کے بجائے ،سادہ موبائل استعمال کریں۔کیوں کہ سرکار کا فرمان ہے **"اتقوا مواضع التهم"**

اور صاحب الأشباہ والنظائر فرماتے ہیں۔ **"الأمور بمقا صدها"**.(الأشباه والنظائر: ج ۱/ ص ۱۱۳).

طلباء مدارس کیلئے موبائل کا استعمال اور اس کا حکم: فرائض خمسہ: کلمہ، نماز، روزہ، زکوۃ، حج، اور علم اخلاص کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے، کیوں کہ صحت عمل اسی پر موقوف ہے، اسی طرح علم حلال وحرام، اور علم ریا کا حاصل کرنا بھی فرض ہے، کیوں کہ عابد ریاء کے سبب اپنے عمل کے ثواب سے محروم ہوتا ہے، علم حسد وعجب، کا بھی حاصل کرنا بھی فرض ہے، کیوں کہ یہ دونوں چیزیں نیک عمل کو ایسے ہی کھا جاتی ہیں جیسے آگ لکڑی کو، خرید وفروخت ،نکاح وطلاق کا علم اس شخص پر حاصل کرنا فرض ہے جو ان امور میں داخل ہونا چاہتا ہے، ان الفاظ وکلمات کا علم حاصل کرنا بھی فرض ہے جس سے انسان اسلام سے خارج ہوجاتا ہے، ہم طلباء مدارس دینیہ اسی فرض علم کی تحصیل میں مشغول ہیں، اس لئے ہر ایسا کام جو اگر چہ مباح ہو مگر ہمارے اس مقصد عظیم میں مخل ہو ہمارے لئے اس کا کرنا مکروہ تنزیہی ہوگا مثلاً: بلاضرورت موبائل کا استعمال، بازاروں میں فضول گھومنا پھرنا، اور رات دیر گئی تک گپ شپ بازی کرنا وغیرہ کیوں کہ شریعت اسلامیہ ایسے مباح کام سے بھی منع کرتی ہے جو فرائض وواجبات کی ادائیگی میں مخل ہو یا دین میں کسی خرابی کا ذریعہ بنے، فقہ اسلامی میں اس کی بے شمار نظیریں موجود ہیں، مثلاً:

(۱) عام حالات میں خرید وفروخت مباح ہے مگر اذان جمعہ کے بعد اس میں مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہے کیوں کہ

یہ ایک واجب شرعی یعنی اداء جمعہ میں مخل ہے۔

(۲) کسی بھی وقت نفل نماز پڑھنا مباح ہے مگر تین اوقات میں مکروہ تحریمی ہے کیوں کہ اس سے کافروں کیساتھ مشابہت ظاہرہ لازم آتی ہے۔

(۳) خالق کی خلقت وصنعت کو دیکھنا اور اس میں غور وفکر کرنا گر چہ مباح ہے مگر جب غیر محرم سامنے ہو تو نظر کو نیچے کرنا واجب ہے کیوں کہ یہ امر ممنوع کے ارتکاب کا ذریعہ ہے۔

لقوله تعالیٰ: فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین .إلخ (سورة التوبة: الأیة: ۱۲۲)

ولقوله علیه السلام: طلب العلم فریضة علی کل مسلم. (سنن الکبریٰ للبیهقی: ۲/۲۵۶، مکتبه دار الکتب العلمیه بیروت، مشکوٰة المصابیح: ص ۳۴)

وفی تبیین المحارم: لاشک فی فرضیة علم الفرائض الخمس، وعلم الإخلاص، لأن صحة العمل موقوفة علیه، وعلم الحلال والحرام، وعلم الریاء، لأن العابد محروم من ثواب عمله بالریاء، وعلم الحسد والعجب، إذهما یاکلان العمل کما تا کل النار الحطب، وعلم البیع والشراء والنکاح والطلاق لمن أراد الدخول فی هذه الأشیاء. (ردالمحتار: ۱/۱۲۶، مقدمه، مطلب فی فرض الکفایة وفرض العین، دار الکتب العلمیه بیروت)

وبقاعدة فقهیة: ان الوسیلة أو الذریعة تکون محرمة اذاکان المقصد محرما وتکون واجبة اذاکان المقصد واجبا . (المقاصد الشرعیه للخادمی: ص ۴۶)

وأیضا: بقاعدة فقهیة: وسیلة المقصود تابعة للمقصود وکلاهما مقصود. (اعلام المؤقعین: ۳/۱۷۵)

<u>انٹرنیٹ کا استعمال:</u> انٹرنیٹ ایک ایسا جدید مواصلاتی نظام ہے جس کے ذریعے دنیا ایک چھوٹی سی آبادی کی شکل میں تبدیل ہوگئی ہے، انسان گھر بیٹھے دنیا کے چپے چپے اور مختلف الاجناس افراد کی سیر کرتا ہے، انٹرنیٹ کے ذریعے انسان دین واسلام کو گھر بیٹھے دنیا کے ہر طبقے میں متعارف کر سکتا ہے، اور پورے عالم کو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں غور کرنے، توحید ورسالت اور آخرت کی دعوت دینے میں استعمال کرسکتا ہے، اسی طرح تعصب وعناد، اختلاف وانتشار اور بد اخلاقی وغیرہ کی بھی انٹرنیٹ کے ذریعہ دعوت دیجاسکتی ہے، جس سے افراد انسانی میں اختلاف وانتشار کی فضاء آخری حد تک عام کی جاسکتی ہے۔ اگر انٹرنیٹ کا استعمال پہلے مقصد کیلئے ہے تو اسکا استعمال جائز ہے اور اگر دوسرے مقصد کیلئے ہے تو اسکا استعمال ناجائز اور حرام ہے۔ اسلیے کہ فقہ کا قاعدۂ مسلمہ ہے۔ ''**الأمور بمقاصدها**'' (الأشباه والنظائر: ج ۱/ص ۱۱۳)

انٹرنیٹ پر پروگرامز کا شرعی حکم: انٹرنیٹ میں کچھ پروگرامز ہوتے ہیں جیسے "Msn Messenger "Ridiffbol"، "YahooMassenger"، وغیرہ،

یہ پروگرامز ای میل (Email) اور چیٹنگ (Chating) کیلئے مخصوص ہوتے ہیں، جن کے ذریعہ دنیا میں کسی بھی فرد سے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے، بہت سے نوجوان، انٹرنیٹ چیٹنگ۔(Internetchating) کے ذریعے اجنبی لڑکیوں سے فرینڈ شپ "Friendship" اور عشق محبت کی باتیں کرتے ہیں، اور آپس میں ایک دوسرے کو فحش اور عریاں تصاویر "Email" کرتے ہیں جو شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔

ان رسول الله ﷺ قال :لعن الله الناظر والمنظور اليه .(مشکوٰۃ شریف:ص ۲۷۰).

ولا يكلم الأجنبية إلا عجوزاً ،(ردالمحتار: ج۹/ص ۵۳۰)

انٹرنیٹ پر گیم کھیلنے کا حکم شرعی:

انٹرنیٹ موبائل اور کمپیوٹر گیم کھیلنے سے اگر فرائض کا ترک لازم آتا ہے تو یہ کھیل ناجائز اور حرام ہوگا، اور اگر ترک واجب لازم آتا ہو تو مکروہ تحریمی ہوگا، اور اگر ترک سنن ومستحبات لازم آتا ہو تو مکروہ تنزیہی ہوگا، کیوں کہ ہر وہ کام جو ترک فرض کا ذریعہ بنے وہ حرام، اور جو ترک واجب کا ذریعہ بنے وہ مکروہ تحریمی، اور جو ترکِ سنن ومستحبات کا ذریعہ بنے وہ مکروہ تنزیہی ہوگا۔

لقوله تعالیٰ :ولاتسبوا الذين يدعون من دون الله فيسبوا الله عدوا بغير علم (سورة الانعام :الآية ۱۰۹)

ولقد علمتم الذين اعتدوا منكم فى السبت . (سورة البقرة:آیت ۶۵)

ولقوله عليه السلام :قاتل الله اليهود حرمت عليهم الشحوم فباعواها واكلوا اثمانها.

(بخاری شریف: ج ۱ / ص ۳۸۴)

فذمهم لكونهم تذرعوا للصيد يوم السبت المحرم عليهم بحبس الصيد يوم الجمعة وباجماع الامة علىٰ جواز البيع والسلف مفترقين ، وتحريمهما مجتمعين لذريعة الربا،فإنها تدل على اعتبار الشرع سدّ الذرائع فى الجملة وهذا امجتمع عليه .(الفروق للامام القرافی :ج۳/ص ۴۰۶)

انٹرنیٹ کے ذریعہ رازدارانہ معاملات کی جاسوسی کا حکمِ شرعی:

اگر کوئی شخص، یا ادارہ، یا کمپنی، یا حکومت، اپنے رازدارانہ معاملات کو، کوڈورڈ (Codeword"/Password) کے ذریعہ، انٹرنیٹ یا کمپیوٹر پر فائلوں میں محفوظ کرلے، تو کسی دوسرے شخص کا جاسوسی کرکے، کوڈورڈ کو حاصل کرنا اور اور فائلوں میں محفوظ رازدارانہ معلومات سے فائدہ اٹھانا شرعاً ناجائز ہے اور اس سے بچنا واجب ہے۔ ارشاد خداوندی ہے، ولاتجسّسوا، اور تم جاسوسی نہ کرو، (سورة الحجرات: الآية ۱۲)

فرمان نبویؐ ہے، ولا تحسّسوا ولا تجسّسوا ،(کہ تم دوسروں کے ٹوہ میں اور جاسوسی میں نہ رہو)

(مسلم شریف : ج۲/ص ۳۱۶)

اورفقہ کا قاعدۂ مسلمہ ہے،ان مالا یتم الواجب الا به فهو واجب .(فقه النوازل: ج۳/ص ۲۲۵)

ٹیپ ریکارڈ،ویڈیو کیسیٹ،سی ڈی وغیرہ کے استعمال کا حکم شرعی کیا ہے:

ٹیپ ریکارڈ،ویڈیو کیسٹ،سی ڈی،اور سافٹ ویئر وغیرہ کا استعمال عام ہو چکا ہے،اسلئے تبلیغ دین اور اشاعتِ حق کے خاطر ایسی کیسٹیں،سیڈیاں اور سافٹ ویئر بنانا جس میں اخلاقی وتربیتی تعلیمات کو ریکارڈ کیا گیا ہو (خواہ صرف آواز یا آواز کے ساتھ حروف ہوں) جائز ہے،بشرطیکہ اس میں ذی روح کی تصاویر نہ ہوں۔

لقوله تعالیٰ :"خلق لکم ما فی ا لأرض جمیعا" . (سورة القرة: الآیة ۲۹)

وبقاعدة الفقهية :"إن الأصل فی الأشیاء الإباحة حتی یدل الدلیل علی عدم ا باحته" .

(الأشباه والنظائر: ج ۱/ص ۲۵۲)

انٹرنیٹ کے ذریعہ تبلیغ واشاعت: انٹرنیٹ کے ذریعہ قرآن کریم ،حدیث نبویؐ،عقائد اسلام،احکام اسلام،ونظریات شرع پر غیروں کی طرف سے جو یلغار کی جارہی ہے اور اسلام واہل اسلام کی جو غلط شبیہ پیش کی جارہی ہے،اس کا جواب انٹرنیٹ کے ذریعہ ہی دینا ممکن ہے اس لئے اس مقصد کے خاطر انٹرنیٹ کا استعمال جائز ہی نہیں بلکہ بعض اوقات لازم ہے۔اور حکم خداوندی ہے:"واعدّوا لهم ما استطعتم من قوة" (سورة الأنفال:الآیة ۶۰)

اور فرمان رسول ہے:"جاهدوا المشرکین باموالکم وانفسکم والسنتکم".(سنن أبی داؤد: ص ۳۳۹)

اور خالد بن ولید کیلئے حضرت ابو بکرؓ کا یہ قول :

"حاربهم بمثل مایحاربونک السیف بالسیف والرُّمح بالرُّمح". اور قاعدۂ شرعیہ ہے،"ان مالا یتم الواجب الا به فهو واجب" کے عموم میں داخل ہے۔(فقه النوازل: ج۳/ص ۲۲۵)

انٹرنیٹ کے ذریعہ کسی دوسرے کا کریڈٹ کارڈ نمبر اور اسکا پاس ورڈ حاصل کر کے خفیہ طور پر بیع وشراء کرنا:

انٹرنیٹ کے ذریعہ کسی کا کریڈٹ کارڈ (Credit.Card) نمبر اور اسکا پاس ورڈ (Password) حاصل کر کے اس کے خاطے سے خفیہ طور پر خرید وفروخت کرنا جس کا بل کریڈٹ کارڈ والے کو آتا ہو شرعاً ناجائز وحرام ہے ،اوراس طرح کے مال کے استعمال پر سخت وعید وارد ہوئی ہے۔لقوله تعالیٰ :لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارةً عن تراضٍ منکم .(سورة النساء:الآیة ۲۹)

ولقوله علیه السلام: کل المسلم علی المسلم حرام عرضه،وماله،ودمه.

(مسلم شریف: ج ۲/ص ۳۱۷،کتاب البر واصلة والأدب،باب تحریم ظلم المسلم وخذ له واحتقاره إلخ،،

(ترمذی شریف: ج ۲/ص ۱۴، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی شفقة المسلم علی المسلم،)

وبقاعدة الفقهية: سدّالذرائع وسيلة المقصود تابعة للمقصود وكلامها مقصود

(اعلام المؤقعين: ج ۳/ص ۱۷۵)

انٹرنیٹ پرخرید وفروخت:

اگر انٹرنیٹ پر بائع اور مشتری دونوں موجود ہوں اور ایجاب کے فوراً بعد دوسرے کی طرف سے قبول ظاہر ہوجائے، تو بیع منعقد ہوجائے گی، اور اس صورت میں عاقدین کو متحد المجلس تصور کیا جائیگا، کیونکہ اتحادِ مجلس کا مقصد ایک ہی وقت میں ایجاب کا قبول سے مربوط ہونا ہے۔

لقوله تعالىٰ: "احلّ الله البيع وحرّم الرّبوا". (سورة البقرة: الآية ۲۷۵)

ولقوله عليه السلام: المتبايعان بالخيار ما لم يفترقا. (سنن ابی داؤد: ج ۲/ص ۴۸۹)

وبقاعدة الفقهية: الأمور بمقاصدها. (الأشباه والنظائر: ج ۱/ص ۱۱۳)

ای۔میل کے ذریعہ بیع وشراء کرنا:

اگر کسی شخص نے کسی شخص کو، ای۔میل (E.Mail) کے ذریعہ بیع کی پیشکش کی تو جب وہ شخص جسے یہ پیش کش کی گئی، اس ای میل (E.Mail) کو پڑھے، اسی وقت اس کی جانب سے قبولیت کا اظہار صحت بیع کے لئے ضروری ہوگا، اور یہ صورت تحریر وکتابت کے ذریعہ بیع کی ہوگی، اور بیع بصورت تحریر وکتابت درست وجائز ہے۔

لأن القاعدة الفقهية: الكتاب كالخطاب. (قواعد الفقه: ص ۹۹)

فلما بلغه الكتاب وفهم ما فيه قال قبلت فى المجلس إنعقد.

(فتح القدير: ج ۶/ص ۲۳۶، الفتاوىٰ الهنديه: ج ۳/ص ۹)

انٹرنیٹ کے ذریعہ عقدِ نکاح کا حکم شرعی: عقد نکاح بمقابلہ عقد بیع نازک ہے اور اسمیں عبادت کا پہلو ہے، دو گواہ بھی شرط ہے، اسلئے براہ راست انٹرنیٹ، ویڈیو کانفرنسنگ اور فون پر نکاح کا ایجاب وقبول شرعاً معتبر نہیں ہوگا، ہاں اگر ان ذرائع ابلاغ پر کسی کو نکاح کا وکیل بنایا جائے اور وہ دو گواہوں کے سامنے اپنے مؤکل کی طرف سے ایجاب وقبول کرلے تو نکاح درست ہوگا، بشرطیکہ گواہ مؤکل غائب کو جانتے ہوں یا بوقت ایجاب وقبول اس کا نام مع ولدیت لیا گیا ہو۔ امرأة وكلت رجلا بأن يزوجها من نفسه فقا ل الوكيل اشهدوا انى قد تزوجت فلانة من نفسى ان لم يعرف الشهود فلانة لايجوز النكاح مالم يذكر اسمها واسم ابيها وجدّها (خلاصة الفتاوىٰ: ج ۲/۱۵)

رُوى انه عليه السلام: وكل با لتزوج عمرابن ابى سلمةؓ (نصب الرايه: ج ۴/ص ۱۹۲)

ادارہ

افکار و تاثرات ________ قارئین بنام مدیر

از : جناب احمد حسن شیخ ' اسلام آباد

مولانا ایاز احمد حقانی ' مہتمم جامعہ اسلامیہ فریدیہ ' چارسدہ

برادرم مولانا سمیع الحق صاحب۔ السلام علیکم۔ عرصہ دراز کے بعد آپ کے ماہنامہ ''الحق'' کا مئی ۲۰۰۸ء کا شمارہ اچانک تین روز قبل ملا تو حیرانی بھی ہوئی اور خوشی بھی۔ معیار کا تو میں پہلے سے معترف تھا لیکن تازہ شمارے کی شکل و صورت میں تبدیلی نے خوشی میں اور بھی اضافہ کیا۔ راشد الحق صاحب کے نقش آغاز اور مولانا انظر شاہ کشمیریؒ پر تعزیتی شذرے کے مطالعہ سے یوں محسوس ہوا کہ نقش ثانی کسی طور نقش اول سے کم تیکھے تیور نہیں رکھتا۔ جس کے لئے آپ کی تربیت کی داد دیئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ جس بات میں آپ کے ماہنامہ کا مداح ہوں وہ علمی دیانتداری ہے۔ میں نے آج تک چند سال پہلے چھپنے والے مولانا عبدالماجد دریابادیؒ کی مولوی محمد علی لاہوری احمدیہ جماعت کے متعلق نظریاتی بحث پوری کی پوری اپنے پاس محفوظ رکھ چھوڑی ہے۔ اس کی نقل میں نے سپریم کورٹ شریعت بنچ کے جج ڈاکٹر رشید جالندھری کو مہیا بھی کی تھی۔

امید ہے آپ اپنی علمی کاوشوں میں بدستور سرگرم رہیں گے۔ یہی اصل خدمت ہے۔

والسلام : احمد حسن شیخ ' اسلام آباد

برادرم مولانا راشد الحق سمیع حقانی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ماہنامہ ''الحق'' ماہ مئی موصول ہوا تقریباً ایک دو نشستوں میں مطالعہ کر لیا۔

حضرت اقدس سیدنا و سندنا و شیخنا شیخ الحدیث قائد علماء اہل سنت مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ (زادھا اللہ شرفاً) مدظلہ العالی کی حرمین شریفین کی پہلی حاضری قسط نمبر۳ بہت شوق اور محبت سے پڑھی اور کئی مقامات پر رقت طاری ہوئی۔ حضرت والا نے عشق و وارفتگی میں تمام مقامات مقدسہ کا ذکر کس ولولہ اور کس ایمانی کیفیت سے بیان کیا ہے کہ انسان کا ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔

اس سے پہلے قسط اول میں حضرت اقدس سیدی و سندی و مرشدی امام العلماء والصلحا قائد المجاہدین

امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت الامام شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ کے مکتوبات گرامی کو بھی پڑھا جس میں حضرت الامام نے کتنی عاجزی شوق اور محبت سے حرمین الشریفین زادہا اللہ شرفاً و کرامتاً کا ذکر خیر کیا ہے اور اپنے نور چشم کو جا بجا کتنے اچھے اور مفید نصائح فرمائے ہیں۔

اسی طرح حضرت الاستاذ المکرم دامت برکاتہم نے اپنے والد محترم اور دوسرے اساتذہ کرام کی خدمت میں کتنے عاجزانہ اور سفر کی بے سروسامانی کے باوجود پابندی کے ساتھ خطوط لکھے ہیں اور پھر امید و رجاء کی کیفیت کو بھی قائم رکھا ہے۔خدا کیلئے اس مبارک سلسلہ کو منقطع نہ فرماویں اور اس سلسلہ کو جاری رکھیں۔ بلکہ اسے مستقل کتاب کی صورت میں شائع بھی کرائیں۔اس کے علاوہ ''الحق'' کے تازہ شمارہ میں حضرت قائد محترم کی امت کی فرقہ ورانہ ہم آہنگی کیلئے سترہ نکاتی میثاق وحدت کا ایران کی انٹرنیشنل کانفرنس میں پیش کرنا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے اور یہ وقت کی انتہائی اہم ضرورت بھی ہے۔کیونکہ امت محمدیہ ﷺ کے خلاف تمام ملت کفریہ یکجا ہے اور انتم غثاء کغثاء السیل الخ والی کیفیت طاری ہے۔اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کا حامی و ناصر ہو۔اس سترہ نکاتی ''میثاق وحدت'' کو آپ مختلف زبانوں میں بھی تقسیم کرائیں۔اس کے دوررس اثرات مرتب ہوں گے۔

برادرم مکرم مولانا عرفان الحق صاحب مدظلہ کے ترتیب شدہ خطوط حضرت انظر شاہ کشمیریؒ کو ''الحق'' میں شائع فرما کر بہت اچھا کیا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے اکابرین اور علماء کی نظر میں دارالعلوم حقانیہ ادارہ ''الحق'' اور حضرت مولانا عبدالحقؒ اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی کتنی زیادہ وقعت اور اہمیت ہے۔

حضرت علامہ انظر شاہ کشمیریؒ کا جامعہ دارالعلوم حقانیہ (زادہا اللہ شرفاً) میں تشریف آوری جامعہ کے دارالحدیث میں حضرت اقدس شیخ الحدیث امام المجاہدین شیخ الاسلام حضرت اقدس سیدنا و مرشدنا رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تشریف فرما رہے اور حضرت اقدس سے اجازت حدیث بہت زیادہ الحاح وزاری سے طلب کرنا حضرت الامام کی طرف سے اجازت حدیث دینا یہ واقعہ بندہ کی آنکھوں میں پھر تازہ ہوا۔جزاک اللہ

ان قیمتی لعل و جواہر کو حضرت قائد محترم مدظلہ العالی کی سرپرستی اور موجودگی میں منظر عام پر لے آئیں اور یہ موقع غنیمت ہے اس سے فائدہ اٹھائیں۔کیونکہ حضرت قائد صاحب ان تمام خطوط کے پس منظر اور پیش منظر سے واقف ہے۔اللہ تعالیٰ حضرت قائد محترم کو صحت و عافیت نصیب فرمائے اور اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کو عمر طویل عطا فرماوے۔

حضرت اقدس سیدی و سندی قائد اہل سنت کی خدمت میں خادمانہ سلام عرض فرماویں۔

خادم ایاز احمد حقانی۔ جامعہ اسلامیہ فریدیہ کانگڑہ شبقدر فورٹ چارسدہ

جناب شفیق الدین فاروقی

دارالعلوم کے شب وروز

دارالعلوم کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس

۲۹رجون بروز اتوار ۲۰۰۸ء کو جامعہ دارالعلوم حقانیہ کا مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس جناب عثمان علی خان صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قران مجید کے بعد نائب مہتمم حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور شوریٰ کے اغراض ومقاصد اور ایجنڈا پیش کیا۔ بعد میں باضابطہ طور پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ مہتمم جامعہ نے سال ۲۹۔۱۴۲۸ھ کے آمد وخرچ کا تفصیلی میزانیہ پیش کرتے ہوئے جامعہ حقانیہ کے ملکی ملی ودینی خدمات پر سیر حاصل روشنی ڈالی اور ادارہ ہذا کی قبولیت عامہ روزافزوں ترقی کو اللہ کا خصوصی انعام اور جامعہ کے بانی اور اس کے مخلص ساتھیوں اور معاونین کا عظیم کارنامہ قرار دیا۔

سال گزشتہ کے آمد اور اخراجات کے بعد سال ۱۴۲۹ھ کیلئے مطلوبہ بجٹ جو کہ سال کے لازمی اور روزمرہ کے اخراجات پر مشتمل تھا' شوریٰ کے سامنے پیش فرمایا۔ اس کے علاوہ ادارہ کے بعض اہم ترین اور فوری نوعیت کے عزائم ومنصوبے مثلاً وسیع وعریض جامع مسجد کی ضرورت' جدید ڈسپنسری کا قیام' مدرسہ حاجرۃ للبنات کا آغاز' اساتذہ و عملہ کے مشاہرات میں اضافہ' نئے کمپیوٹرز کے حصول' اساتذہ ودیگر ملازمین کے رہائشی مکانات کی تعمیر کی طرف اراکین شوریٰ کو متوجہ فرمایا۔ اراکین شوریٰ نے دارالعلوم حقانیہ کے کارہائے نمایاں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اپنے بہترین آراء وتجاویز سے ادارہ کے منتظمین کو نوازا۔ اس عزم کا اظہار فرمایا کہ حقانیہ کی مزید ترقی واستحکام کے لئے ہم ایک بار پھر حضرت شیخ الحدیثؒ کے مخلص رفقاء کا کردار ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ شوریٰ نے سالانہ بجٹ کے منظوری کے ساتھ آئندہ عزائم کے ابتدائی اخراجات کے طور پر منظوری توکلا علی اللہ بامید آمد اس یقین کے ساتھ دی کہ اللہ تعالیٰ اہل خیر کے ذریعہ اس کے مہیا کرنے کی صورتیں پیدا فرمادیں گے۔ بعد میں مہمانوں کی ضیافت کے لئے ظہرانے کا انتظام کیا گیا۔

ہالینڈ' جرمنی' امریکہ وغیرہ کے صحافیوں اور سکالروں کی حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ سے ملاقاتیں:

گزشتہ دنوں ہالینڈ کی ایک فلاحی وسماجی تنظیم ادارہ سالٹ (SALT) کے سربراہ ڈاکٹر اینڈریو وان اور لاہور کے بشپ ساتھیوں کے ہمراہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ آپ حضرات نے حضرت مہتمم صاحب مدظلہ کے ساتھ تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ یادرہے کہ اس سے قبل بھی یہ وفد دارالعلوم

تشریف لایا تھا۔ اس کے علاوہ جرمن سکالر اور معروف صحافی بھی دار العلوم تشریف لائے اور حضرت مولانا مدظلہ سے تفصیلی انٹرویو لیا۔ ان حضرات کے علاوہ دو خواتین بھی جو مختلف اسلامی موضوعات پر پی۔ ایچ۔ ڈی کر رہی ہیں انہوں نے بھی اپنے تھیسز کے سلسلے میں دار العلوم کا دورہ کیا اور تفصیلی انٹرویو لیا۔

الجزیرہ ٹی وی چینل کے ڈائریکٹر کی دار العلوم آمد:

گزشتہ دنوں معروف عربی انگلش الجزیرہ ٹی وی چینل کے ڈائریکٹر' پروڈیوسر فلریس دار العلوم تشریف لائے۔ آپ نے دار العلوم کے مختلف شعبوں کا دورہ کیا اور اس میں اپنی گہری دلچسپی ظاہر کی۔ اس موقع پر آپ نے حضرت مہتمم صاحب مدظلہ سے ملکی اور عالمی صورتحال پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا۔

نائب مہتمم کی وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اجلاس میں شرکت:

۱۸۔۱۹ رجون ۲۰۰۸ بروز بدھ' جمعرات وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تین اہم اجلاس جس میں وفاق المدارس کے رکن عاملہ مرکزی وڈپٹی سیکرٹری جنرل حضرت مولانا محمد انوار الحق مدظلہ نے شرکت کی۔ ۱۸ رجون کو صبح پورے ملک کے مسؤلین حضرات اور ظہر کے بعد امتحانی کمیٹی کے اجلاس بھی زیر صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان منعقد ہوا۔ جس میں امتحانی امور مدارس کو درپیش اندرونی و بیرونی خطرات اور سازشوں کا جائزہ اس نازک ترین دور میں مدارس کے کردار کے بارہ میں اہم فیصلے کیئے گئے۔

دار العلوم کا ماہانہ جائزہ:

دار العلوم کا ماہانہ جائزہ (امتحانی ٹسٹ) ۵ رجون ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوا۔ جس میں دار العلوم کے درجہ سادسہ تک کے تمام درجات کے طلباء نے شرکت کی۔ سخت امتحانی ڈسپلن میں یہ ٹسٹ دار العلوم کے مختلف ہالوں میں لیا گیا۔ دار العلوم میں اس قسم کے ماہانہ امتحانی ٹسٹ گزشتہ کئی برسوں سے تسلسل کے ساتھ لئے جا رہے ہیں اور اس کے نہایت ہی مفید نتائج سامنے آ رہے ہیں۔

دار العلوم کے نئے کمپیوٹر سیکشن کا آغاز:

الحمد للہ دار العلوم دن بدن اعلیٰ تعلیم و ترقی کے مراحل طے گزر رہا ہے۔ شعبہ تخصص کے طلباء کرام کے لئے نئی کمپیوٹر کلاسیں بھی باقاعدگی سے شروع ہوگئی ہیں۔ جس میں نئے جدید ترین کمپیوٹرز رکھے گئے ہیں۔ الحمد للہ یہ دورِ جدید کی تمام نئی سہولیات سے آراستہ و پیراستہ کمپیوٹر لیب ہے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل بھی دار العلوم میں گزشتہ بارہ تیرہ برس سے قائم کمپیوٹر کلاسیں باقاعدگی سے جاری ہیں اور ان میں چھوٹے درجات کے طلباء کرام ذوق و شوق سے باقاعدگی کے ساتھ کمپیوٹر کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

ادارہ

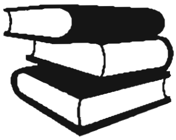

تعارف تبصرہ کتب

نام کتاب: دروس مسلم فی تقریر مقدمہ مسلم افادات: شیخ الحدیث مولانا مغفور اللہ صاحب مدظلہ
ترتیب وتحقیق: مولانا فضل غفور حقانی ضخامت: ۳۵۰ صفحات
ناشر: مؤتمر المصنفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

کتب صحاح میں صحیح مسلم کا مقام اہل علم سے مخفی نہیں۔ ہر عصر اور ہر دور میں قدیماً وحدیثاً علماء نے اس کو مکمل توجہ دی اور تا ہنوز کئی شروح اس کی منصۂ شہود پر آئی ہیں اور یہ سلسلہ انشاء اللہ جاری وساری رہیگا۔ صحیح مسلم کی دوسری کتب صحاح کے مقابلہ میں امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی ابتداء میں معرکۃ الآراء مقدمہ ہے۔ یہ مقدمہ بذات خود ایک مستقل کتاب ہے۔ جو کہ ادق اور انتہائی تحقیق طلب مباحث پر مشتمل ہے یہی وجہ ہے کہ اس مقدمہ پر بھی مستقلاً تصانیف موجود ہیں۔

جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے اُستاذ حدیث جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا مغفور اللہ صاحب مدظلہ عرصہ دراز سے یہ اہم کتاب پڑھا رہے ہیں۔ آپ کا انداز تدریس انتہائی محققانہ اور منطقی طرز پر ہوتا ہے بحث کے کسی بھی گوشہ کو تشنہ تحقیق نہیں چھوڑتے۔ تقریر کے دوران اگر منطقی مسئلہ زیر بحث آیا یا کلامی اور اسی طرح فقہی جزیہ کے متعلق اشارہ آیا۔ تو مقام کی مناسبت سے اس کی ایسی دلنشین انداز میں توضیح فرماتے ہیں کہ زبان سے بے ساختہ ماشاء اللہ اور داد وتحسین کے فقرے نکل جاتے ہیں۔ جس پر شاہد عدل زیر تبصرۃ کتاب ''دروس مسلم'' ہے۔ جس کو انتہائی محنت اور عرقریزی کے ساتھ آپ کے صاحبزادے مولانا فضل غفور نے کیسٹوں کی مدد سے منضبط کی ہے۔ طالبان علم حدیث کیلئے یہ ایک انمول تحفہ ہے بالخصوص شرکاء دورۂ حدیث کیلئے اس کتاب کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔

تحقیق وتدقیق کی حسین اور دلفریب جھلک زیر تبصرہ کتاب کے ہر سطر سے نمایاں ہے۔ حدیث اور مباحث اصول حدیث کے علاوہ یہ کتاب بعض ایسے علمی نکات اور نایاب فوائد پر مشتمل ہے۔ جو کہ بیسوں کتابوں کے مطالعہ سے حاصل نہیں ہوسکتے۔ امید ہے شائقین علم حدیث اس بہترین کتاب کی طرف توجہ دیں گے اور اس کے ساتھ یہ بات بھی باعث فرح وانبساط ہے کہ آپ کی تقریر صحیح مسلم ومشکوٰۃ شریف پر کام جاری ہے اور انشاء اللہ بہت جلد یہ شرح بھی علمی حلقوں کیلئے حرز جان ہوگی۔

نام کتاب: اتباع سنت اور مذہب حنفیت مصنف: مولانا مفتی غلام قادر نعمانی۔ نگران شعبہ تخصص وافتاء جامعہ حقانیہ
ضخامت: 530 صفحات قیمت -/260 روپے
ناشر: مؤتمر المصنفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ صوبہ سرحد

اس پُر فتن دور میں جبکہ ہر طرف سے اسلام کے خلاف سامراجی قوتیں اور اسلام دشمن طاقتیں مصروف کار اور برسر پیکار ہیں۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ امت مسلمہ یک جاں و یک زباں ہوکر ان قوتوں کے خلاف سینہ سپر ہو جاتی، لیکن صد افسوس کہ مسلمانوں کے درمیان مسلکی اختلاف کی خلیج اتنی وسیع ہوگئی ہے کہ اس کا ختم کرنا اب کارے دارد کے مصداق ہے۔

ایک عرصہ سے برصغیر کے غیر مقلدین حضرات نے بالخصوص احناف کثر اللہ سوادھم کے خلاف جو مخالفانہ مہم چلا رکھی ہے اور مختلف قوتیں بھی وقتاً فوقتاً نئے مسائل میں مسلمانوں کو الجھا کر ان کو دین سے بیزار کرا رہی ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب میں دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے استاذ اور مفتی مولانا غلام قادر نعمانی نے ان مسائل کو جن کو غیر مقلدین حضرات بڑے شد و مد کیساتھ اچھال کر اتحاد و یگانگت کی فضا کو افتراق و انتشار اور تفریق کی جانب دھکیلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان سے بحث کی گئی ہے مثلاً (۱) اتباع صحابہ رضوان اللہ علیہم (۲) مسئلہ تقلید (۳) عبادات یہ وہ اہم مسائل ہیں جن کے بارے میں غیر مقلدین عام مسلمانوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کرا رہے ہیں۔ فاضل مؤلف نے ان تینوں مسائل سے انتہائی محنت عرقریزی اور دلائل و براہین کے ساتھ بحث کی ہے۔ اور غیر مقلدین نے جتنے بھی اعتراضات اس بارے میں احناف پر کئے ہیں ان سب کا شافی اور مثبت جواب دیا ہے۔ اور یہ ثابت کیا ہے کہ اتباع صحابہ ہدایت ہے، گمراہی اور ضلالت نہیں۔ تقلید اطاعت ہے، شرک و بدعت نہیں۔ احناف کے اعمال سنت کے موافق ہیں مخالف نہیں۔ مؤلف کی کوششوں کا پتہ خود بخود مطالعہ کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ہر مسئلے کیلئے کتنے دلائل پیش کئے ہیں۔ مثلاً قرأۃ خلف الامام نہیں کرنی چاہیے اس مسئلہ پر ۷۸ دلائل پیش کئے ہیں۔ تکبیر تحریمہ کے علاوہ نماز میں رفع یدین نہیں ہے، اس مسئلے پر ۵۶ دلائل پیش کئے ہیں اور دلائل پیش کرنا میں اصول فقہ کی ترتیب کو مدنظر رکھا ہے یعنی پہلے قرآن کریم کی آیت پھر حدیث نبوی ﷺ پھر صحابہ کرامؓ کے آثار پھر قیاس شرعی۔

کتاب کے آخر میں ''مجلس واحد میں تین طلاق اور علماء عرب کا متفقہ فیصلہ'' کے زیر عنوان عربی میں ایک قیمتی مقالہ سپرد قلم کیا ہے جس میں اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اپنے مسلک کے ساتھ مضبوط وابستگی کے لئے ضروری ہے کہ ہر طالب علم اس قیمتی علمی کتاب کو اپنے ساتھ رکھے اور اپنی لائبریری کی زینت بنائے۔

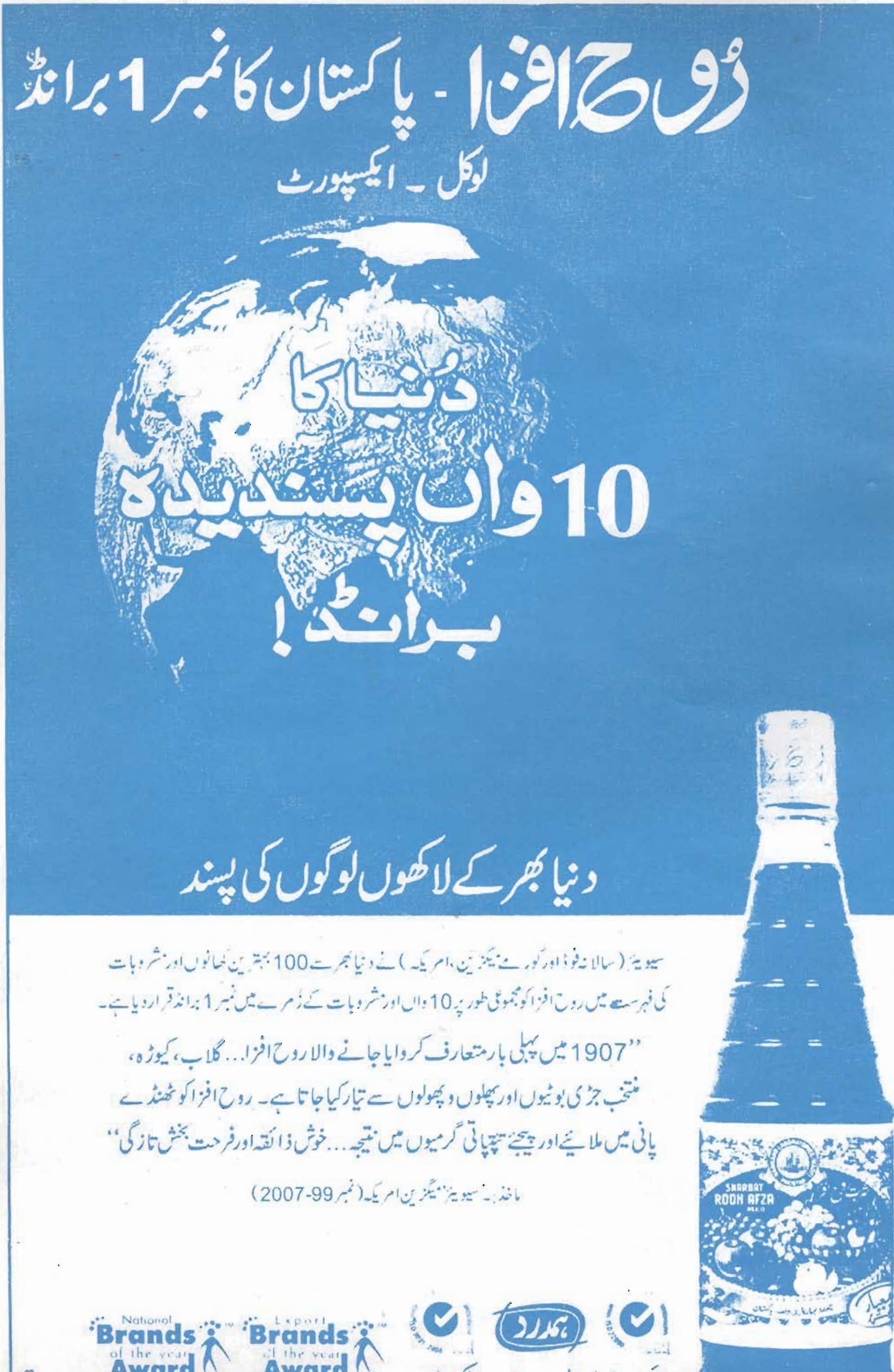
روح افزا - پاکستان کا نمبر 1 برانڈ
لوکل ۔ ایکسپورٹ
دُنیا کا
10 واں پسندیدہ
برانڈ!
دنیا بھر کے لاکھوں لوگوں کی پسند
سیویز (سالانہ فوڈ اور کوریج میگزین، امریکہ) نے دنیا بھر سے 100 بہترین کھانوں اور مشروبات کی فہرست میں روح افزا کو مجموعی طور پر 10 واں اور مشروبات کے زمرے میں نمبر 1 برانڈ قرار دیا ہے۔
"1907 میں پہلی بار متعارف کروایا جانے والا روح افزا... گلاب، کیوڑہ، منتخب جڑی بوٹیوں اور پھلوں و پھولوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ روح افزا کو ٹھنڈے پانی میں ملائیے اور پیجئے تپتپاتی گرمیوں میں نتیجہ... خوش ذائقہ اور فرحت بخش تازگی"
ماخذ: سیویز میگزین امریکہ (نمبر 99-2007)
SHARBAT ROOH AFZA
National Brands of the year Award
Export Brands of the year Award
ہمدرد
ہمدرد لیباریٹریز (وقف) پاکستان
ISO 9001 2000 & ISO 22000 2005 CERTIFIED
Tel: (009221) 6616001-4, Email: hamdard@khi.paknet.com.pk, www.hamdard.com.pk
Blitz DDB

Regd No P-90 Monthly "Al-Haq" Akora Khattak

معاونین جامعہ دارالعلوم حقانیہ سے ایک ضروری

اپیل

محترم! دارالعلوم حقانیہ کی علمی، ملی و دینی ہمہ گیر خدمات سے بحمد للہ آپ بخوبی واقف ہیں اور موجودہ پُرفتن دور میں ایسے مرکز علوم رسالت کی اہمیت وضرورت بھی آپ پر مخفی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دعوت وتبلیغ، تعلیم وتدریس، اصلاح وارشاد اور جہاد کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کی ذمہ داری ملک و بیرون ملک فضلائے حقانیہ نے نہ سنبھالی ہو۔ صرف ایک جہاد افغانستان کو لیجئے تو دارالعلوم کے ہزاروں فضلاء اور طلباً نے اس صدی کے عظیم جہاد میں قائدانہ کردار ادا کیا جو تمام معاونین کے لئے تا قیامت صدقہ جاریہ بن رہا ہے۔

جامعہ حقانیہ اپنے تمام ترقی پذیر شعبوں میں خطیر مصارف (جو کہ تعمیراتی اخراجات کے علاوہ سالانہ واجبی مصارف سوا کروڑ سے متجاوز ہیں) کا محتاج ہے جبکہ دارالعلوم حکومتوں کے تعاون سے بھی بالکل بے نیاز ہے اور نہ ہی اس کے باضابطہ مستقل سفراء ہیں، صرف اور صرف آپ جیسے حساس دردمند اہل خیر معاونین کے مالی تعاون سے یہ سارا کارخانہ علوم نبوت چل رہا ہے۔ جس میں ڈھائی ہزار تک طلباً علوم نبویہ سے ہر سال مستفید ہوتے ہیں۔ ایسے نازک وقت میں آپکی توجہات کی مزید شدت سے ہمیں ضرورت ہے کہ خود اور اپنے زیر اثر حلقہ احباب و اہل خیر میں بھی دارالعلوم کے مالی تعاون کے لئے سعی فرمائیں اور اللہ کے دین کے فروغ اور حق کی بالادستی کے لئے کوشاں اس ادارہ کی پہلے سے بڑھ چڑھ کر ہر ممکن تعاون اور سرپرستی سے ممنون فرمائیں۔ **واجرکم علی اللہ۔**

ترسیل زر کا پتہ

(مولانا) سمیع الحق

مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

اکاؤنٹ نمبرز: یو بی ایل اکوڑہ خٹک 100-0001-7

نیشنل بینک اکوڑہ خٹک 5 - 17 مسلم کمرشل بینک جہانگیرہ 1120 - 6

Email: editor_alhaq@yahoo.com